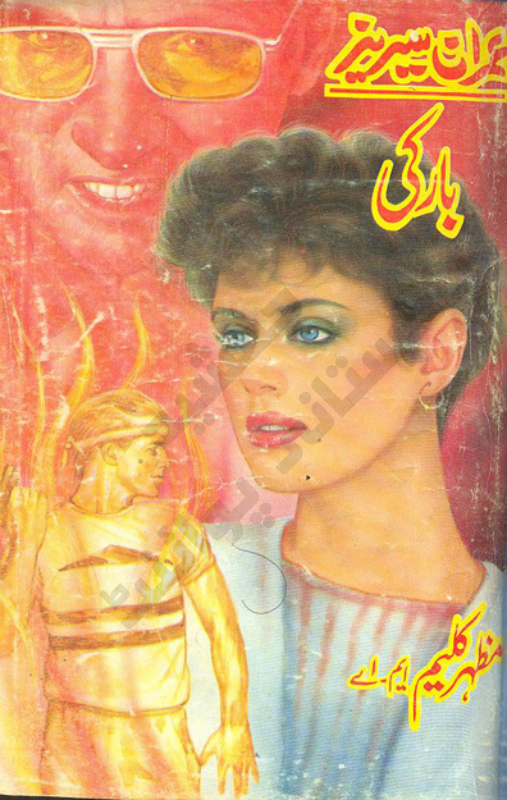


عراق سیریز

بارکی

منظر کلیم ایم اے



عمیق سیریز

بارکی

مکمل ناول

منظہر کلیم ایم اے

سنی // مرزا آرکیڈز والٹر سویت
لاہوری // گلشن مارکیٹ فیولان

یوسف برادرز
پاک گیٹ
مقامی

چند باتیں

اس ناول کے تمام نام کر دیا اور اسے اور
پیش کر دیا۔ پھر کسی قسم کی ترمیم
یا کسی اصلاحات کے بغیر جو کسی کے لئے چھپنا
مصنف پر ضروری نہیں ہوں گے

محرم تقدیریں! سلام مسنون! اینا ناول بارکی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے
ہم کی طرح یہ ناول موضوع اور شے کے لحاظ سے بھی انتہائی منفرد اور یادگار ناول
ہے۔ میں الا قومی عظیم بیگ تھنڈر جی ہاں! وہی بیگ تھنڈر جس کے ایک بیٹ
فریڈمن سے آپ سب اچھی طرح واقف ہیں اسی بیگ تھنڈر نے اس بار عریان کو
نسیج کر کے لئے انتہائی حیرت انگیز منصوبہ بندی کی ہے۔ ایسی منصوبہ بندی کو
عریان جیسا شخص جی اس میں چھپی کر رہے ہیں ہو گیا تھا اور پھر تم بلائے تم یہ کہ جو فریڈ
دی گریٹ نے بیگ تھنڈر کے اس سانس کی جگہ کو کسی بدووح کا جگہ تھا اور پھر یہ
لو اس نے قیام اور قیام کا جادوئی عمل عریان پر کر ڈالا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسی ہی
غصیلات تو آپ کتاب میں ہی پڑھ سکیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ
کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا کیونکہ اس میں آپ کی دلچسپی کے تمام پہلو
موجود ہیں لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ٹوبیک سنگھ سے پروفیسر ارشد الرحمن صاحب کہتے ہیں۔ آپ کے ناول
نوعی طرح سے زیر مطالعہ ہیں لیکن ایک عجیب گروپ پڑھ کر میں آپ کو خط کہیں
پڑھ رہا ہوں۔ جیسے یہ کہنے میں کوئی بھلاکت نہیں ہے کہ یہ ناول آپ
کے شاہکار ناولوں میں سے ایک ہے۔ اسراہیل کے موضوع پر ناقابل تہیہ عجیب م
سکال سیمانی، ٹائٹل پلان، اپنی نگار انتہائی منفرد اور شاہکار کتب مقدس لیکن
عریان گروپ میں آپ نے مزاج، سسپنس اور ایکشن کا جو حسین ترین امتزاج پیش

ناشران ----- اشرف قمری

----- یوسف قمری

پرتر ----- محمد یونس

طالع ----- ندیم یونس پترز لاہور

قیمت ----- 50 روپے



کیا ہے اس نے اس ناول کو واقعی شامکار بنا دیا ہے اور خاص طور پر اس ناول میں سیکرٹ سروس کے وہ ممبر جن کی صلاحیتیں کم ہی سامنے آتی تھیں انہوں نے اس ناول میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا شکار نظر آ گیا ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ کا خوبصورت فن کج آنے بھی اسی طرح کے شامکار ناول تخلیق کرنا ہے۔
 پروفیسر ارشد الرحمن صاحب! خط لکھنے اور انکیشن گروپ کی پسندیدگی آپ کے جذبات کا دل دی طور پر شکوہ ہوں۔ میری توجہ سے یہی گوشہ نشین رہی ہے کہ میں اپنے تدریس کے سامنے اپنے ناول پیش کروں جو ان کے معیار پر غلط ہے۔ آج میں مجھے اپنے تدریس کے اعلیٰ معیار کا بخوبی علم ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا جید شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے تدریس کے اعلیٰ معیار پر پروا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنی آواز کو اترتے ہیں۔
 دانش لاہور سے ناظم براؤنر لکھتے ہیں۔ شرمین باکس ہی منفرد انداز کا ناول تھا اور یہ کردار ہمیں بھرپور آگیا ہے۔ آپ نے اب تک ایک مختصر کہانے پانچ غلط اور دس سانس میں انتہائی ترقی یافتہ تنظیم کے طور پر دکھایا ہے۔ یہ آج تک عمران نے اس تنظیم کی تباہی پر توجہ نہیں دی حالانکہ یہ تنظیم بھی بھرپور ایک بھر تنظیم ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟
 ناظم براؤنر صاحبان! خط لکھنے اور کردار اور ناول کی پسندیدگی کے لیے بھرپور ہوں۔ ایک مختصر نے بھی تک خود اپنے آپ کو ایک بین الاقوامی تنظیم کے طور پر صرف نظر کیا ہے لیکن اس کو کوئی ایسا جرم نہیں کیا ہے سے پوری دنیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ شاید عمران بھی ابھی اسے طرح سے رہا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ جب بھی کوئی ایسا جرم جس سے چوری دنیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا، عمران کے سامنے آیا تو پھر عمران ہرگز غافل

ہیے گا۔ اس کا مزاج ہی ایسا ہے کہ وہ ان معاملات میں خاموش رہے ہی نہیں سکتا۔ اس لئے فی الحال تو آپ کی طرح میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔
 لاہور وحدت کالونی سے محمد شریعوب لکھتے ہیں۔ جب بھی کوئی قاری پچھلے سیکرٹ سروس کا ممبر بننے کی خواہش کرتا ہے آپ ٹال جاتے ہیں۔ کیا ہم کوئی نئی نوجوانوں کو سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے تاکہ ہم بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح ملک کی سلامتی اور اس کی عزت کا بھرپور انداز میں دفاع کر سکیں۔ میں بھی ممبر بننا چاہتا ہوں۔ فی الحال میں میرٹھ کا طالب علم ہوں لیکن سیکرٹ سروس کا ممبر بننے کے لئے جس قدر بھی تعلیم ضروری ہو میں حاصل کروں گا لیکن آپ مجھے ضرور سیکرٹ سروس کا ممبر بنادیں۔
 محمد شریعوب صاحب! ملک کی خدمت کے لئے آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس سے مجھے دلی تسرت ہوتی ہے۔ آپ جیسے نوجوان ہی تو ملک کا مستقبل بن جاتے ہیں آپ میں نے سیکرٹ سروس کا ممبر بننا چاہتے ہیں یہ واقعی قابل قدر جذبہ ہے لیکن پہلے تعلیمی لحاظ سے اپنے آپ کو ایسے اعلیٰ ترین اداروں کے قابل تو بنائیے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی تعلیم پر پوری طرح توجہ دیں۔ رہائے نوجوانوں کا اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دینا ہی ملک کی خدمت میں ہی شمار ہو سکتا ہے۔ ممبر شپ کا مرحلہ تو ظاہر ہے بعد میں ہی آ سکتا ہے اس لئے جو کام پہلے کرنے کا ہے وہ کیجئے۔ جب آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں گے تو پھر یقیناً آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ملک کی خدمت کرنے والے بنے شمار ادارے آپ کو انھوں ساتھ لیں گے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہونگے۔
 راولپنڈی کی گستان کالونی سے افتخار محمود صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بہت پسند ہیں اور ان ناولوں سے ملک دشمن عناصر کے خلاف جہاد کرنے

کا جو جذبہ نوجوانوں کے اندر ابھر رہا ہے وہ واقعی ہمارے ملک کیلئے نیک حال ہے۔ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ مجرموں کے چہروں پر تو آپ رزخوں کے لئے شمار نشانات دکھاتے ہیں لیکن عمران اور سیمیکٹ سرموں کے دوسرے مجرموں کے چہرے ہر قسم کے رزخوں سے صاف ہوتے ہیں حالانکہ وہ سب بھی دن رات ان مجرموں سے لڑتے رہتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے چہروں پر بلاشبہ سرجی کراتے رہتے ہیں۔

افتخار محمود صاحب: انڈولن کی پلاننگ کی کاپی حد شکریہ۔ ملک دشمن عناصر کے خلاف ہر لحاظ سے جدوجہد کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے تاکہ ہم اپنے ملک کو امن و سکون کا گودارہ بناسکیں۔ جہاں تک مجرموں کے چہروں پر رزخوں کے نشانات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر رزخوں کے نشانات نہ ہونے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے چہروں پر بلاشبہ سرجی کراتے رہتے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ چہرہ انسان کے دلی دفاع کا عکس ہوتا ہے۔ جو کچھ انسان کے اندر ہوتا ہے وہی کچھ اس کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ چہرہ شناسی کا علم سیکھ جائیں تو یقیناً آپ کسی کا چہرہ دیکھ کر اس کے کردار، عادات اور صفات سے پوری طرح واقف ہو سکتے ہیں اور اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ مجرموں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے کرداروں میں کیا فرق ہے۔ بس یہی فرق ان کے چہروں پر بھی موجود ہوتا ہے۔ امید ہے اب بات کی وضاحت ہو گئی ہوگی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

منظر کھیم ایم۔ اے

ٹیکسی کے رستے ہی خاور دروازہ کھول کر بیچے اُترا اور اس نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ستون پر موجود کالی سیل کا بلن دیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر سرمی رنگ کا انتہائی جدید تراش کا خول بصورت سوٹ تھا بے دفاع سفید قمیض اور سرمی جھوٹے پھولوں والی ٹائی کے ساتھ ساتھ آنکھوں پر براؤن شیڈ میں اور جدید فریم کی عینک نے اس کی وجاہت میں بے پناہ اضافہ کر دیا تھا۔

چند لمحوں بعد چھانک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک باوردی ملازم باہر آ گیا۔

”جی فرمائیے“ ملازم نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”فرزاد خان صاحب ہوں تو انہیں کہو کہ خاور آیا ہے۔“

تھا اور اس میں موجود صوفے البتہ قدیم انداز کے تھے۔ ڈرائینگ
روم کے درمیان میں ایک انتہائی قیمتی فالوئس تھا اور دیواروں
پر شیر دی اور چیتوں کی کھالوں کے ساتھ ساتھ بارہ سینگوں کے
سر جگہ جگہ نصب نظر آرہے تھے۔ ایک دیوار پر ایک قد آدم
نقشیر بھی جس میں ایک بڑی بڑی مونچھوں اور دھکتی ہوئی آنکھوں
کا مانک آدمی گھاس پر پڑے ہوئے تیر پر پیر رکھے بڑے
فاخرانہ انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید رافل تھی
اور جسم پر شکاریوں کا مخصوص لباس۔

”خاور نے ایک ہی نظر میں یہ سب کچھ دیکھا اور پھر اطمینان
سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

”صاحب ابھی تشریف لارہے ہیں۔“ چند لمحوں بعد
بادرومی ملازم دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت
ٹرے تھی جس میں ہلکے سرخ رنگ کے مشروب کا ایک گلاس
ملٹی سکرٹشو پیپر میں لپیٹا ہوا رکھا ہوا تھا۔ اس نے ٹرے اوپر سے
وہ گلاس خاور کے سامنے موجود چھوٹی میز پر رکھا اور ٹرے
اٹھائے واپس چلا گیا۔ خاور نے سر ہلاتے ہوئے گلاس اٹھایا۔
اور مشروب کی چسکیاں لینے لگا۔ ابھی اس نے گلاس ادا ختم
کیا ہی تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت آدمی جس
کے سر کے بال اور ناک کے نیچے موجود بڑی بڑی مونچھیں برت
کی طرح سفید تھیں اندر داخل ہوا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں
وہی دھکتی ہوئی آگ موجود تھی جو خاور پہلے ہی اس تیر کے

خاور نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا۔
”اوہ آپ صبر۔“ اُنیسے سر۔ صاحب تو آپ کے کافی
دیر غنٹے منتظر ہیں۔“ ملازم نے چونک کر کہا اور پھر
تیزی سے اس طرح ایک طرف ہٹ گیا جیسے وہ خاور کو اس
چھوٹی کھڑکی سے اندر جانے کے لئے راستہ دے رہا ہو۔
”بھانگ کھولو۔“ میں سر جھکا کر کبھی کسی مکان میں داخل
نہیں ہوا۔“ خاور نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

”اوہ سوری صبر۔“ ابھی کھولتا ہوں۔“ ملازم نے
پشیمان سے ہنسنے میں کہا اور جلد ہی سے آگے بڑھ کر وہ چھوٹی
کھڑکی سے کوٹھی کے اندر گیا اور چند لمحوں بعد پھانگ کھل گیا۔
خاور اطمینان سے قدم بڑھاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کوٹھی رقبے میں
تو کافی بڑی تھی لیکن اس کا طرز تعمیر قدیم انداز کا حامل تھا۔
یوں لگتا تھا جیسے کوٹھی آج سے تیس پینتیس سال پہلے تعمیر کی گئی
ہو۔ ویسے کوٹھی کا رنگ دروغن اور اس کی سجاوٹ نے حد
سلیقے سے کی گئی تھی۔ وسیع دھریض پورچ میں دو بڑی بڑنی چمکتی
دکھتی کاریں بھی موجود تھیں۔

”ادھر جناب۔“ ادھر ڈرائینگ روم ہے۔“ باوردو
ملازم نے جلد ہی سے خاور کے قریب آتے ہوئے مودبانہ ہنسنے
میں کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا برآمدے کے کونے میں موجود دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ ملازم نے جلد ہی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا
اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا، ڈرائنگ روم بھی خاصا وسیع

پر البتہ وہ ضرور مہربان ہو سکتا ہے۔ بیٹھو! — فرہاد خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور خادر مسکراتا ہوا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

”تو تم ہو خادر جسے الطاف خان نے جیسا ہے، ابھی ایک گھنٹہ پہلے اس کا فون آیا تھا وہ تو تمہاری بڑی تعریفیں کر رہا تھا لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے تمہارا چہرہ عورتوں جیسا دکھائی دے رہا ہے۔ نہ مونچھیں، نہ رعب، نہ دہبہ مجھے تو تم ایک معصوم سے کمبوثر نظر آ رہے ہو۔ بہر حال جس کام کے لئے تم آئے ہو اس کا فیصلہ تو بیگم ہی کریں گی۔ الطاف خان بیگم کے ہی رشتہ دار ہیں لیکن فرہاد خان جسے سچ سمجھتا ہے وہ ضرور کہہ دیتا ہے۔“

فرہاد خان واقعی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی صاف گو واقع ہوا تھا۔
 ”آپ کی اس صاف گوئی کا بے حد شکر یہ جناب — لیکن آج کل یہ مونچھیں اور خاص طور پر آپ جیسی بڑی مونچھیں قطعی اڈسٹ آف فیشن ہو چکی ہیں۔ اب تو ایسی مونچھیں بکنے والے کو لوگ جنگلی اور وحشی سمجھتے ہیں!“ — خادر نے بھی صاف گوئی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور فرہاد خان کی دہکتی ہوئی آنکھیں اُد زیادہ دہک اٹھیں۔

”اوہ — اوہ — تمہاری یہ جرات کہ تم فرہاد خان کو جنگلی اور وحشی کہو — میں تمہیں گولی مار دوں گا!“ — فرہاد خان نے لیکھنٹ عقیلے ہنچے میں چیختے ہوئے کہا، وہ لیکھنٹ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

شکار والی تصویر میں دیکھ چکا تھا۔ وہ فوراً ہی پہچان گیا تھا کہ یہ پاکیشیا کا مشہور شکاری فرہاد خان ہے۔ فرہاد خان کے جسم پر ایک قیمتی گاؤں تھا اور ہیروں میں ایک قیمتی سلیپر۔ خادر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھو نوجوان — میرا نام فرہاد خان ہے۔ نام تو تم نے ضرور سنا ہوگا۔ فرہاد خان کو کون نہیں جانتا۔ پاکیشیا تو کیا پوری دنیا میں فرہاد خان کے مقابلے کا شکاری آج تک پیدا نہیں ہو سکا اور ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ فرہاد خان اسے پیدا ہونے دیتا تب ہی وہ پیدا ہوتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ اب پاکیشیا میں ایسے جنگلی ہی موجود نہیں ہیں جہاں فرہاد خان شکار کھیل سکے اور افریقہ کے جنگلات میں اب فرہاد خان کے معیار کا شکار ہی نہیں ہوتا۔“ — فرہاد خان نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے جب اپنا تعارف شروع کیا تو پھر بولتا ہی چلا گیا۔ ویسے نعمانی نے محسوس کیا کہ فرہاد خان بوڑھا ہونے کے باوجود ابھی تک جسمانی طور پر خاصا طاقتور تھا۔

”مجھے خادر کہتے ہیں — الطاف حسن صاحب نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ میرے پرانے مہربان ہیں!“ — خادر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کوئی بات نہیں — وہ پرانے مہربان ہیں تو میں نیا مہربان بن سکتا ہوں۔ ویسے فرہاد خان آج تک شکاری درندوں پر کبھی مہربان نہیں ہوا۔ معصوم سے جانور خرگوش، ہرن، لومڑیاں وغیرہ

جیسا کہیں۔ کیوں.....؟ — خاتون کا غصہ عروج پر پہنچ چکا۔

”مسم معافی چاہتا ہوں بیگم۔ بس مجھے غصہ آگیا تھا، اُنی ایم سو رخی مسٹر خاور — اور بیگم اُنی۔ ایم۔ دیر سی سو رخی۔“ — فرہاد خان نے انتہائی عا جزانہ لہجے میں کہا اور دھڑکنے والے چہرہ دکھایا تھا بلکہ ان کی اکڑی ہوئی مونچھیں بھی اب خرگوش کی ذموں کی طرح نیچے کو ٹٹک گئی تھیں، وہ واقعی چند لمحوں پہلے والے فرہاد خان تھے ہی نہ تھے۔

”آپ اس قابل نہیں ہیں کہ کسی مشر لیت آدمی سے بات کر سکیں آپ اپنے کمرے میں جائیں میں خود خاور سے بات کر دوں گی۔“ — بیگم فرہاد کا غصہ ابھی کم نہ ہوا تھا۔

”او۔ کے۔ او۔ کے۔“ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ — فرہاد خان نے جلدی سے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس قدر تیزی سے چلتے ہوئے اسی اندر دنی دروازے میں غائب ہو گئے جیسے اگر انہیں ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر کوئی قیامت ڈٹ پڑے گی۔

”بیٹھو خاور — اور سنو فرہاد کی باتوں کا بُرا نہ منانا۔ یہ بڑھاپے میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سسکی ہو گئے ہیں۔“ — خاتون نے فرہاد خان کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی نہیں۔“ ایسی تو کوئی بات نہیں لیکن اللطاف خان نے تو مجھے کہا تھا کہ فرہاد خان صاحب کو کوئی اہم ذاتی پر اہلم

کیا بات ہے۔ آپ اس قدر چیخ کیوں رہتے ہیں، کیا کہو اب اخلاق و آداب بھی بھول گئے ہیں۔“ — لکھنوت دنی دروازے سے ایک کڑکدار آواز سنائی دی اور دوسرے ایک بھاری بھر کم اور انتہائی جسم خاتون اندر داخل ہوئیں۔ ”بیب۔ بیب بیگم۔“ یہ نوجوان ہمیں جنگلی اور وحشی کہہ رہے تھیں یعنی فرہاد خان کو۔ — فرہاد خان نے والی خاتون سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس خاتون کی آواز یہی اس کے بچے سے وہ پہلے والی کڑک لکھنوت غائب تھی اور اب وہ ایسے بات کہہ رہا تھا جیسے کوئی منظم آدمی انسر کے سامنے فریاد کر رہا ہو۔ خاور مسکراتا ہوا کھڑا ہو کر مجھے خاور کہتے ہیں خاتون — اور مجھے اللطاف خان نے بھیجا ہے۔ — جناب خان صاحب نے صاف گوفی سے لیتے ہوئے مجھے کہا کہ چونکہ میری مونچھیں نہیں ہیں اس لئے چہرہ عورتوں جیسا ہے جس پر میں نے انتہائی ادب بتایا ہے کہ آج کل مونچھیں اور خاص طور پر ایسی بڑی مونچھیں آف فیشن ہو چکی ہیں، ایسی مونچھیں رکھنے والے کو لوگ ملن اور وحشی کہتے ہیں، بس اس پر خان صاحب غصے سے خف گئے ہیں۔“ — خاور نے سلام کے انداز میں سر جھکاتے پوری بات دہرا دی۔

”ہونہ۔“ تو آپ کو اب اتنی جرأت بھی ہو گئی ہے کہ آپ اللطاف خان کے پیچھے ہوئے اس قدر وجہہ نوجوان کو عورتوں

تو میں تیار ہو گیا لیکن انہیں بھی پراہلم کا علم نہیں ہے۔
خادر کے جواب دیا۔

”ہاں میں نے انہیں خود نہیں بتایا تھا کیونکہ یہ پراہلم ایسا ہے
کہ اس کے آؤٹ ہونے پر ہمارے خاندان کی معاشرے میں
محت پر دہانی اور بے عزتی بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال تم شادی شدہ
جو۔ کتنے بچے ہیں تمہارے؟“ بیگم فریاد سے کہنا۔

”جی نہیں۔ میں جس شعبے سے متعلق ہوں وہاں شادی وغیرہ
کا کچھ شرا نہیں پالا جاتا اس لئے میں کنوارہ ہوں؟“ خادر
نے غصہ بنا تے ہوئے جواب دیا۔

”ہو نہ۔ الطاف خان پر مجھے مکمل اعتماد ہے کہ وہ کسی
غلط آدمی کی سفارش نہیں کر سکتے اس لئے میں تمہیں وہ پراہلم بتا دیتی
ہوں لیکن تمہیں پہلے یہ حلف دینا ہوگا کہ تم چاہے ہماری مدد
کر سکو یا نہیں اتم اس بات کو ایک آؤٹ نہ کرو گے۔“
بیگم فریاد نے انتہائی سنجیدہ ہلچے میں کہا۔

”میں حلف دیتا ہوں کہ سوائے اشد ضرورت کے میں آپ
کا پراہلم ایک آؤٹ نہ کروں گا۔“ خادر نے جواب دیا۔
”اشد ضرورت کی شرط تم نے کیوں لگا دی ہے؟“
بیگم فریاد نے برا سامنے بنا تے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ مجھے اپنے خاص دوستوں کی مدد
حاصل کرنی پڑے۔ ویسے آپ قطعی بے فکر رہیں، میں ایک شریف
خاندان کا آدمی ہوں، میں ایسی گھٹیا حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتا

میں ہے اور میں چونکہ ایک زمانے میں ملٹری انشلی جنس میں
ہوں اس لئے انہوں نے کہا تھا کہ میں جاکر ان سے ملوں
ان کی مدد کروں لیکن اب وہ تو چلے گئے ہیں۔ اب وہ پراہلم
رہنے سنجیدہ ہلچے میں کہا۔

اس پراہلم کا مجھے فریاد سے زیادہ علم ہے اور الطاف خان
بات بھی میں نے کی تھی۔ الطاف خان میرے بہت قریبی
دوست ہیں اور چونکہ میں جانتی ہوں کہ وہ ملٹری انشلی جنس کی
برابری سے رشتہ کر ہوئے ہیں اس لئے وہ اس پراہلم کو سمجھ جو
تہ ہیں اور اس کا حل بھی نکال سکتے ہیں چنانچہ میں نے ان سے
کہی لیکن انہوں نے کہا کہ ان کی صحت اب بہت خراب رہتی ہے
لئے وہ اس معاملے میں خود کوئی مدد نہ کر سکیں گے اور انہوں
نے تمہارا نام لیا اور تمہاری تفریف کی تو میں نے تم سے ملنے کو
نہی جھری۔ تمہاری فراخ پیشانی بتا رہی ہے کہ تم ذہین اور جوان
ن پہلے یہ بتاؤ کہ تم آج کل کیا کر رہے ہو۔“ بیگم فریاد
بھی سنجیدہ ہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں اب بھی ملٹری کے ہی ایک خفیہ شعبے سے متعلق ہوں
میں کی تفصیل نہیں بتا سکتا، اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ بہر حال
میں اپنا پراہلم بتائیں۔ الطاف خان صاحب میرے محسن ہیں
میں کے مجھ پر بے حد احسان ہیں، میں اب بھی فرصت کے وقت
ان سے ملنے ضرور جاتا ہوں، اس لئے انہوں نے جب آپ
پراہلم کی بات کی اور مجھے درخواست کی کہ میں آپ کی مدد کروا

نام رابرٹ تھا۔ اس فوجوان کا تعلق گرینٹ لینڈ سے تھا۔ اس نے بھی بیلوچی میں ایم۔ ایس۔ سی کیا ہوا تھا اور یہ پاکیتی کی مخصوص جڑی بوٹیوں کی ریسرچ کے لئے یہاں آیا ہوا تھا۔ بہر حال رابرٹ اسے اپنے ہمراہ یہاں لے آئی۔ فوجوان انتہائی شائستہ اور اچھے خاندان کا لگتا تھا اس لئے ہم نے اسے یہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ ایک ہفتہ پہلے اچانک ہمیں اطلاع ملی کہ رابرٹ اور رابرٹ دونوں لیبارٹری سے غائب ہیں۔ رابرٹ کا ایک رقعہ موجود تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ اور رابرٹ خاص قسم کی جڑی بوٹیوں کی تلاش میں ملک سے باہر جا رہے ہیں اور انہیں تلاش نہ کیا جائے۔ اس پر ہمیں بے حد تشویش ہوئی کیونکہ ہماری بیٹی رابرٹ لاکھ خشک مزاج سہی لیکن وہ بغیر مجھ سے اجازت لئے کبھی گھومنے باہر نہ جاتی تھی چنانچہ ہم نے اسے تلاش کیا۔ اس تلاش میں ہمیں معلوم ہوا کہ رابرٹ اور رابرٹ کو ایک جیب میں ڈھائی بیٹریوں کے پاس دیکھا گیا ہے۔ وہاں جیب میں ان کے ساتھ دو اور غیر ملکی بھی تھے۔ اس کے بعد ان کا آج تک کہیں پتہ نہ چل سکا۔ ایرلورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹوے اور شہر سے باہر جانے والی تمام سڑکوں اور شہر بھر میں ہمارے ملازم انہیں اب تک تلاش کر رہے ہیں۔ ڈھائی بیٹریوں پر بھی ان کی تلاش کی گئی ہے لیکن اس کے بعد رابرٹ کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے یہ بات طے ہے کہ وہ ملک سے باہر نہیں گئے۔ اب صورت حال ایسی ہے کہ ہم نہ پولیس کو اطلاع دے سکتے ہیں

یہ حلف بھی میں نے صرف آپ کی تسلی کے لئے دیا ہے، روز مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ خاور نے جواب دیا۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تو سنو۔ ہماری اولاد میں صرف ایک لڑکی ہے۔ اس کا نام رابرٹ ہے۔ اس نے بیلوچی میں ایم۔ ایس۔ سی کیا ہوا ہے اور اسے جنگلی جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنے کا جہان ہے چونکہ ہمارے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہمارا تعلق جاگیر دار گھرانے سے ہے اس لئے ہم نے اس کے شوق کے پیش نظر ہمیں کوئٹہ کے نیچے بڑے تہ خانے میں اس کی ریسرچ کے مکمل انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہ فطری طور پر مردم بیزار ٹائپ کی لڑکی ہے۔ اس لئے وہ دن رات اپنی ریسرچ میں مصروف رہتی تھی۔ اس کی عمر اس وقت پچیس سال کے قریب ہے۔ ہم نے اس کی شادی کی کوشش کی تو اس نے شادی کرنے سے سختی سے انکار کر دیا چونکہ وہ ہماری اکلوتی اولاد ہے اس لئے ہم اسے ناراض بھی نہیں کر سکتے۔ بہر حال وہ اپنی ریسرچ میں مصروف تھی۔ اس ریسرچ کے سلسلے میں اسے جنگلوں میں بھی جانا پڑا ہے اس لئے ہم نے اس کی حفاظت کے لئے ایک پورا گروپ ملازم رکھا ہوا ہے جو بہترین شکاریوں پر مشتمل اس طرح ہیں تسلی رہتی تھی اور رابرٹ کا شوق بھی پورا ہوتا رہتا تھا لیکن آج سے ایک ماہ پہلے جب رابرٹ شادری جنگل میں جڑی بوٹیوں کی تلاش کے لئے کیپ لگائے ہوئے تھے وہاں اس کی ملاقات ایک غیر ملکی فوجوان سے ہو گئی۔ اس فوجوان کا

دعائیں حاصل کرو گئے؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد سے کہا۔

”اب اُنٹی آپ مجھے رابیل کا ایک فوٹو لادیں اور یہ بھی بتائیں کہ ڈومائی پہاڑیوں میں اُسے دیکھنے والا کون تھا اور وہ کہاں مل سکتا ہے؟۔۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں ابھی آتی ہوں؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے کہا اور اٹھ کر ڈرائیونگ روم سے باہر نکل گئیں۔ خاور خاموش بیٹھا رابیل کے متعلق ہی سوچتا رہا۔ وہ اُس پوائنٹ پر غور کر رہا تھا کہ آخر رابیل کو اس طرح چھپ کر جانے اور پھر دفتر کھینے کی کیا ضرورت تھی، وہ خود سر لڑکی تھی تو ویسے بھی تو جاسکتی تھی پھر شادی کے جنگلات میں جانے کی بجائے ڈومائی پہاڑیوں میں کیوں گئی۔ اسے معاملات، واقعی فاسے مشکوک نظر آ رہے تھے لیکن مشکوک کیا بات تھی یہی بات اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔

اتنے میں بیگم فریاد واپس آئیں ان کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔

”اس لفافے میں رابیل کے فوٹو ہیں، مختلف اوقات کے۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے لفافہ خاور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خاور نے لفافہ ان کے ہاتھوں سے لے لیا۔

”تم فوٹو دیکھو میں تمہارے کھانے کا انتظام کرتی ہوں؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے دوبارہ اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوسے رہنے دیجئے اُنٹی۔۔۔۔۔ تکلف نہ کیجئے؟۔۔۔۔۔ خاور نے چوکس کر کہا۔

اور نہ ہی کسی اور کی اس معاملے میں مدد سکتے ہیں، اس لئے مجھے الطاف خان کا خیال آیا، میں نے ان سے بات کی تو اس نے تمہیں یہاں بھیج دیا۔ بیٹے خاور اگر تم کسی طرح رابیل کا پتہ چلا کر اُسے واپس لے آؤ تو میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گی اور میں ہر قسم کا خرچہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔ تمہیں بلیک جیک دے دیتی ہوں تم اپنی مرضی سے اُس پر رقم درج کروا لیں میری بیٹی کو کہیں سے ڈھونڈ کر لے آؤ؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے آخری جملوں میں انتہائی گلوگیر لہجے میں کہا۔ ان کی اُنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

”آپ فکر نہ کریں۔ آپ الطاف خان کی رشتے میں بہن لگتی ہیں اور الطاف خان میرے اُنکل ہیں۔ اس لئے اب میں آپ کو اپنے کہوں گا اور اس رشتے سے رابیل میری بہن ہے۔ میں یقیناً رابا کو ایک بار ضرور ڈھونڈ لوں گا۔ اُسکے اس کی مرضی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ رہے یا اُس رابرٹ کے ساتھ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے؟۔۔۔۔۔ خاور نے انتہائی پر خلوص لہجے میں کہا۔ اسے بیگم فریاد کی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسوؤں کا واقعی بے حد متاثر کیا تھا۔ اسے ان کے لہجے میں مامتا کا درد اور تڑپ نمایاں طور پر محسوس ہو گئی تھی اور ویسے بھی وہ آج کل فارغ ہی تھا اُس لئے اس نے رابیل کی تلاش کی حامی بھر لی تھی۔

”بہت شکریہ بیٹے۔ بہت شکریہ۔۔۔۔۔ تم ایک ماں کی

”نہیں اب میں نے تمہیں بیٹا کہا ہے خاورد! تو آج سے تم واقعی میرے بیٹے ہو اور بیٹے مال کا حکم نکالنا نہیں کرتے۔“

بیگم فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ڈرائنگ روم سے چلی گئیں۔ خاورد نے مسکراتے ہوئے لفاظی کھولا۔ لفاظی میں چار مختلف سائزوں کے فوٹو تھے اور یہ چاروں فوٹو ایک ہی شخصیت کے تھے۔ رابیل کے فوٹو۔ خاورد غور سے ان چاروں فوٹوؤں کو دیکھنے لگا۔ رابیل واقعی ایک بھرپور نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی۔ خاصی صحت مند بھی نظر آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی کہ وہ کسی طرح بھی خشک اور مردمیزار لڑکی نظر نہ آرہی تھی بلکہ ان فوٹوؤں میں تو وہ ایسی لڑکی دکھائی دے رہی تھی جو زندگی سے بھرپور شخصیت کی مالک ہو۔ اسے شک پرش نہ لگا کہ کہیں بیگم فرہاد کسی اور کے فوٹو تو نہیں لے آئیں کیونکہ بیگم فرہاد نے رابیل کا جو نقشہ کھینچا تھا اس کے مطابق تو ایک چڑ-سے چہرے اور بکھرے ہوئے بالوں والی لڑکی کی تصویر خاورد کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی جس کی آنکھوں پر بجدے سے جھارا فریم اور موٹے شیشوں والی عینک ہوگی اور وہ چہرے سے بھر اکائی ہوئی اور مردمیزار نظر آرہی ہوگی لیکن یہ فوٹو اگر دوا رابیل کے تھے تو پھر رابیل اس نقشے سے قطعی مختلف تھی۔ اگر سنے گو ہر فوٹو میں مشرقی لباس پہنا ہوا تھا لیکن لباس خاصے جدید فیشن کے اور بھر کد رانگوں کے تھے اس لئے خاورد کو یقین نہ کہہ سکتا کہ یہ رابیل کے فوٹو نہیں ہیں اور اگر واقعی یہ رابیل کے

فوٹو ہیں تو پھر بیگم فرہاد نے یقیناً غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اسی لئے بیگم فرہاد اندر داخل ہوئیں اور اگر معونے پر بیٹھ گئیں۔

”آئی۔ یہ آپ غلط فوٹو تو نہیں لے آئیں۔ یہ رابیل کے ہی فوٹو ہیں۔“ خاورد نے کہا۔

”ہاں یہ رابیل کے ہی فوٹو ہیں مجھے معلوم ہے کہ تم کیسا متوجہ رہتے ہو۔ ان فوٹوؤں میں وہ واقعی زندگی کو ضیغ معنوں میں انجوائے کرنے والی لڑکی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ بات درست ہے۔ عام حالات میں وہ ایسے ہی ہے۔ خوبصورت اور دلچسپ ہیں کرنے والی خود بھی ہنسنے اور دوسروں کو بھی بے ستمنا ہنسنے پر مجبور کر دینے والی۔ لیکن جب اسے ریسرچ کا دورہ پڑتا تو پھر وہ ایسی لیبارٹری میں ہفتوں بند رہتی، نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا نہ کپڑے پہننے کا، نہ کسی سے ملنے کا۔ اس وقت وہ سخت مزدور میزار اور خشک لڑکی بن جاتی ہے لیکن یہ شکر ہے کہ اس کی ایسی جنونی ریسرچ کئی جینوں بعد ایک دو ہفتوں کے لئے ہی ہوتی ہے ورنہ عام حالات میں وہ صبح راتی ہے۔“ بیگم فرہاد نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا اور خاورد نے سر ہلاتے ہوئے ان میں سے ایک فوٹو علیحدہ کیا اور باقی اس نے لفافے میں ڈال کر ایک طرف رکھ دیئے۔

”یہ لو۔ یہ رابرٹ کا فوٹو ہے۔ اتفاق سے ان دونوں رابیل کی ساگرہ تھی اس میں رابرٹ بھی مشرک تھا اس لئے اس کا فوٹو

ہمارے پاس رہ گیا ہے۔“ بیگم فریاد نے ایک طرف سے ہونے ایک اور لفٹانے سے ایک قدرے بڑے سائز کا پپ فوٹ نکال کر خاور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا، خاور غور سے رابرٹ کو دیکھا جو رابیل کے ساتھ کھڑا تھا، بظاہر وہ ایک عام سا نوجوان تھا لیکن کنبانے کیا بات تھی کہ خاور کو کسی طرح بھی رابرٹ اتنا پڑھا لکھا نظر نہ آ رہا تھا جتنا کہ کے متعلق بتایا گیا تھا۔

اسی لمحے ڈرائیونگ روم کے بیرونی دروازے سے ایک اور چڑا آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے موہانہ انداز میں بیگم کو سلام کیا۔

”یہ راستہ ہے۔ ہمارا علاء“ اس نے رابیل کو ڈومائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

بیگم فریاد نے خاور سے مخاطب کر کے کہا۔

”راشد۔۔۔ جبب کی تفصیلات تو بتاؤ کس ماڈل کی میں رنگ کی تھی، کیا تم نے اس کے نمبر چیک کئے تھے۔“ خاور نے پوچھا۔

”ییس ممر۔۔۔ میں نے نمبر دیکھے تھے اور پھر ان نمبروں کی پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ایسے نمبر تو ابھی جاری ہی نہیں کئے گئے۔ نمبر جعلی ہے۔“ وہیے جبب نے ماڈل کی لینڈ روور تھی ہانڈل فٹے ماڈل کی، آف وائنٹ کمر تھا۔ راشد نے موہانہ بیچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے کہاں دیکھی تھی۔۔۔ کس طرف سے آ رہی تھی اور کس طرف کو جا رہی تھی۔“ خاور سننے پر چھا۔

”سر ڈومائی پہاڑی میں جو تقریبی پارک بنا ہوا ہے میں اس کے گیٹ پر کھڑا تھا کہ شام نگر کی طرف سے وہ جبب آئی، اور میرے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گئی، میں فوراً اپنی ٹھکانہ کی طرف بڑھا اور پھر میں نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن وہ جبب پھر مجھے نہیں نظر نہیں آئی، میں نے اس علاقہ میں موجود اور کئی کیمپز اور ہاؤسز کو بھی چیک کیا لیکن بے سود رہا، جبب تو ایسے غائب ہو گئی جیسے اسے زمین کھا گئی ہو بس میں نے اسے الگ پہاڑی والی موڑ کاٹتے ہوئے دیکھا، اس کے بلکہ اس کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔“

”کون کون بیٹھا تھا۔ کون چلا رہا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر کون تھا؟“

خاور نے باقی عدد پولیس والوں کی طرح جرح کرتے ہوئے کہا۔

ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی تھا جبکہ اس کے ساتھ مس رابیل بیٹھی ہوئی تھیں، مس رابیل والی سائیڈ میری طرف تھی، مس رابیل نے مجھے دیکھا لیکن میں نے ان کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی چمک نہ دیکھی، ان کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا، عقبی سیٹ پر رابرٹ اور ایک اور نوجوان غیر ملکی تھا۔ راشد نے جواب دیا اور پھر خاور کے پوچھنے پر اس نے رابرٹ کے علاوہ باقی دونوں غیر ملکیوں کے چلیے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

”ٹھیک ہے شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو۔“ خاور نے کہا اور راشد سلام کر کے باہر چلا گیا۔

بکسی کسی نے اسے اس قدر خلوص سے ماں کا پیار نہ دیا تھا۔



عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اسے احساس تک نہ ہوا کہ وہ کہاں موجود ہے لیکن پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ یکایک اچھل کر بیٹھ گیا اور پھر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کیونکہ وہ اس وقت کم از کم اپنے نیٹ کے بیڈروم میں موجود نہ تھا۔ کمرے کی لمبائی چوڑائی تو تقریباً ویسی ہی تھی لیکن ہر حال یہ وہ بیڈروم نہ تھا جو اس کا ذاتی بیڈروم تھا۔ یہ کمرہ بھی بیڈروم ضرور تھا لیکن اس کی دیواریں کسے جھپٹے ہوئے رنگ ان پر موجود کاروں کے جدید ترین ماڈل کے عجیب و غریب بڑے بڑے رنگین پوسٹر مغربی گانا گانے والے افعلی فنکاروں کے گروپ فوٹو فرش پر موجود ایسی دری جس پر دشا کے خونخاک ترین شیطان نما جانوروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں غرضیکہ عجیب و غریب قسم کا کمرہ تھا۔ یقیناً یہ کمرہ دسکو میوزک کے شوقین کسی نوجوان کا بیڈروم تھا لیکن دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کمرے میں موجود صوفوں اور کرسیوں کا ڈیزائن بالکل وہی تھا جو اس کے اپنے بیڈروم کا تھا لیکن ان

آؤ بیٹے اب کھانا کھا لو اور سنو انکل کی بات کا بُرا نہ مڑو۔ واقعی اب سسکی ہو گئے ہیں۔ ان کے دماغ میں صرف یہی باڑ ہو گئی ہے کہ بس وہ دنیا کے سب سے بڑے شکاری ہیں اور اب یہ چیک بک رکھ لو ہیں نے اس پر دستخط کر دیتے ہیں۔ بلیم فرما دے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک چیک بک خادو کا رخ بڑھا دی۔ خادو نے چیک بک لے کر اسے تھولا تو چیک بک چھپیں چیکوں پر مشتمل تھی اور سب پر بلیم فرما دے دستخط تھے اور سارے چیک بینک تھے۔ خادو نے چیک بک ایک جھپٹے سے چھڑ دی۔

”اُٹھی ایک طرف تو آپ مجھے بتایا کہ رہی میں دوسری طرف آپ چیک بک دے کر میرے منہ پر قطر بھی ماری ہیں بے شک رہیں آپ کا بیٹا کس قدر گھبرا رہا ہے اور آئندہ آپ پلیز اس قسم کی غیریت والی کوئی بات نہیں کریں گی۔“ خادو نے کہا تو بلیم فرما دی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلنے لگے۔ ”اب مجھے یقین آگیا ہے خادو کہ تم واقعی میرے بیٹے ہو۔ اب مجھے راجل کی نگر نہیں رہی۔ جہاں ضرور اپنی بہن کو ڈھونڈ نکالے گا؟“ بلیم فرما دے کہا اور بے اختیار آگے بڑھ کر انہوں نے خادو کو اپنے جسم سے چسپائی۔ ان کا جسم خلوص کو شدت سے جکا جکا کانپ رہا تھا۔ اور خادو کو بھی بالکل ایسے ہی محسوس ہوا جیسے وہ اپنی حقیقی ماں سے مل رہا ہو کیونکہ اس کی یہ ماں اس کے بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھی اور آج سے بیٹا

شب خرابی کا پاجامہ اور مشرٹ موجود تھی۔ اس نے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ دروازہ اپنی ساخت کے لحاظ سے خاصا مضبوط نظر آ رہا تھا۔ ابھی عمران دروازہ کھولنے کی کوئی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ یکبخت اسے اپنے عقب میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ بے اختیار اچھل کر مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں دھاتی حیرت کے آثارات ابھر آئے کیونکہ فون سامنے میز پر پڑا تھا حالانکہ پہلے یہ فون اسے نظر ہی نہ آیا تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران تیزی سے اُٹے بڑھا اور پھر اس کے صحن سے ایک طویل سائنس نکل گیا۔ کیونکہ فون کا ڈائل غائب تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جس کسی نے بھی عمران کو اس کمرے میں بند کیا تھا اس نے جان بوجھ کر ڈائل اتار لیا تھا مگر عمران کسی کو فون نہ کر سکے لیکن عمران اس کی اس حماقت پر سبے اختیار ہنس پڑا کیونکہ بغیر ڈائل کے بھی وہ صرف کوئیڈل ٹرمینگ کی مدد سے وہ پوری دنیا میں کہیں بھی اس کی قدر درست طور پر کال کر سکتا تھا کہ شاید دوسرا شخص ڈائل کے نرنگھا کر بھی ایسا اس حد تک درست نہ کر سکتا تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

”ہیلو۔ کیا تم مرچکے تھے جو اتنی دیر تک فون نہیں اٹھایا؟“ دوسری طرف سے کسی نے پھاڑ کھانے والے ہلچے میں کہا۔ بولنے والے کے ہلچے میں بے پناہ غرابی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی خونخاک جنگلی میں دور نہیں بھوکے بھیڑیے نے مل کر غرارہ سے مولیٰ اور قریب

کے کھڑوں کے رنگ اور ڈیزائن قطعی مختلف تھے۔ وہ بستر سے نیچے تر آیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازہ ہر سے بند تھا اور عمران نے جب غور سے دروازے کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے مزید پھیلنے لگیں کیونکہ دروازے کے ڈیزائن بالکل اسی طرح تھا جس طرح اس کے اپنے فلیٹ کے دروازے کا تھا لیکن اس دروازے کا رنگ قطعی مختلف تھا اور یہ بسا رنگ تھا جو عمران کو قطعی پسند نہ تھا۔ یہاں ہی مائل بھورا۔

”یہ آخر کچھ کیا ہے۔۔۔ یہ کس کا بیڈ روم ہے۔۔۔“ عمران نے فزک بھر اور انداز میں کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے جسم پر وہ نمائش سوٹ بھی نہ تھا جو رات کو پہن کر وہ سوتا تھا بلکہ اس کی جگہ اس نے سفید رنگ کی ریشمی نائٹی پہنی ہوئی تھی۔ ریشمی نائٹی جو فوجانہ لڑکیاں شب خرابی کے وقت پہنتی تھیں اور عمران کو شاید پہلی بار احساس ہوا کہ اس نے شب خرابی کا زمانہ لباس پہن رکھا ہے۔ اس کی آنکھیں واقعی حیرت کی شدت سے اس قدر پھیلیں کہ کالوں تک پہنچ گئیں تھیں۔

”اے۔۔۔ کیں اب میں اس عالیہ عمران تو نہیں بن گیا۔“ وہ دُری بن گئی۔۔۔ عمران نے حیرت سے جسم پر موجود لباس دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے نائٹی ڈھری کی گانٹھ کو کھینچا اور پھر وہ نائٹی اتار کر اس نے ایک طرف اچھال دی۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان کا میل سانس نکل گیا کیونکہ ریشمی نائٹی کے نیچے اس کا فانی

وہ آدمی کھڑا بات کر رہا ہو۔

بچے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا اس تصویر سے تمہاری شہرت کو نقصان

نہیں پہنچے گا؟“ — دوسری طرف سے بولنے والے کے بچے

میں شہرتِ غیرت تھی۔ بولنے والے کا بچہ بتا رہا تھا کہ وہ غیر ملکی ہے

لیکن غیر ملکی ہونے کے باوجود وہ مقامی زبان بالکل مقامی بچے

میں روانی سے بول رہا تھا۔

”شہرت کو نقصان۔ ارے سڑ خراب بلکہ خاز خراب اس

سے میری شہرت تو اور زیادہ بڑھے گی، ظاہر ہے اس تصویر میں

میک اپ کی وجہ سے میں خوبصورت لڑکی نظر آ رہا ہوں گا اور میری

خوبصورتی، بلکہ کرشمہ کے سارے دل چھینک رئیس زادے میرے

گھر کے چکر لگانے شروع کر دیں گے اور انتہائی خوشی سے میری

فرمائش پوری کرتے رہیں گے اس طرح دولت سے میرا بینک

بلیٹس اور سامان سے میرا گھر بھر جائے گا اور مجھے اپنے باورچی

کو لڑکری سے نارنج کرنے کا موقع بھی مل جائے گا، اس کی خواہ

بھی رنج جائے گی اور جو کمیشن وہ سودا سلف لانے کے دوران کما تا

ہے، وہ بھی صاف رنج جائے گا۔“ — عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”کیا مطلب، باورچی کو کیوں نکال لو گے؟“ —

دوسری طرف سے بولنے والے کے بچے میں ایسی بات تھی کہ

اکملت عمران کے حقیقی معنی میں کان کھڑے ہو گئے، اس کی

انگوٹھوں میں تیز چمک ابھری اور پھر وہ بے اختیار مسکراتے لگا۔

”ہیلو بھی کہہ رہے ہو اور مرا ہوا بھی کہہ رہے ہو اب تم نو

بتاؤ جب تم جیسا مردہ بول سکتا ہے تو پھر مجھ جیسا بلی کیوں

سکتا، سو بول رہا ہوں بھائی۔“ لیکن ایک بات ہے ذرا آہستہ

اب اتنے بھی خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں کہ خوف چھپانے کا

طرح سے اس قدر گلا پھاڑ پھاڑ کر بولن شروع کر دو۔

”ہونہ تو تم بولتے زیادہ ہو، جانتے ہو کس سے بات کر رہا

ہو، میرا نام سلاپ ہے۔“ سلاپ — دوسری طرف

سے کہا گیا۔

”سلاپ کی جگہ سیلاب رکھ لو تا کہ کم از کم میں قدرے خوفزدہ

ہو سکوں۔ ویسے اب فون کرنے کی وجہ بھی بتا دو تو زیادہ بہتر ہے

عمران نے لگاتے ہوئے بچے میں کہا۔

”سنو کل سارے دارالحکومت کے بازاروں میں جہاز می سا

کے رنگین پوسٹر ہر دیوار پر ہزاروں کی تعداد میں چسپاں نظر آئیں

گئے جن پر تمہاری تصویر ہوگی، تم نے ناشی پیٹی ہوئی ہوگی اور تمہا

جیسے پر باقاعدہ لیٹرٹریک ایک اپ ہوگا اور نیچے لکھا ہوا ہوگا

ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رجن کے اکلوتے لڑکے علی عمران

کی جنس اچانک تبدیل ہو گئی۔“ بولو کیسی لگے گی یہ تصویر؟“

دوسری طرف سے بڑے طنز یہ بچے میں کہا۔

”بہت خوبصورت تصویر ہوگی، ایک بچھے بھی بھجوا دینا، یہ

اسے فریم کر کر رکھوں گا۔“ — عمران نے بڑے بے نیاز

اس لئے کہ میرا باورچی انتہائی نکما، جاہل اور قطعی اُن پروردگار کا باورچی ہے۔ اپنے گاؤں میں ہمارے تنور پر روٹیاں لگانا تھا اور روٹیاں جھکی اور ایسے سانڑ کی طرح اس کی روٹیاں بدبو کی بجائے ڈبل روٹیاں دکھائی دیتی تھیں۔ اس کے مالک نے اسے تنور سے ہٹا دیا تو وہ سپردہ مظلوموں کی طرح کھرا رو رہا تھا کہ مجھے اس پر رحم آگیا اور میں اسے باورچی بنا کر اپنے پاس لے آیا اور بس اس سے سوائے مونگ کی دال لپکانے کے اور کچھ اُنہی نہیں اور مونگ کی دال بھی ایسی لپکا آتے کہ وہ مونگ کی دال کم اور دال مونگ زیادہ آتی ہے اور تنخواہ مانگتا ہے آل پکیشا بلکہ آل و دلہ باورچی ہو گا کے صدر جتنی تمہارے اس پوسٹر سے مجھے یہ فائدہ ہو جائے گا کہ شہر کے دلی چھیک نہیں مجھے اعلیٰ ترین ہولوں میں دھوکے کھائے ہیں گئے۔ اس طرح مجھے باورچی رکھنے کی ضرورت بھی نہ رہے اور آخر چرچم اور کچن از سلیمان پاک وال معاملہ ہو جائے گا۔

لہی سے پوسٹر لگا دو پلیز، مسٹر خراب بلکہ خانہ خراب بے آب و ہوا ایک اور قافیہ بھی ہے لیکن میں ذرا مذہب قسم کا آدمی ہوں اس لئے اپنے باورچی کی طرح جاہل۔ کندہ ناتراش نہیں ہوں کہ اگر نام لے لوں، مجھے تو ڈاکو بھی لپیٹا ٹری میں اسے لے جا کر چیک کرنے کے لئے کہتے ہیں تو میں اسے پیش کی بجائے زبردستی کہتا ہوں۔ ویسے اگر تم میرے باورچی کی طرح جاہل، گنوار، کندہ ناتراش ہیں ہو مسٹر خراب بلکہ خانہ خراب تو تم پیش کی بجائے زبردستی لی خوبصورت ترکیب پر ضرور مردوں کے ہونے کے لئے مگر کیا پورا سر ہانڈ

دھیک ڈالو گے۔۔۔۔۔ عمران کی زبان جب چل پڑی تو ظاہر سے رکنے کا کہاں نام لیتی تھی لیکن دوسری طرف سے ریسور نکھا جا چکا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دہایا اور پھر اس نے تیزی سے اپنے فلیٹ کے نمبر لانے کے لئے کریڈل کو بار بار مخصوص دفعوں سے دبا کر ٹیپنگ شروع کر دی لیکن جب مخصوص نمبرز ٹیپ کئے جانے کے باوجود دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز تک دسنائی دی تو عمران کی آنکھیں مزید چمک اٹھیں اس نے ایک بار پھر کریڈل دہایا اور پھر مخصوص نمبرز ٹیپ کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز دسنائی دی اور پھر ریسور اٹھایا گیا۔

س۔۔۔۔۔ رحمن پیکنگ؟۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مرحمن کی آواز دسنائی دی۔

ا۔۔۔۔۔ آپ سنٹریل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں جناب۔۔۔۔۔ اور یہ آپ کی کوٹھی کا نمبر ہے؟۔۔۔۔۔ عمران کے حلق سے ایک سہمی ہوئی آواز دسنائی دی۔

ا۔۔۔۔۔ ہاں مگر تم کون ہو اور کیوں فون کیا ہے؟۔۔۔۔۔ سر رحمن کے بلبے میں حیرت تھی۔

ا۔۔۔۔۔ جناب میں یونائیٹڈ سٹورز کا مالک ہوں۔ اختر علی میرا نام ہے، آپ کا باورچی سلیمان آیا تھا مجھ سے لہا ادھار لینے میں ادھار نہیں دیا کرتا جناب، لیکن جب اس نے آپ کا نام بتایا تو

”ادہ پوشٹ اپ، نانسس — میرا سلیمان باورچی ہے
ورنہ میں نے اس سے ادھار منگوایا ہے، سمجھے؟“ — میر
بن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
دیگا اور عمران کے مسکراتے ہوئے دلیور دکھا اور دروازے کی
رف بڑھ گیا۔

”ڈیڈی اب ذرا ہی میرے فلیٹ پر پہنچیں گے اور پھر سلیمان
چارے کا جو حشر ہو گا وہ واقعی دیکھنے وال ہو گا — سوارہ سلیمان؟
ملان نے دروازے کے قریب پہنچ کر ادنیٰ آواز میں کہا میسکن
دوسری طرف سے خاموشی طاری تھی، ایسے جیسے اس کمرے کے
باروں طرف دور دور تک کسی انسان کا وجود ہی نہ ہو، عمران نے
یہ بار پھر یہی الفاظ ادنیٰ آواز میں دوہرائے اور پھر مرکر واپس
یہ صوفے پر بیٹھ گیا، جب کچھ دیر گزر گئی اور کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا
عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے، اس نے
بے اختیار تنہا اچکھائی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے دلیور اٹھایا
ی تھا کہ اسے دور سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دروازہ ایک
حصا کے سے کھلا ہو۔

”کہاں ہے — جلدی بناؤ — ایسے ہاتے اس کا تو خون
ی بے حد ہلکا ہے، اکلوتا جو ہوا، یہ عوامی قسم کا سایہ آئینس پر
وجاہت ہے؟“ — ایک چختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران چونک
کر اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ آواز صریحاً اس کی اماں بی کی تھی اور پھر
دوسرے لمحے دروازہ باہر سے کھلا اور عمران کو اماں بی اور اس

جناب مجبوراً مجھے خاموشی سے ادھار دینا پڑا، اس نے آپ کو
یہ گھر کا نمبر بھی بتایا تھا کہ بیلے ٹسک میں کنفرم کر لوں چنانچہ
نے جناب کنفرمیشن کے لئے فون کیا ہے؟“ — عمران
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ سر رحمن جیسے بڑے افسر سے
بات کرتے ہوئے انتہائی خوفزدہ سا ہو۔

”ادہ نانسس — وہ میرا باورچی نہیں ہے، میرے بیٹے
علی عمران کا ہے اور اس کے فلیٹ میں رہتا ہے اور سن لو کہ
ادھار و ادھار کا دھندہ اور اس کی دھولی کی بات اسی عمران سے آؤ
کرنا، اب اگر تم نے میری کوٹھی پر دوبارہ فون کیا تو زندہ دفن
کرادوں گا۔“ — سر رحمن توقع کے عین مطابق بڑی طرح
بگڑ گئے تھے۔

”جناب ایک تو میں نے آپ کی عزت رکھتے ہوئے آپ
کے نام پر ادھار دے دیا ہے اٹنا آپ مجھے دھکیل دے رہے
ہیں، یہ اچھی مشرافت ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں آپ کے لڑکے
کو ادھار دے دے کہ اب اس قدر تنگ آچکا ہوں کہ میں نے
فیصلہ کر لیا تھا کہ اب آپ کے لڑکے کو ادھار نہ دوں لیکن اب
سلیمان نے اگر بتایا کہ وہ آپ کے لڑکے کی نوکری چھوڑ کر آپ
کی کوٹھی پر خانسا مال بن گیا ہے اور اب آپ ادھار منگو رہے
میں تو میں نے آپ کی عزت رکھ لی لیکن آپ اچھے افسر ہیں کہ بچے
ہی زندہ دفن کر دینے کی دھمکی دے رہے ہیں؟“ — عمران
بوجہ خاصانہ خوشگوار سا ہو گیا تھا۔

انے پردوں سے جوتی امار نے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ دہلیز میں گھڑی تھیں اس لئے تو اذن درست نہ ہونے کی وجہ سے روکھا کر گرنے ہی لگی تھیں کہ عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں بٹھالنے کی کوشش کی۔

”پیرے ہٹ۔ مجھے ماتہ مت لگا، شیطان روح، تمہیں میرا ہی بیٹا نظر آیا تھا لڑکی بنانے کے لئے؟“۔ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے انہوں نے جوتی پیر سے نکال لی۔

”پہل بیٹے بیٹھ اور سر جھکا۔ خبردار جو تم نے سر ملایا؟۔ اماں بی نے جو ماتہ میں لیتے ہی غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔
”مم۔ مم۔ مگر اماں بی آخر میرا قصور؟۔“ عمران نے بے اختیار ان کے سامنے نیچے قالین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اچھا ابھی قصور بھی تو چھ رہے ہو اور کس نو مجھے اماں بی نہ کہنا چھتے۔“ یہ میرا بیٹا ہے۔ اکلوتا بیٹا اور جب یہ پیدا ہوا تھا تو میں نے بڑے پیر صاحب کا تعویذ اس کے گنگے میں ڈالنا تھا۔ یہ تو اب پختہ ہیں وہ تعویذ موتی انگریزی جو پڑھ لی اس نے در نہ تمہاری حرات تھی کہ تم میرے بیٹے کو لڑکی بناتے؟۔“

اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اب تو عمران بھی گھبرا گیا کیونکہ وہ اماں بی کی طبیعت اور فطرت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ ایک بار اماں بی کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ عمران پر کسی شیطان روح کا سایہ ہے تو پھر اماں بی اپنے طور پر عمران

کے سمجھ کھڑنے سلیمان کی شکل نظر آئی۔ سلیمان کے چہرے پر نہ کے تاثرات تھے۔

”ہوں تو تم لڑکی بن گئے ہو۔ کیوں۔ کیا میرے نو علاوہ اور ہیں پچیس لڑکے موجود ہیں جو تم لڑکی بن گئے ہو؟۔“ اماں بی نے انتہائی تہر جبراً لہجے میں صوفی کے سامنے کھڑے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”اماں بی میں تو لڑکی نہیں بنا۔ میں تو ابھی تک علی عمرہ ہوں۔ آپ دیکھ نہیں رہیں؟۔“ عمران نے قدرے سستے

ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے اماں بی کا لہجہ سن لیا تھا اور اچھی طرح معلوم تھا کہ اماں بی کا غصہ جب پورے عروج پر ہو ہے تو وہ ایسے ہی لہجے میں بولتی ہیں، بالکل ٹھنڈا لہجہ۔

”بیگم صاحبہ۔ آپ نے دیکھا چھوٹے صاحب نے کہ کیا کیا حال کر دیا ہے۔ پھر بیگم صاحبہ وہ سامنے بستر پر ناٹھی پڑے، یہی پتی ہوئی تھی انہوں نے۔“ آپ ان کے منہ پر ایک اپ دیکھ رہی ہیں؟۔ سلیمان نے انتہائی گھبراہٹ سے لہجے میں کہا۔

”ہوں میں دیکھ رہی ہوں اس کے ہونٹوں پر لگی ہوئی وہ موتی مسخری اور گانوں پر موجود غارہ اور پلکوں پر گنگے ہوئے سیاہی میں سب دیکھ رہی ہوں۔ ابھی میں اندھی نہیں ہوئی۔ میں ابھی اس کی کھوپڑی جو تیروں سے گنچی کرتی ہوں؟۔“ اماں بی نے غصہ سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے جات

مار لائے تھے اس شیطان روح کو۔ کیوں؟ — اماں بی بات
رہتے کرتے یکجہت سلیمان کی طرف مراگئیں جو اب بیرونی دروازہ
کی طرف آہستہ سے کھٹک رہا تھا۔

”بب بب بیگم صاحبہ — میں بھلا ایسی جرات کر سکتا ہوں
یہ سب اداکاری ہے بیگم صاحبہ جوٹے صاحب کی۔“
سلیمان نے انتہائی خوفزدہ ہلچے میں کہا اور اس کے کھٹکنے کی رفتار
بڑھنے سے قدرے تیز ہو گئی۔

”ارے یہ سلیمان نہیں شیطان روح ہے۔ یہ تو کھٹک رہی
ہے۔ اور یہ بھاگنا چاہتی ہے۔“ — عمران نے تیز ہلچے
میں کہا۔

”ہائیں بھاگنا چاہتی ہے۔ کیسے بھاگنا چاہتی ہے؟ —
اماں بی نے کہا اور پھر جیسے ہوئی بشری اپنے شکار پر چھٹی ہے۔ اس
طرح اماں بی باوجود بورہمی ہونے کے سلیمان پر چھٹ پڑیں اور
دوسرے لمحے وہ اس کا کان پکڑے اسے نیچے جھکانے میں مصروف
تھیں اور ساتھ ہی ان کا جوتی والا ہاتھ کبلی کی کسی تیزی سے حرکت
میں اٹھیا اور سلیمان کے سر پر تڑا تڑ جوتیاں برسنے لگیں۔

”نامراد روح میرے بیٹے پر آگئی تھی تو۔“ میں پوچھتی ہوں
تو میں جرات کیسے جوتی۔“ اماں بی نے غصے سے چیختے
ہوئے کہا۔

”میں دوبارہ جارہی ہوں تمہارے بیٹے کے سر پر۔ کیا
کر لو گی تم میرا؟ — اچانک سلیمان کے حلق سے عزائی

کے سر پر جوتے مارنے کی بجائے اس شیطان روح کے سر
جوتے برسائی رہیں گی اور ظاہر ہے جب تک شیطان روح عمر
کی جان چھوڑ کر فرار ہونے کا اعلان نہ کرے گی اور کوئی نہ کوئی
شافی نہ دے گی اس وقت تک اماں بی کا ہاتھ نہ ڈکے گا۔ ظاہر
ہے وہ نہ جھٹ سے جوتیاں مار رہی ہو تیں اور عمران کو مار رہی
ہو تیں پھر وہ لپکا کیوں کریں گی۔

”اورہ — اورہ بیگم صاحبہ میں شیطان روح آپ کے بیٹے
عمران کو چھوڑ کر اس کے باورچی سلیمان پر جارہی ہوں۔“ کیوں
یہی باورچی سلیمان ہی مجھے ہندوؤں کے پرانے مرگٹ سے بٹا
لایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ میں جا کر عمران کو لڑکی بنا دوں۔ اب
اس کے سر پر جارہی ہوں۔ جب تک بچے کا لا بکرا نہ ملے گا
اسے نہیں چھوڑوں گی چاہے آپ کتنی ہی جوتیاں اس کے
پر ماریں؟ — عمران نے فوراً ہی پینزہ بدستے ہوئے کہ
اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح تڑپ کر قلائین پر گرنا جیسے اس
کی روح نکل گئی جو ملگر دوسرے لمحے وہ جلدی سے اٹھا اور اس
حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

”اماں بی آپ اور یہاں — آپ کب تشریف لائی؟
ہاں یہ سلیمان کو کیا ہو رہا ہے۔ اورہ اس کی آنکھوں سے توخا
ہو رہا ہے کہ اس پر کوئی شیطان روح قابض ہے مگر کون
کیوں؟ — عمران نے بڑے معصوم سے انداز میں کہا۔
”اورہ خدا کا شکر ہے میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا۔“ جو نہ تو

چارہے تھے پھر ادھر کیسے آگئے۔ کیا عمران کو رقم دینی ہے
اماں بی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”رقم — وہ کیوں — مجھے کیا ضرورت ہے اسے رقم پر
کی؟ — سر رحمن نے حیران ہو کر کہا۔

”کیوں کیا تم اس کے باپ نہیں ہو؟ — اماں بی
غصہ عروج پر پہنچ گیا۔

”لا حول ولا قوۃ — بلگم کم از کم سوچ کر تو بات کیا کرو۔
خواہ مخواہ جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتی ہو؟ — سر رحمن۔

غصیلے بچے میں کہا۔
”اچھا اب یہ رشتہ تمہاری نظر میں لا حول ولا قوۃ ہو گیا ہے

تمہیں اس رشتے کے تقدس کا بھی خیال نہیں رہا جو تم اس
لا حول ولا پڑھ رہے ہو — کیوں؟ — اماں بی نے غصے

سے پھینکارتے ہوئے کہا۔
”بلگم میں تمہارے رشتے پر نہیں تمہاری بات پر لا حول و

پڑھ رہا تھا۔ بہر حال چھوڑو۔ میں یہاں یہ معلوم کرنے آیا تھا
عمران نے اس سیدمان سے میرا نام لے کر ادھار کیوں منگوایا۔

اس یونانیٹڈ سٹور سے — اس نے مجھے فون کیا — یا
پوچھتا ہوں کہ ان لوگوں نے یہ حرات کیسے کی؟ —

رحمن نے فوری طور پر موضوع بدلتے کی خاطر کہا۔
”جب تم اس کے باپ ہو اور اس کے پاس رقم نہ ہوگی

پھر یہ تمہارا نام لے کر ادھار نہ منگوائے گا تو کیا میرا نام

اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ رقم دے دیا کرو۔ موئی بیگلوں میں پڑی
مڑ رہی ہے اور بیٹا ادھار مانگتا پھر رہا ہے اور اگر کوئی بات

کرے تو پھر لا حول ولا کی گردان شروع ہو جاتی ہے؟ —
اماں بی نے جلدی بچنے میں کہا۔

”لیکن اگر رقم نہ بنتی تو مجھے کہتے یہ براہ راست میرے
نام پر ادھار لینے کا کیا مطلب؟ — سر رحمن اب ایسے بچے

میں بول رہے تھے جیسے اب وہ دل ہی دل میں بُری طرح پچھتا
رہے ہوں کہ بلگم کے سامنے آخر انہوں نے رقم اور ادھار والی

بات کی ہی کیوں۔
”اچھا تم اب بھی رقم دینے کی بات پر بحث کر رہے ہو۔

جبکہ تمہیں خود معلوم ہو گیا ہے کہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً انہیں
ادھار لینا پڑا ہے اور اس وقت تم رقم دے دیتے — کیوں؟ —

اماں بی اپنی بات پر اڑی ہوئی تھیں۔
”کتنا ادھار لے کر آئے تھے چلو میرے ساتھ میں اُسے بھی

ادائیگی کرتا ہوں؟ — سر رحمن نے آخر ذبح ہوتے ہوئے
کہا۔

”نہیں ڈیڈ می رہنے دیجئے آپ — میں محنت مزدوری کر
لوں گا۔ نان چھو لے بیچ لوں گا۔ نہیں تو گھروں میں سفیدی و خیر

کر لوں گا۔ بہر حال میں خود یہ معمولی سی رقم ادا کر دوں گا۔ اب
آپ ادائیگی کرنے گئے تو وہ کیا کہے گا کہ باپ کو اپنی اولاد پر بھی

اعتبار نہیں رہا جو خود ادائیگی کرنے آگئے ہیں۔ رہنے دیجئے آپ

کی ہربانی۔ بس میں خود ہی محنت وغیرہ کر لوں گا۔
 عمران نے سہمے سے ہلچے میں کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا
 ہوا تھا۔

"شٹ اپ۔ اب تم نے پھر ڈرامہ شروع کر دیا۔ یہ ڈرامے
 اپنی ماں کے سامنے کیا کرو سنبھلے۔ کتنی رقم کا ادھار لیا ہے۔
 سر رحمن نے غصیلے ہلچے میں کہا۔

"ڈیڈی معمولی سی رقم ہے۔ صرف ایک لاکھ کی۔ لیکن
 ڈیڈی میں ڈرامہ نہیں کر رہا ہوں۔ میں محنت مزدوری کر لوں گا۔
 عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"ہو بہنہ۔ اب ایک لاکھ روپلی کے لئے تم میرے بیٹے سے
 محنت مزدوری کراؤ گے۔ اس بیٹے سے جس سے میں نے کبھی پانی
 گلاس تک نہیں بھر دیا جسے میں نے پھروں سے بھی زیادہ
 محنت سے پالا ہے۔ جسے میں نے گرم چائے تک نہیں گئے دئی۔

اب میرے اس معصوم بیٹے سے تم محنت مزدوری کراؤ گے۔ ایک
 لاکھ روپلی کی خاطر۔ کیوں؟۔ اماں بی کا پارہ اس قدر
 ٹھک گیا کہ ان کا پورا جسم غصے کی شدت سے کانپنے لگ گیا۔

"ارے ارے ایک تو ذرا اس کی بات آجائے تم غصے سے
 قابو ہو جاتی ہو۔ یہ تک نہیں سوچتیں کہ یہ خواہ مخواہ ایسی
 بات کرنا رہتا ہے۔" سر رحمن نے نرم ہلچے میں کہا۔

"کبھی۔ یہ جفا کر رہا ہے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ تمہیں ایک
 روپلی جو دینا پڑی ہے۔ میں لپچتی ہوں آخر اتنی دولت

اپنی جاگیر کا کرو گے کیا۔ اکلوتا بیٹا تو مزدوری کرتا پھرے
 اور تم اس دولت پر سانپ بن کر بیٹھے رہو؟۔ اماں بی
 کا جلال اور زیادہ بڑھ گیا۔

"لا حول ولا خواہ مخواہ کی مصیبت کھڑی کر دیتی ہو اور سنو
 عمران اور تم بھی کس کو بحق آدمی؟ اب اگر تم نے میرے نام سے
 کوئی ادھار لیا تو کھڑے کھڑے زندہ دفن کر دوں گا۔ ہاں مجھ

سے یہ لاف برباشت نہیں ہوتے؟۔ سر رحمن نے انتہائی
 غصیلے ہلچے میں کہا اور جیب سے بٹوہ نکال کر انہوں نے اس میں
 سے چیک بک باہر کھینچی۔ اس کے ایک چیک پر ایک لاکھ روپیہ
 اور دستخط کر کے اسے سلیمان کی طرف اچھال دیا۔

"چلو بیگم میں تمہیں گھر چھوڑتا جاؤں گا؟۔ سر رحمن
 نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے چلو۔ ارے ہاں کیا کہہ رہے تھے
 تم کہ زندہ دفن کر دوں گا۔ کس کو دفن کرو گے۔ عمران
 کو۔ کیوں یہی کہا تھا نام نہ؟۔ اماں بی واپس مڑتے
 مڑتے یکھفت ٹھٹک کر رُک گئیں۔

"عمران کو نہیں سلیمان کو کہہ رہا تھا۔ یہ حق جابر میرے
 نام سے ادھار لے آتا ہے۔ جلدی کر میں نے دفتر بھی مانا ہے
 خواہ مخواہ صبح صبح ایک فساد کھڑا ہو گیا ہے۔" سر رحمن
 نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئے۔

"ارے ارے آرام سے چلو آخر بھاگنے کی کیا ضرورت ہے

”جو بندہ تو اب میرے سامنے بھی اداکاری کر دے گا۔“

عمران کا ہجوہر دیکھتے ہوئے حد سرد ہو گیا۔

”جی جناب اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے جناب۔“

”جو جب آپ سو گئے تھے تو طرہ صاحب ٹیکٹ پر آئے تھے،

ان کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں

ان کے لئے سبز چائے بناؤں چنانچہ میں چائے بنانے لگا۔

میں چلا گیا اور وہ آپ کے بیڈ روم کی طرف چلے گئے۔

جب میں سبز چائے بنا کر واپس آیا تو آپ کے بیڈ روم کا

دروازہ اسی طرح بند تھا اور ظاہر صاحب ڈرائیونگ روم میں موجود

تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک اہم مقصد حاصل کرنے کے لئے

ایک ڈرامہ تیار کیا گیا ہے اور تم نے اس میں انتہائی سنجیدگی سے

ایک کردار ادا کرنا ہے کہ صبح آپ کے اٹھنے سے پہلے ڈرائیونگ روم

کے ٹیلیفون سیٹ سے بیڈ روم والی ایکشن سے ظاہر میں نے فون

کرنا ہے۔ انہوں نے مجھے ہجوہر اور سارے الفاظ و حرف اچھی

طرح یاد دیتے ہوئے بلکہ اس کی باتا عدد دو بار دہرائی تھی۔ اس

کے بعد انہوں نے کہا کہ میں ریسپورڈر رکھ کر فوراً کوٹھلی جاؤں اور

اماں جی کو اپنے ساتھ یہاں لے آؤں اور انہیں کہوں کہ عمران

لو کی رن کیا ہے۔ میں جب ان ساری باتوں پر حیران ہوا تو انہوں

نے کہا کہ یہ صرف انتہائی اہم مسئلہ ہے بلکہ اگر معمولی سی کوتاہی

بھی ہوئی تو عمران کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ انہوں

نے مجھے کہا کہ اگر عمران کو ان باتوں کا ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو

پہلے کا فلیٹ ہے کسی غیر کا تو نہیں؟۔ اماں جی نے کہا۔

”کے پیچھے پکٹے ہوئے تیز بچے میں کہا۔“

”میں دروازہ بند کر آتا ہوں جناب؟۔“

جلدی سے اماں جی کے پیچھے جانے کے لئے مڑتے ہوئے

عمران سے کہا۔

”اسے مجھے در اور اب جاؤ جہاں جی چاہے؟۔“

عمران نے اس کے ہاتھ پر جھٹکا مار کر چیک چھینتے ہوئے کہا اور سیٹھان

بڑا سا منہ بناتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اس کمرے سے نکل کر اب ڈرائیونگ روم کی طرف

بڑھ گیا۔

”سیٹھان ادھر آؤ؟۔“ ڈرائیونگ روم میں بیٹھتے ہوئے

عمران نے انتہائی سہجائی سے سیٹھان سے مخاطب ہو کر کہا

”جو کان دباؤ تیزی سے ڈرائیونگ روم کے دروازے کے

سامنے سے نکلا جا رہا تھا۔ وہ بیرونی دروازہ بند کر کے واپس

جا رہا تھا۔“

”جی صاحب؟۔“ سیٹھان نے دروازے پر پہنچ کر

سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔

”یہ کیا حرکت کی ہے تم نے؟۔“ اور کیوں؟۔“

عمران نے بڑے معصوم

کے بچے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

”کونسی حرکت جناب؟۔“ سیٹھان نے بڑے معصوم

کے بچے میں کہا۔

پھر وہ جان تو دے دیں گے لیکن لڑکی بیٹنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ چنانچہ طاہر صاحب کی سنجیدگی اور آپ کی زندگی دونوں کے اثر میں تیار ہو گیا۔ اس پر طاہر صاحب میرے ساتھ بیگ اٹھا کر آپ کے بیڈ روم میں آئے۔ انہوں نے بیڈ روم کا دروازہ کھولا، پھر سیدھے آپ کے بیڈ کی طرف گئے۔ آپ گہری نیند سو رہے تھے۔

”اڑو اوہ دیکھا سیلوان۔ عمران کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ یہ یہوش کش پڑے ہیں؟“ — طاہر صاحب نے آپ کو بغض چیک کرتے ہوئے کہا۔

میری طرف سے پریشانی کے اظہار پر انہوں نے مجھے لٹا دی اور کہا کہ اگر ان کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق کام ہوا تو صبح عمران ٹھیک ہو گا۔ اس کے بعد انہوں نے بیگ کھول کر اس میں سے بہت سا سامان نکالا۔ دیواروں پر سٹے رنگ کے والپیسر لگائے، فرش پر موجود قالین پر دری بچھا دی۔ صوفوں اور کرسیوں پر سٹے کپڑے چڑھا دیئے۔ ٹیلی فون کو ڈائل اتار کر جیب میں رکھ دیا پھر آپ کے لباس کے اوپر ہی ناٹھی پہنائی، البے کی چادر تبدیل کی، سر باند تبدیل کیا پھر بیگ سے ایک میک اپ باکس نکالا اور پھر آپ کے چہرے پر انہوں نے میک اپ کر شروع کر دیا۔ جب میک اپ ختم ہوا تو انہوں نے آپ کو اس بستر پر لٹا دیا پھر انہوں نے مجھے کہا کہ میں جا کر ڈرائیونگ روم۔ بیڈ روم کی ایکسٹنشن پر کال کروں تاکہ وہ چیک کر لیں۔ چنانچہ

نے ڈرائیونگ روم سے جا کر کال کی۔ اس پر انہوں نے ریسپورڈ رکھ دیا اور پھر جب میں ڈرائیونگ روم سے باہر نکل کر وہ بارہ بیڈ روم کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بیگ اٹھائے مجھے راہداری میں ملے۔ انہوں نے ایک بار پھر مجھے کہا کہ میں ایک ایک لمحے کا پورا پورا خیال رکھوں اور معمولی سی کوتاہی بھی نہ کروں، اس کے بعد وہ واپس چلے گئے۔ میں دروازہ بند کر کے واپس آیا تو آپ کے بیڈ روم کا دروازہ باہر سے بند تھا۔ میں نے کھول کر جھانکا تو آپ بیڈ پر اسی طرح ناٹھی پہنے اور میک اپ کئے بے سُدہ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے دروازہ باہر سے بند کیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ان عجیب و غریب حالات کی وجہ سے مجھے بالکل نیند نہ آئی۔ میں نے دانش منزل فون کر کے طاہر صاحب سے بات کرنا چاہی تو وہاں سے جواب ملا کہ پیغام ریکارڈ کر دیا جائے جس پر میں نے ریسپورڈ رکھ دیا۔ مجھے سب سے زیادہ آپ کی فکر تھی چنانچہ صبح سب سے پہلے میں نے ڈرائیونگ روم کے میں فون سے بیڈ روم کی ایکسٹنشن سے کال کی جو آپ نے کافی دیر بعد ریسپو کی اور اس کے بعد طے شدہ اتفاق میں نے کہے اور ریسپورڈ رکھ کر میں طاہر صاحب کے کہنے کے مطابق قلیٹ سے فوراً نکل کر کوٹلی چلا گیا۔ جب میں نے وہاں بڑی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ آپ ناٹھی پہنے اور میک اپ کئے ہوئے ہیں تو وہ بڑی طرح گھبرا گئیں اور انہوں نے کار نکالنے کی بھی دیر نہ کی اور فوراً ٹیکسی لے کر یہاں پہنچ گئیں۔ اس کے بعد جیسے صاحب آگئے اور اب تک سارے حالات آپ کے سامنے

ظاہر کے میک اپ میں نہیں پاس وہ اصل ظاہر صاحب
تھے۔ سلیمان نے سہمے ہوئے ہلچے میں کہا۔

”ہو نہ۔ ابھی پتہ چل جاتا ہے۔“ عمران نے کہا
وہ اس نے ڈرائیونگ روم میں پڑھ رہے ہوئے ٹیلی فون کا ریسپور
ٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
”ایس پانچ ہاؤس۔“ چند لمحوں بعد ہی ایک
آواز سنائی۔

”مشتر ظاہر صدیقی یہاں ہوں گے ان سے بات کر انہیں
میں دارا انکمپت سے علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے
انتہائی سنجیدہ ہلچے میں کہا۔

”ظاہر صدیقی صاحب۔ اچھا ہو لڈ آن کریں۔“
دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران ہونٹ بچھ کر ٹھاموش ہو گیا۔
”اب کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو جاؤ پیائے بنا کر لے
آؤ۔“ عمران نے سامنے خاموش کھڑے سلیمان سے
کہا اور سلیمان کان دبائے خاموشی سے مڑا اور ڈرائیونگ روم
سے باہر چلا گیا۔

”ہیلو ظاہر بول رہا ہوں۔“ تقوڑی دیر بعد ریسیور
پر ظاہر کی آواز ابھری۔

”ظاہر تم نے وہاں شادی کے دوران میرے یا سلیمان کے
متعلق کسی سے کوئی بات کی تھی۔“ عمران کا لہجہ بے حد
سنجیدہ تھا۔

”میں۔۔۔۔۔ سلیمان نے پوری ذہانت سے سارے حالات
سناتے ہوئے کہا اور عمران اس کے ہلچے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ
جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے۔

”ہو نہ۔ تو تھرا ما مطلب ہے کہ یہ سب کچھ ظاہر نے یہ
ہے۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ ہلچے میں کہا۔
”میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔“ سلیمان نے سہمے

ہلچے میں جواب دیا کیونکہ وہ عمران کا ہر لہجہ اچھی طرح پہچانتا
اور عمران نے جس ہلچے میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا
تھا کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے۔

”لیکن ظاہر تو گزشتہ تین روز سے چھٹی پر گیا ہوا ہے
کے کسی عزیز کی شادی تھی اور اس کے والد کی شرکت اس میں
ضروری تھی لیکن اس کے والد بیمار ہیں اس لئے ان کی جگہ اسے
جانا پڑا اور ابھی اس کی چھٹی ختم ہونے میں دو روز باقی ہیں۔“
عمران کا لہجہ پہلے کی طرح انتہائی سنجیدہ تھا۔

”مم۔ مگر پاس وہ ظاہر صاحب ہی تھے۔ میں اب انہیں
پہچانوں گا۔“ سلیمان کی آنکھیں خوف سے پھیلی گئی
تھیں۔

”اس کا مطلب ہے کہ کل اگر کوئی ظاہر کا میک اپ کرے
آجائے اور کہے کہ عمران کو گولی ماری ہے تو تم اطمینان سے
کاٹوں میں انگلیاں ڈال کر میچے جاؤ گے۔ کیوں؟“
نے پھینکا رتے ہوئے کہا۔

” بات۔ آپ کے متعلق۔ اود ہاں چند عزیزوں سے ملے۔ طاہر نے کہا۔

باتوں کے دوران آپ کا ذکر آگیا تھا، ان میں سے دو تو آپ جانتے تھے پھر آپ کی حرکات، مسکرات اور عادات پر اچھو غامضی لطف بازی جوتی رہی، سلیمان کا بھی ذکر آیا تھا مگر آپ کو کیسے پتہ چلا اور آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ — طاہر کے بچے میں بے پناہ حیرت تھی۔

طاہر نے جواب دیا۔

” وہ دونوں کون تھے اور اس محفل میں کتنے افراد موجود تھے؟ — اچھا۔ اس کا مطلب ہے کسی اور نے یہ گفتگو سن کر یہ حرکت عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوسرا سوال کی ہے۔ — عمران نے کہا، اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی لے لے اندر داخل ہوا اور اس نے پیالی بڑے موزبانہ انداز میں عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

” ان میں سے ایک تو میرا کسم رشتا تھے۔ آپ کے ڈیڈی کے ساتھ رہتے تھے۔ پھر تبدیل ہو کر وزارت خارجہ سے ایج ہو کر غیر ملک سفارت کاری میں چلے گئے تھے، آج کل ریشٹرا میں اور دوسرے الفت حسین تھے، میرے دور کے رشتہ داروں سے ہیں اور یونیورسٹی میں پروفیسر رہے ہیں اور ثریا کو کھڑی کر کے پڑھاتے رہے ہیں، آج کل ایک کالج کے پرنسپل ہیں۔ — طاہر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” جو نہ ٹھیک ہے — میں سمجھ گیا۔ باقی کتنے افراد تھے اس محفل میں؟ — عمران نے اسی طرح سنجیدہ بچے میں پوچھا۔

” چار افراد اور تھے۔ جن میں سے دو تو غیر ملکی مہمان تھے اور دو میرے دور کے عزیز تھے مگر عمران صاحب بات

” اچھا۔ اس کا مطلب ہے کسی اور نے یہ گفتگو سن کر یہ حرکت عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوسرا سوال کی ہے۔ — عمران نے کہا، اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی لے لے اندر داخل ہوا اور اس نے پیالی بڑے موزبانہ انداز میں عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

” اچھا۔ اس کا مطلب ہے کسی اور نے یہ گفتگو سن کر یہ حرکت عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوسرا سوال کی ہے۔ — عمران نے کہا، اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی لے لے اندر داخل ہوا اور اس نے پیالی بڑے موزبانہ انداز میں عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تصویریں۔ مگر آپ نے تو نہیں بتایا کہ آپ کی تصویر
بھی کھینچی گئی ہیں۔ — ظاہر اور زیادہ حیران ہو گیا۔

بھی کھینچی گئی ہیں۔۔۔۔۔ ظاہر اور زیادہ حیران ہو گیا۔
 اور اس کیج ڈرامے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ لازماً اگر
 آنے والے نے پہلے دروازے میں سے کسی زود اثر گیس کے
 ذریعے مجھے بیہوش کر لیا اور پھر یہ ساری کارروائی مکمل کرنے
 کے بعد اس نے عین آخری لمحات میں سیلیمان کو ڈھکائیگ روڑ
 کال کی غرض سے بھجوا دیا، اس کا تو یہی مقصد ہو سکتا ہے کہ
 اس نے کسی خاص مقصد کے تحت یہ ساری کارروائی کی اور میرا
 تصور کھینچ کر وہ واپس چلا گیا۔ ڈرامے کو مزید کامیابی بنانے

الفٹ حسین صاحب۔ ہاں واقعی وہ میری جسامت
 کے ہیں، ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف
 سے ظاہر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اور کے کہہ کر لیسر
 رکھا اور پھر سامنے رکھی پیالی اٹھا کر چائے پینے میں مصروف
 ہو گیا۔ سیلیمان واپس جا چکا تھا۔ عمران کی پیشانی پر شکنوں کا
 جال سا پھیلا ہوا تھا۔ واقعی اسے اس سارے حیرت انگیز ڈرامے
 کا کوئی مقصد سمجھ نہ آ رہا تھا اور چائے پینے کے دوران وہ اس
 مقصد کی تلاش پر ہی غور کر رہا تھا۔

باریلوں میں موجود تمام قصبوں کی نسبتاً سب سے بڑا قصبہ تھا جس لئے وہ دو شالی جا رہے تھے۔

ان غیر جانبداروں کو رابیل کے ساتھ موجود ہونے سے مجھے شک پڑتا ہے کہ رابیل کو کسی بڑے مقصد کی خاطر باقاعدہ اٹھایا گیا ہے۔ — چوہان نے کہا۔

”لیکن یہ مقصد کیا ہو سکتا ہے، رابیل ایک عام سی لڑکی ہے۔ اس کے اس طرح اٹھانے ان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ —“

”جیسے جیسے ہوئے صدیقی نے سر ملاتے ہوئے کہا۔
اب اصل بات کا تو یہ اس صورت میں چل سکتا ہے جب رابیل مل جائے۔“ — سٹیئرنگ پر بیٹھے خاور نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ملادینے۔

”تم نے رابیل کی ماں سے معلوم کیا کہ آخر رابیل ان جڑی بوٹیوں پر کس قسم کی ریسرچ کرتی رہتی تھی؟“ — اس بار لٹمانی نے سوال کیا

”ہنسی۔ میں نے پوچھا نہیں، ویسے مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا اور ریسرچ کیا ہو سکتی ہے، وہی جو عام طور پر بیلو جٹ کرتے رہتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی مخصوص خصوصیات اور ان کا مختلف قسم کی بیماریوں پر اثرات پر ہی ریسرچ ہوتی ہے۔“ — خاور نے جواب دیا، اور لٹمانی نے سر ملادیا۔

چند لمحوں بعد ایک موٹر مڑتے ہی دو شالی قصبے کی حدود شروع ہو گئی، خاصا بڑا قصبہ تھا جس میں زندگی کی تقریباً تمام

جیب غامی تیز رفتاری سے ڈومائی کی پہاڑیوں میں موج پٹکی سی سرخ پر دوڑتی ہوئی ایک چھوٹے سے پہاڑی قصبہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیب کے سٹیئرنگ پر خاور بیٹھا تھا جبکہ اس کے ساتھ ڈرنٹ سیٹ پر چوہان اور عقبی سیٹ پر صدیقی اور لٹمانی موجود تھے۔ خاور نے بیگم فراد خان سے ملاقات کے بعد سب سے پہلے اپنے ان دوستوں سے ملاقات کی اور پھر سارا کیس ان کے سامنے رکھ دیا اور اس کے بعد اس میں یہ طے پایا کہ چونکہ وہ فارغ ہیں اس لئے اس فراغت کا اٹھاتے ہوئے وہ خود ہی رابیل کی برآمدگی کے سلسلے میں مل کر کریں گے اور اس کیلئے ان میں یہی طے پایا تھا کہ چونکہ رابیل آخری بار ڈومائی پہاڑیوں میں دیکھا گیا تھا اس لئے تلاش کا بھی انہی پہاڑیوں سے ہی شروع کیا جائے۔ دو شالی قصبہ

سہولیات موجود تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس قصبے میں غیر ملکی ہم
کافی تعداد میں آکر بٹھرتے تھے۔ ڈوماٹی سیڑیاں انتہائی خوب
ہماڑیوں میں شامل سمجھی جاتی تھیں۔ یہاں قدم قدم پر ایسے نظارے
بکھرتے ہوئے تھے کہ شاید پوری دنیا میں اس سے خوبصورت
لینڈ سکیپ اور کہیں نہ ہو لیکن یہاں چونکہ سیاحوں کے لئے سہولت
نا کافی تھیں اور حکومت نے بھی اس طرف کبھی توجہ نہ کی تھی ا
لئے یہاں سیاحوں کی وہ کثرت تو نہ تھی جو ان علاقوں میں ہوتی
چاہیے تھی لیکن اس کے باوجود یہاں بکھرا ہوا قدرتی حسن سیاح
کو بہر حال اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔ اس لئے سیاحوں کی اچھی خا
قہ دیدہ یہاں آتی جاتی رہتی تھی اور انہی سیاحوں کی آمد رفت کی و
سے ہی اس قصبے نامہر میں ہوٹل، کلب، ریسٹ ہاؤسز، شاپنگ
سنٹر وغیرہ کافی تعداد میں تھے۔ خاور نے جیب یہاں کے ایک جہ
ہوٹل کے کیمپائڈ گیسٹ میں موڑی اور کھوڑی ویرانہ وہ یہاں چار
کمرے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہوٹل کے ڈال میں کہ
کھانے کے بعد وہ بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ اچانک جوا
کو ایک خیال آیا۔ اس نے ایک طرف کھڑے ہوڑے سے ویٹر
اپنی طرف بلایا۔

”سیس سر۔۔۔۔۔ ویٹر نے قریب آکر انتہائی مؤدبا
بیچے میں کہا۔
”یہ میری عزیز و چند غیر ملکی دوستوں کے ساتھ یہاں کی
کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ کیا یہ اسی ہوٹل میں بٹھری ہیں؟“

خاور نے جیب سے رابیل کا فوٹو نکال کر ویٹر کے سامنے کرتے
ہوئے کہا اور ویٹر نے خاور کے ہاتھ سے فوٹو لیا۔ اسے غور سے
دیکھا اور پھر آنکارا میں سر ہلاتے ہوئے فوٹو واپس کر دیا۔
”نہیں جناب۔۔۔ میں نے تو انہیں یہاں نہیں دیکھا اور
جناب اگر غیر ملکی صاحبان ساتھ ہیں تو پھر یہ لازماً گرین کلب
میں بٹھرے ہوں گے۔ غیر ملکی زیادہ تر وہیں بٹھرنے کو ترجیح دیتے
ہیں کیونکہ انہوں نے حکومت سے جوئے اور شراب کا باقاعدہ
لائسنس لے رکھا ہے۔ سنا ہے والا حکومت کے کسی بہت بڑے
افسر کی ملکیت ہے۔ یہ کلب۔ آپ وہاں معلوم کر لیں۔“
ویٹر نے فوٹو واپس دیتے ہوئے کہا اور خاور نے فوٹو تو واپس
جیب میں ڈالا اور سو روپے کا ایک نوٹ نکال کر بوڑھے ویٹر کی
مٹھی میں دیتے ہوئے کہا۔

”کوئی ایسا ذریعہ بتاؤ جس سے میری اس عزیزہ کو بھی علم
نہ ہو سکے کہ میں انہیں تلاش کر رہا ہوں اور ان کا یہ بھی چل
جائے۔ یہ نوٹ تمہارا ہے۔“ خاور نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

”اوہ شکریہ سر، جہاں بھی۔ آپ ایسا کریں کہ گرین کلب
میں میرا چھوٹا بھائی بشیر سپیشل روم کا اسپتاراج ہے۔ اسے رتی
رتی کا حال معلوم رہتا ہے۔ آپ اس سے کہیں کہ تمہارے بڑے بھائی
آغا نے جیسا ہے۔ وہ آپ کی پوری پوری مدد کرے گا جناب؟“
ویٹر نے جلدی سے کہا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال

کر اس نے خاور کے سامنے رکھ دیا۔

انہوں نے ہالی کا جائزہ لے کر یہ دیکھ لیا تھا کہ وہاں رابیل موجود نہ تھا اور نہ ہی رابرٹ کی شکل و صورت کو کوئی آدمی نظر آیا تھا۔
”جی فرمائیے۔“ غیر ملکی کاؤنٹر گرل نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”یہاں کوئی سپیشل روم بھی ہے۔ ہم تو مقامی ہیں، یہ یہاں کھلے عام.....“ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔“ میں سمجھ گئی۔ ”ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں۔“
لوہکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان سے مخاطب ہو گئی۔

”رحمت۔“ انہیں سپیشل روم میں لے جاؤ۔“
لوہکی نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ خاور

اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ بقوتی دیر بعد وہ سڑکیاں اتر کر ایک بڑے سے ڈال میں پہنچ گئے۔ یہ سپیشل روم

تھا۔ وہاں واقعی مقامی افراد کی کثرت تھی لیکن غیر ملکی بھی وہاں نظر آرہے تھے وہاں مشراب کے علاوہ منشیات کا دھواں ہر طرف پھیلا

ہوا تھا اور وہ لوگ سمجھ گئے کہ یہ سپیشل روم مشراب کے علاوہ منشیات کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ چاروں ایک میز کے گرد جا کر بیٹھ گئے۔

”جی صاحب۔“ ایک ادھیڑ عمر ویرٹن نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

”لبیکو جیجو۔“ اس کے وہاں ہیں؟“ خاور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
”اوہ۔“ اچھا صاحب۔“ ویرٹن نے سر ہلاتے ہوئے

”یہ اسے دے دیں۔“ ویرٹن نے کہا اور واپس آ گیا۔ کارڈ اس ہوٹل کا تھا جس کے ایک کونے میں مسرخ رنگ کے دستخط تھے۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کارڈ اٹھایا اور جیب میں ڈال لیا۔

”بڑا جھنگا کارڈ ہے یہ۔“ سو روپے کا ایک؟“
”نہا۔“

”فرہاد خان کی جائیداد بہت وسیع و عریض ہے اس لئے کہ

جھنگا نہیں ہے۔“ چوہان نے فقرہ کہتے ہوئے کہا اور اس بار ان سب کے تہمتوں سے ارو گرد کی میزوں پر بیٹھے ہونے

افراد بھی چوک کر انہیں دیکھنے لگے۔
”بقوتی دیر بعد وہ ہوٹل سے نکل کر پیدل چلتے ہوئے گرین

کلب کی طرف بڑھ گئے۔ شمال کی طرف گرین کلب ایک قدیم عمارت پر مشتمل تھا لیکن عمارت قدیم ہونے کے باوجود طرز تعمیر کے لحاظ

سے شاندار تھی۔ کلب کا ہالی واقعی غیر ملکی سیاحوں سے بھرا ہوا

تھا اور وہاں کھلے عام مشراب استعمال کی جا رہی تھی۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک غیر ملکی لڑکی کھڑی ویرٹن کو مختلف

مشرابیں دینے میں مصروف تھی۔ یہاں کا ماحول دیکھ کر گنگا ہی د تھا کہ یہ پاکدشا کا کلب ہے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے گرین کلب

گرینٹ لینڈ کا ایک حصہ ہو۔
خاور تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے اندر داخل ہوا

میری یہ عزیزہ چند غیر ملکی دوستوں کے ہمراہ یہاں آتی رہی ہے
میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں لیکن مسئلہ
یہ ہے کہ میری اس عزیزہ کو اس کا علم نہ ہو سکے۔
خاور نے سنجیدہ پہلے میں کہا۔

”اوہ۔ یہ مس مریم کا فوٹو ہے جناب۔ مس مریم اپنے
دست مڑا روٹ کے ہمراہ یہاں گرین کلب میں آئی ضرور تھیں
میں پھر جلد ہی واپس چلی گئیں۔ یہ کچھ کھوئی کھوئی سی تھیں۔“
شیر نے جلدی سے جواب دیا۔

”کلب آئی تھیں اور اب کہاں مل سکتی ہیں۔“ خاور
نے پوچھا۔

”جناب شاید ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے لیکن.....“
شیر نے کچھ تذبذب بھرے پہلے میں کہا تو خاور نے جیب میں ہاتھ
ال اور پھر سو روپے والے چار نوٹ نکالی کر اس نے بشیر کے
تھم دے دیئے۔

”جناب پہلے آپ وعدہ کریں کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے
گا۔ اگر بھائی آغا کی سفارش نہ ہو تو میں ہرگز نہ بتانا کیونکہ
م لوگوں سے باقاعدہ حلف لیا جاتا ہے کہ ہم کلب میں آنے والے
میلکوں کے راز فیک آؤٹ نہ کریں گے۔“ بشیر نے مدہم
پہ میں کہا۔

”وعدہ رہا۔ تم بے فکر رہو۔“ خاور نے اہماد جبر
بجے میں جواب دیا۔

کہا اور واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان تیزی سے
ان کی طرف بڑھا اور اس کی شکل دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے کہ وہ
واقعی اس بوڑھے میٹر آغا کا بھائی ہے کیونکہ ان کی شکلیں بالکل
میں بے حد ملتی تھیں۔

”جی صاحب۔ میرا نام بشیر ہے۔“ آنے والے نے
حیرت بھرے پہلے میں کہا۔ وہ ان چاروں کو غور سے دیکھ رہا تھا
خاور نے جیب سے آغا کا دیا ہوا کارڈ نکال کر بشیر کے ہاتھ
دے دیا۔

”اوہ بھائی آغا کا کارڈ۔“ فرمایئے۔“ بشیر نے چوک
کر کہا۔

”کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ہم علیحدگی میں چند باتیں کر سکیں
خاور نے جیب سے سو روپے کا ایک نوٹ نکال کر بشیر کے ہاتھ
میں دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا آئیے۔“ بشیر نے جلدی سے نوٹ لے کر
جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور وہ چاروں اٹھ کھڑے ہوئے۔
بشیر انہیں اپنے ہمراہ لے کر ایک سائینڈ پر بنے ہوئے خالی کمرے
میں لے گیا۔ یہاں بھی ایک میز کے گرد دو صوفے رکھے ہوئے
تھے۔

”جی اب فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“
بشیر نے کہا۔

”بیٹھو اور یہ فوٹو دیکھو۔ یہ میری عزیزہ کا فوٹو ہے۔“

”وہ دارا حکومت کا رہنے والا ہے جناب، پہلے یہاں ویٹر تھا پھر اس نے ویٹر کی دھند چھوڑ دیا اور غیر ملکی سیاحوں کا لائسنس اور خالصان بن گیا۔ ویسے وہ اس کے بعد یہاں دوبارہ نظر نہیں آیا۔“ بشیر نے جواب دیا۔

”اس کا نام اور پتہ؟“ خاور نے پوچھا اور بشیر نے ایک عام ساحلیہ بتا دیا۔ نام اس نے بشارت بتایا اور پھر خاور اور اس کے ساتھی گرین کلب سے نکل کر دوبارہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں آ گئے۔

”بشیر نے صرف ہمیں ہی قوف بنایا ہے؟“ چوہان نے پوچھا۔
”جیسے ہی فیصلہ کن بیٹے میں کہا۔“
”وہ کیسے؟“ خاور نے چونک کر پوچھا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر رابیل اس طرح ان غیر ملکی افراد کے ساتھ کلب میں آتی جاتی رہتی تو یقیناً بیگم فرہاد خان کے آدمی اسے چیک کر لیتے اور دوسری بات یہ کہ اس نے اس بشارت کا وہ حلیہ بتایا ہے جو عام ساحلیہ ہے اور حتمی طور پر کوئی بات بھی نہیں بتائی۔“ چوہان نے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے چوہان کہ بشیر نے صبح بتائیں جاتی ہیں۔ یہ رابرٹ اور اس کے ساتھی کسی خاص چکر میں ملوث ہیں۔ یہیں ہر صورت میں سرخ پیلاڑی والے اس ریسٹ ہاؤس کو چیک کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے ایسے شواہد مل جائیں جس

”جناب۔ رابرٹ اپنے دو غیر ملکی ساتھیوں ہو سکر اور اسکاتلینڈ کے ساتھ کوریا قبضے سے چالیس میل مشرق کی طرف سرخ پیلاڑی کے دامن میں بنے ہوئے ایک پرانے ریسٹ ہاؤس میں رہ رہے تھے۔ مس مرم بھی ان کے ساتھ کبھی کبھی یہاں آتی رہی ہیں۔ وہ ہفتے بھر کا نقلی راکشن میرے ذریعے وہاں منگواتے تھے اور ان سے خاصا فائدہ ہوتا رہا ہے لیکن دو روز پہلے جب میرا آدمی وہاں پہنچا تو وہاں صرف اسکات صاحب موجود تھے اور انہوں نے میرے آدمی سے کہا کہ ان کا کام ختم ہو گیا ہے اور وہ اب واپس اپنے وطن جہاز ہے۔ میں اس لئے اب آئندہ پہلا کی ضرورت نہ رہی ہے۔ انہوں نے وہ پہلا بھی واپس کر دی ساتھ ہی میرے آدمی کو خاصی بڑی رقم انعام کے طور پر بھی دے دی۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ وہاں موجود ہیں یا چلا گئے ہیں۔“ بشیر نے جواب دیا۔

”ان کا وطن کونسا ہے؟“ خاور نے پوچھا۔
”معلوم نہیں جناب۔ میں نے پوچھا نہیں ہے۔ میرے ایک دوست کی معرفت وہ مجھ سے ملے تھے اور اس دوست کے ذریعے ہی یہ پہلائی کا کام شروع ہوا تھا۔ میرا وہ دوست بھی ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ان کا خالصان تھا۔“ بشیر نے جواب دیا۔

”وہ تمہارا دوست اب کہاں ہو گا؟“ خاور نے پوچھا۔

سے آگے کے لئے کوئی کلیہ حاصل ہو جائے۔ ————— صدر

نے کہا۔
چیک کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ظاہر ہے ہم
تلاش کے بغیر تو واپس جا نہیں سکتے۔ ————— چوہان نے
جواب دیا۔

چنانچہ ان کے درمیان یہ بات طے ہو گئی کہ کل صبح وہ
پر اس سرخ بہاڑی کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ اس میں
کے بعد وہ آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے کمرے کی طرف
گئے۔

راہیل ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک آرام کرسی پر
نیم دراز تھی۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چہرہ اس طرح
سپاٹ تھا جیسے پتھر کا بنا ہوا ہو۔ اس کے دونوں بازو کرسی کے
بازوؤں پر چمڑے کے تسموں سے بندھے ہوئے تھے۔ اس سے
چار فٹ کے فاصلے پر دیوار پر ایک بڑے سائز کی تصویر
جس کا نظر آرہی تھی اور اس تصویر کی پشت پر اس طرح
روشنی کی گئی تھی کہ جیسے ایک سرے چیک کرنے کے لئے اس کے
عقب میں روشنی کی جاتی ہے۔ اس مذموم روشنی کی وجہ سے تصویر
کے ضد و خال جا ہزار سے محسوس ہو رہے تھے۔ یہ تصویر ایک ایسے
نوجوان کی تھی جس کے جسم پر شب خرابی کا زنا نہ لباس تھا اور
چہرے پر بھی خالص لیڈر میک اپ کیا گیا تھا۔ اس نوجوان کی
آنکھیں بند تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے وہ سویا ہوا ہو۔ راہیل کی

اوپر کی طرف کر دیا۔ مشین ساکت ہو گئی۔

”کچھ کامیابی ہوئی پرو فیئر اسکاٹ۔“ ایک لمبے لمبے
غیر ملکی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں کچھ ہوئی تو ہے۔ بہر حال رابیل کو اٹھا کر دوسرے
کمرے میں بستر پر لیٹی دو۔ پھر چیک کر لیتے ہیں؟“ — اس
غیر ملکی نے جو مشین آپریٹ کر رہا تھا دیکھے جیسے اسے جواب دیتے
ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اُگے بڑھ کر رابیل کے سر پر موجود
شقاف نیٹے کا کنٹوپ ہٹانا شروع کر دیا۔

”رابرٹ — رابیل کو اٹھا کر لے جاؤ۔“ — اس لمبے
ترانے کے غیر ملکی نے ساتھ کھڑے ایک خوب رو فوجوان سے مخاطب
جو کر کہا۔

”کیس باس؟“ — اس فوجوان نے کہا اور تیزی سے
رابیل کی طرف بڑھ گیا۔ پرو فیئر نے کنٹوپ ہٹانے کے بعد رابیل
کے بازو بھی چڑھے کے اتھروں سے آزاد کر دیئے۔ رابیل کی آنکھیں
بند ہو چکی تھیں اور جسم کرسی پر ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ وہ بیہوش تھی
یا پھر بے سندھ ہو چکی تھی۔ رابرٹ نے اُگے بڑھ کر اسے کھینچ
کر اپنے کاندھے پر لٹا دیا اور پھر مددگاروں کے بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

پرو فیئر اسکاٹ نے اب مشین کے مختلف ٹین دبانے شروع
کر دیئے۔ دوسرے لمبے مشین کے درمیان موجود ایک سکین
جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر بڑی ترچھی لہریں سی مسل

نظریں اس تصویر میں موجود فوجوان کے چہرے پر اس طرح
ہوئی تھیں کہ جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ رابیل
پلیکس جس نہ جھپکا رہی تھی۔ رابیل کے سر پر ایک شفاف شے
کا کنٹوپ چڑھا ہوا تھا جس میں کچھ شہار رنگ بڑی تاریکی
کر سائیڈ پر موجود ایک اور لمبے مشین کے اندر غائب ہو رہی تھی
مشین چل رہی تھی اور اس پر موجود بے شمار ڈانکوں کی سوسپلا
آہستہ آہستہ مختلف سمتوں میں حرکت کر رہی تھیں۔ مشین کے ساتھ
ایک غیر ملکی کھڑا تھا۔ اس غیر ملکی کی نظریں مسلسل اس مشین پر
ہوئی تھیں اور وہ وقفے وقفے سے اس کی مختلف نالیوں کو قطع
انداز میں حرکت دے رہا تھا جس سے کبھی مشین سے نکلنے والے
گوچر ہکی جو جاتی اور کبھی تیز ہو جاتی۔

کمرے میں موجود روشنی لمبے مدد چکی تھی اور ایک طرف دروازے
کے ساتھ دو غیر ملکی مجسموں کی طرح خاموش کھڑے ہونے لگے
ان تینوں کی نظریں رابیل پر جمی ہوئی تھیں۔ کمرے میں سوائے
مشین کی گونج کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ کچھ
بعد رابیل کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا اور مشین کے ساتھ
کھڑے ہوئے آدمی نے تیزی سے مشین کا ایک ٹین دبا دیا۔ مشین
میں سے نکلنے والی گونج تیز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی رابیل
کے جسم کو گٹنے والے جھٹکے بھی تیز ہوتے گئے۔ کچھ دیر بعد کھنکھ
رابیل کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ڈھیلہ ہو گیا۔ اور مشین
ساتھ کھڑے ہوئے غیر ملکی نے جلدی سے مشین کا ایک بیسٹ

دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
 "تو پھر اب کیا کیا جائے؟" — ہو مرنے اچھے ہوئے

بچے میں کہا۔
 "آؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں، ہمیں نئے سرے سے کوئی منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔" — پروفیسر اسکاٹ نے کہا اور چہرہ اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں داخل ہوئے اور وہاں سے نکل کر وہ ایک اور دروازے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں کرسیاں اور درمیان میں ایک میز موجود تھی۔ وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے رابرٹ بھی اندر داخل ہوا۔

"دروازہ بند کر دو رابرٹ؟" — ہو مرنے کہا اور رابرٹ نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر ان کی طرف بڑھنے لگا۔
 "کیا بات ہے؟" — آپ کے چہرہ پر بالواسی موجود ہے، رابرٹ نے ایک کرسی گھسٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے ہدو مراہ پروفیسر اسکاٹ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مسئلہ حل نہیں ہو رہا رابرٹ۔" — اس قدر کوشش کے باوجود بقول پروفیسر صرف دس فیصد کامیابی ہوئی ہے اور ہمیں سو فیصد کامیابی چاہیے۔" — ہو مرنے ہونٹ چٹپٹے ہوئے کہا۔

"مڑ ہو مرنے" — کامیابی تو جو جائے گی لیکن جس رفتار سے کامیابی ہو رہی ہے اس رفتار سے تو کامیابی کو کم از کم ایک

دور سے لگیں۔ کافی دیر تک اسی طرح کی اڑتی تریجی ہمیں سیکر پر دوڑتی رہیں پھر ایک جھماکے سے سکین پر تیز روشنی پھیل گئی۔ پھر روشنی ڈراسی مدھم ہوئی تو سکین پر چار نقطے منظر جگہوں پر تیزی سے اوپر اوپر دوڑتے نظر آئے گئے۔ لمحہ لمحہ ان نقطوں کی حرکت تیز ہوتی گئی اور ایک منٹ وہ چاروں نقطہ آپس میں مل کر ایک نقطے کی شکل اختیار کر گئے۔ اس کے بعد نقطہ تیزی سے پھیلتا ہوا پوری سکین پر چھا گیا۔ پھر اس نقطہ کے بطن سے ایک سرخ رنگ کی لکیر سی برآمد ہوئی۔ وہ چند لمحوں تک وہیں باقی رہی اس طرح حرکت کرتی رہی جیسے اس کا توازن بگڑ گیا ہو، پھر ایک منٹ سکین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی اور پروفیسر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیے۔
 "کیا رزلٹ رہا پروفیسر؟" — اس لمحے رابرٹ کے سے تیز گانے نے پروفیسر اسکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف دس فیصد کامیابی ہوئی ہے مڑ ہو مرنے" — اس عورت کے ذہن میں بے پناہ پیچیدگیاں موجود ہیں؟ — پروفیسر اسکاٹ نے قدرے نالوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوه۔" — اس طرح تو اصل مشن کے لئے بہت سا وقت چاہیے ہو مرنے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں" بچے اندازہ ہی نہ تھا کہ اس کے ذہن میں اس قدر گہری پیچیدگیاں موجود ہیں۔" — پروفیسر اسکاٹ نے واپس

اس عورت کا ذہن میری توقع سے کہیں زیادہ چھپیدہ نکلا ہے۔
 پروفیسر اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "تو پھر اب بتاؤ کیا کریں۔ ایک سال تک ہم خاموش
 بیٹھے رہیں۔ نہیں پروفیسر ہمیں فوراً اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔
 ہم مزید زیادہ دیر تک انتظار نہیں کر سکتے ورنہ چیف ہاس نہیں
 ہی گولیوں سے اڑا دے گا۔ اس کا کوئی حل نکالو۔ کوئی حل!"
 جوہر نے تیز بولے میں کہا۔
 "ایک حل ہے تو سہی لیکن تم دیا کرنے کے لئے تیار نہیں
 ہو۔" پروفیسر اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "کس حل کی بات کر رہے ہو؟" جوہر نے چونک کر پوچھا۔

"ڈائریکٹ میتھڈ کی۔ اگر عمران کسی طرح اعزاء ہو کر ہاں
 آجائے تو میں زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر مشن مکمل کر لوں
 گا۔" پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔
 "نہیں۔ عمران کو اگر معمولی سی جینٹ بھی پڑ گئی تو پھر مشن
 تو ایک طرف ہم بھی اس کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ ہیڈ
 کوارٹر نے ہمیں اس مسئلے میں انتہائی سخت ہدایات دی ہیں۔
 اس چیز سے بچنے کے لئے تو ہم نے اس کی اس تسواری قصور
 کا چکر چلایا تھا ورنہ جس طرح ہم نے اس کی یہ تصویر بنوائی
 ہے اسے اعزاء بھی کیا جاسکتا تھا۔" جوہر نے جواب
 دیا۔

سال بگ جائے گا کیونکہ زبرد آہریشن کے بعد رابیل کا اپنا دھڑ
 ایک ہفتے تک اس قابل نہ ہوگا کہ اسے مزید آپریشن کیا جائے۔
 مجھے دراصل یہ توقع نہ تھی۔ رابیل کے ذہن میں اس قدر گہری نفسیاتی
 پیچیدگیاں موجود ہوں گی۔ پہلے تجزیے میں یہ یہ پیچیدگیاں سامنے نہ
 آئی تھیں اور ابھی نہ سکتی تھیں۔ وہ عام سائنس پر نہ تھا لیکن
 اب اس مشین کا رزلٹ بتا رہا ہے کہ اس کے ذہن میں جیسے ہر
 گہری پیچیدگیاں موجود ہیں۔ ورنہ آج مجھے یقین تھا کہ ہم سو فیصد
 کامیابی حاصل کر لیں گے۔ مگر نہیں!۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ
 نے قدرے مالتوس بولے میں کہا۔

"دیکھو پروفیسر۔ ہم نے اب تک اس مشن میں بہت وقت
 بھی لگایا ہے اور پیسہ بھی خرچ کیا ہے۔ اس عمران کا اس قسم کا
 فوٹو حاصل کرنے کے لئے ہمیں آٹھ لاکھ روپے خرچ کرنے پڑے
 ہیں۔ پھر رابیل کو یہاں لے آئے، اسے مخصوص خوراک دیتے اور
 اس کے ذہن کو مکمل کنٹرول کرنے میں بھی لاکھوں روپے خرچ
 ہو چکے ہیں اور ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اگر اس سارے
 اخراجات اور بھاگ دوڑ کا نتیجہ دس فیصد نکلا ہے تو اس کا مطلب
 ہے، تمہارا ایم پی فارمولہ قطعی طور پر ناکام ہے۔" جوہر
 کا بوجھ خاصا سخت تھا۔

"مگر جوہر۔ تمہارے معاہدہ کرنے سے پہلے میرے
 اس فارمولے کو تین بار ٹیسٹ کیا تھا اور ہر بار کامیابی سو فیصد
 تھی اس لئے میرا فارمولہ غلط نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ

”ہائس۔ ویسے ہیڈ کوارٹر کی یہ ہدایات میری تو سمجھ میں نہیں آئیں۔ خواہ مخواہ اتنا لہبا پر دس س اختیار کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ ہم اسے یہاں اٹھا لیں اور پروفیسر اسکاٹ اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں۔ ہیڈ کوارٹر تو مشن چاہیے خواہ کسی طرح بھی ہو۔“ رابرٹ نے کہا۔

”ہائس رابرٹ۔ ہیڈ کوارٹر نے مجھے اس معاملے میں انتہائی سختی سے ہدایات دی ہیں۔ اس لئے اس بات کو ذہن سے نکال دو اور کوئی تجویز سوچو۔“ ہومر نے فیصلہ کر لیا ہے میں کہا۔

”پروفیسر۔ میں کافی عرصے سے تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر تم نے اس عمران کی یہ لسنوائی تصویر کیوں بنوائی اس کی عام تصویر سے مقصد مل نہ ہو سکتا تھا۔“ رابرٹ نے کہا اور پروفیسر مسکرایا۔

”میں ہومر کو تفصیل پہلے بتا چکا ہوں۔ بہر حال تمہیں بھی بتا دیتا ہوں لیکن چونکہ سائنس اور نفسیاتی اصطلاح میں تمہاری سمجھ میں نہ آسکیں گی اس لئے عام الفاظ میں بتا دیتا ہوں۔ رابرٹ ایک مشرقی لڑکا ہے۔ میں نے پہلے اس کے ذہن کا تفصیلی تجزیہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ اس کے ذہن میں کچھ نفسیاتی گڑبہیں مردوں کے خلاف موجود ہیں اس لئے وہ عام حالات میں تو مردوں سے نارمل انداز میں ٹریٹ کرتی ہے لیکن جب اس پر

نفسیاتی دورہ پڑتا ہے تو پھر وہ مردوں سے بری طرح بیزار ہو جاتی ہے اس لئے اگر ہم اس کے سامنے کسی مرد کی تصویر پیش کر مشن مکمل کرنے کی کوشش کرتے تو اس کا ذہن کبھی بھی سے قبول نہ کرتا۔ اس طرح ہمارا مشن ناکام ہو جاتا اس لئے میں نے اس عمران کی وہ تصویر حاصل کی جس میں وہ بظاہر عورت ہی نظر آئے۔ اس کے چہرے پر میک اپ بھی عورتوں جیسا ہی ہے چنانچہ رابرٹ کا ذہن جب اس تصویر کو دیکھتا ہے تو پھر وہ اسے عورت ہی سمجھتا ہے اور اس طرح اس کی وہ نفسیاتی گڑبہیں مشن میں رکاوٹ نہیں بنتیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو شاید یہ دس فیصد کامیابی بھی نہ ہو سکتی۔“ پروفیسر اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلادیا۔

”پروفیسر اسکاٹ۔ ان کہانیوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں کوئی ترکیب سوچنی چاہیے یا پھر میں ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دوں کہ ہمارا مشن ناکام ہو چکا ہے اور تم جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ میں تم اور رابرٹ جینوں دوسرا سائنس دان لے سکیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کی فکرت میں ناکامی کا مطلب موت ہی سمجھا ہوا ہے۔ دوسرا کوئی مطلب ہی نہیں ہے۔“ ہومر نے کراہت لہجے میں کہا۔

”ہائس۔ آخر اس مشن سے ہیڈ کوارٹر کو کیا فائدہ ہوگا۔ میری تو سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آتی۔“ رابرٹ نے کہا۔

ایکھائے اسے بیڈ کوارٹر کا ایجنٹ بنایا جائے گا تاکہ اس کے
 ن سے جمع معنوں میں بیڈ کوارٹر نافذ اٹھاسکے۔ بیڈ کوارٹر
 فیصلہ کر لیا ہے کہ عمران کو پارسے ایشیا کے لئے ایک تھنڈر
 سپر ایجنٹ بنا دیا جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو جیک تھنڈر کی یہ
 ت بڑی کامیابی ہوگی لیکن علی عمران کا ذہن مجرم تھنڈروں کے
 اف کام کرتا ہے اس کے حق میں نہیں اور وہ بے پناہ محب وطن
 ہے۔ اس لئے اس کے ذہن کو بدن انتہائی ضروری ہے۔
 ن کے لئے بیڈ کوارٹر نے منصوبہ بندی کی ہے۔ رابیل ایک
 جوان اور خوبصورت لڑکی ہے، یہ ہے بھی پاکستانی۔ اس نے
 با بین الاقوامی سائنسی رسالے میں ایک مضمون لکھا تھا جس میں
 ن نے پاکستان کے کسی جنگل میں پائی جانے والی، چڑی بوٹی
 ر لیرج کر کے اس کی حیرت انگیز خصوصیت دریافت کی تھی۔
 ن بوٹی کا نام جانے لگا ہے۔ اس کی حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے
 اگر اس بوٹی کے جوہر کو کوئی عورت چالیس روز تک لگا کر لے
 اس کے جسم سے ایسی خوشبو نکلتی ہے جو عام طور پر تو
 عورتوں ہی نہیں ہوتی لیکن اگر اس خوشبو میں ایسا ہوا کوئی کچرا مرد
 مونگھے لے تو پھر اس مرد کو اس عورت کی خوشبو میں دوڑے
 اٹنے لگ جاتی ہے اور اس کے بعد اس مرد کا ذہن خود بخود اس
 خوشبو دار عورت کے ذہن کے تابع ہو جاتا ہے۔ ایسا تابع کہ وہ
 مرد اس عورت کا مکمل طور پر ذہنی غلام ہو جاتا ہے اور اس کے
 اشاروں پر وہ دنیا کا ہر کام کرنے پر تیار ہو جاتا ہے جو عام حالات

تو تمہارے خیال میں بیڈ کوارٹر میں احمق بیٹھے ہوسکتے
 اس مشن پر خواہ مخواہ لاکھوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔
 جو مرنے غصیلے ہلچے میں کہا۔
 "مم۔ مم میرا یہ مطلب نہیں ہے باس۔" — رابرٹ
 بڑی طرح ہنسے ہوئے بچے میں کہا۔
 "سنو رابرٹ — اٹھدہ بیڈ کوارٹر کے کسی اقدام کے بارے
 میں سوالیہ بیچے میں بات نہ کرنا۔ بیڈ کوارٹر کو اس علی عمران
 کا کافی نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا ایک تیز طرار ایجنٹ ٹروین
 عمران کی وجہ سے ہیکار ہو گیا ہے اور نہ صرف ہیکار ہو گیا ہے
 بلکہ وہ اب بیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہا ہے۔ بیڈ کوارٹر سنا
 اس کی موت کے ارڈر جاری کر دیئے ہیں اور بیڈ کوارٹر کے اپنے
 سرگرمی سے اسے تلاش کر رہے ہیں۔ وہ جلد ہی مارا جائے گا یا کہ
 ٹروین کی وجہ سے بیڈ کوارٹر اس عمران کے متعلق سنجیدگی
 سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے اور پھر بیڈ کوارٹر نے پوری دنیا میں
 موجود اپنے ایجنٹس سے عمران کے متعلق تفصیلات اور دیگر
 طلب کیا اور اس ریکارڈ کی چھان بین کے بعد بیڈ کوارٹر
 بڑے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ عمران جو کہ ہزار اٹھائیس رکھتا
 اور انتہائی طاقتور ذہن۔ اور آج تک اسے مارنے کے لئے جس
 بھی براہ راست حملے کئے گئے ہیں سب ناکام ہو گئے ہیں۔ اس
 لئے بیڈ کوارٹر کے بڑوں نے عمران کے لئے ایک بالکل نئی
 منصوبہ بند کیا ہے۔ اس منصوبہ بندی کے تحت عمران کو مارنے

میں وہ کبھی نہیں کر سکتا لیکن مکمل ذہنی غلامی کے لئے یہ ضرور ہے کہ اس عورت کا ذہن بھی اس مرد کو سو فیصد مالدوسید بنا کر قبول کر لے۔ عمران کے کردار کی یہ خصوصیت مشہور ہے وہ عورتوں کے معاملے میں قطعی پتھر واقع ہوا ہے۔ وہ زبانی ذہن پر تو جو کہتا رہے لیکن عورت کبھی اس کے ذہن اور اعصاب سوار نہیں ہو سکتی اور چونکہ عمران انتہائی محب وطن آدمی ہے اس لئے ظاہر ہے اس کا ذہن کسی غیر ملکی لڑکی کی غلامی نظریہ طور پر قبول نہیں کرے گا چاہے جانکا بوٹی ہی کیوں نہ آستہ کی جائے۔ چنانچہ ہیڈ کوادرٹ نے اس مضمون کے ساتھ رابیل شائع شدہ نوٹ دیکھ کر یہ پروگرام بنایا کہ عمران کو ذہنی غلام بنائے اس لئے رابیل کو ہی استعمال کیا جائے۔ چنانچہ ہیڈ کوادرٹ نے رابرٹ کے ذریعے اس کا ذہنی تجربہ کرایا جو کہ رابرٹ نے ایک مٹین کے ذریعے رابیل کی ذاتی لیبارٹری میں حاصل کر کے ہم تک پہنچایا۔ اس ذہنی تجربے سے یہ بات سامنے آئی کہ رابیل کے ذہن میں مردوں کے خلاف نفسیاتی گڑبگ موجود ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی اس لئے پروفیسر اسکاٹ کی مدد حاصل کی گئی۔ پروفیسر اسکاٹ کے ذمے یہ مشن ہے کہ وہ رابیل کے ذہن کو عمران سے سو فیصد مالدوسید ہونے کے لئے اپنا مشہور ایم ٹی فارمولہ استعمال کرے۔ اس فارمولے کے تحت کسی بھی عورت کے ذہن سے نکلنے والی مخصوص ریز کو جب کسی بھی مرد کی تصاویر یا براہ راست مرد پر مرکوز کر دیا جائے تو پھر وہ عورت اس مرد

سے اس طرح مالدوسید ہو جاتی ہے جیسے کوئی سدھایا ہوا جانور اپنے مالک سے مالدوسید ہوتا ہے۔ ہیڈ کوادرٹ چونکہ عمران کو اس مشن کی جنگ نہ ڈالنے دینا چاہتا تھا اس لئے یہ طے ہوا کہ عمران کی تصویر پر پروفیسر اپنا عمل مکمل کرے۔ اس کی تکمیل کے لئے مجھے ور پروفیسر کو یہاں خاص طور پر بھیجا گیا۔ رابرٹ رابیل کو لے کر باری مخصوص پناہ گاہ میں آیا جہاں پروفیسر نے اپنے طور پر اس کا ذہنی تجربہ کیا تو پروفیسر نے کہا کہ اگر عمران کا عام نوٹ سامنے رکھا گیا تو رابیل کبھی عمران سے مالدوسید نہ ہو سکے گی اس لئے عمران کا زمانہ یکے - پاپ والا نوٹ چاہیے۔ میں یہاں جس غیر ملکی دوست کا مہمان تھا وہ مجھے ایک شادی میں لے گیا۔ وہاں عمران اور اس کی لاکر چھڑ گیا۔ ذکر کرنے والا ایک مقامی کالج کا پرنسپل تھا۔ اس نے کسی لاکر کا ذکر کیا جو عمران سے بے حد کلوز تھا۔ میں اس ظاہر کو دھونے کے لئے اس سے ملتا تو میں نے دیکھا کہ وہ بالکل میرے ہی قد و قامت اور جسامت کا تھا۔ میں چونکہ یہاں کی مقامی زبان بالکل مقامی بھجے میں بولی سکتا تھا اس لئے میں نے چند گھنٹے پرنسپل کے اس ظاہر کا لب و لہجہ اور انداز مکمل طور پر نقل کر لیا۔ اس کے بعد میں عمران کے فلیٹ میں اسی ظاہر کے میک اپ میں اس وقت جا پہنچا جب عمران اپنے ہیڈ روم میں سویا ہوا تھا۔ بال اس کی باورچی سیفان موجود تھا جس نے مجھے دیکھتے ہی لسا روپہ اپنا یا کہ میں سمجھ گیا کہ وہ اس ظاہر سے بہت زیادہ افسوس بھی ہے اور اس کی بات مانتا بھی ہے۔ میں نے اُسے چکر

ہاں بالکل یہی بات ہے۔ — ہومر نے سر ہلاتے

ہوتے کہا۔
 "اوپر بڑی چھید، منصوبہ بندی کی گئی ہے، اس عمران کی خاطر اس کا مطلب ہے بیڈ کو آرٹر کے نزدیک اس کی بہت اہمیت ہے، ڈارٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ہومر نے اس بار کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اشارت میں سر ہلادیا۔

"مشر ہومر — تمہاری باتوں کے دوران میں ایک پوائنٹ مہمیا رہا ہوں، میرا خیال ہے اس پوائنٹ پر بیڈ کو آرٹر کو بھی کوئی اعتراض نہ ہو گا اور کام بھی آسانی سے ہو جائے گا۔" — پروفیسر اسکاٹ اپنا نمک بولی پڑا۔ وہ اب تک بالکل خاموش بیٹھا رہا تھا۔
 "کیسا پوائنٹ — تفصیل سے بتاؤ؟" — ہومر نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا سکتا ہوں اور اس رابیل کو مرد — صرف عورت حالی پلٹ جائے گی، باقی ویسا ہی رہے گا۔" — پروفیسر اسکاٹ نے کہا تو ہومر اور ڈارٹ دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیا مطلب — عمران کو ذہنی طور پر عورت اور رابیل کو مرد، کیا مطلب — میں سمجھا نہیں؟" — ہومر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سنو — ہر مرد اور عورت کے ذہنوں میں ایسے فلیٹات قدرتی طور پر موجود ہوتے ہیں جو اسے ذہنی طور پر مرد یا عورت سمجھنے

دیتا اور عمران کو یہ کوشش کر کے میں نے اس کے کمرے کا بدلہ، اس کے جسم پر زمانہ لباس پہنایا، چہرے پر میک اپ اور پھر اس سیدان کو دوسری طرف بھیج کر میں نے اس پر لوہا راند کھیرے سے تصویریں بنائیں اور اسے ایک کہانی سنوائی اس آگیا تاکہ عمران کو اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکے اور وہ طور پر ابھرا رہے۔ یہ فوٹو پروفیسر کے حوالے کر دیا گیا اور پروفیسر نے اس فوٹو کے ذریعے رابیل کے ذہن پر تجربات شروع کر دیے لیکن اب پروفیسر کہہ رہا ہے کہ مکمل کامیابی کے لئے ایک رابیل چاہیے۔ رابیل کا ذہن اس حد تک اس عمران سے مانوس ہو پارہا جس حد تک ہم چاہتے ہیں؟ — ہومر نے پروفیسر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا اور ڈارٹ کی آنکھیں پھاڑنے سے یہ حیرت انگیز کہانی سن رہا۔

"اوپر اب میں سمجھا کہ بیڈ کو آرٹر کا کیا مقصد ہے، وہ رابیل کے ذہن کو عمران سے مانوس کر کے رابیل کو جانگ خوشبود عورت بنا کر اس کا کپڑا عمران کو تنگ کیا جائے گا تو عمران کے پیچھے کتے کی طرح ڈوم بلانا شروع کر دے گا اور پھر عمران کی شادی کر دی جائے گی اور رابیل کا ذہن بیڈ کو آرٹر اپنے کنٹرول میں لے کر اس طرح بلا واسطہ طور پر عمران کا ذہن کنٹرول میں لے لے گا اور پھر عمران بلیک ہنڈر کا ہمیشہ کے لئے غلام بن جائے گا، یہی بات ہے نا؟" — ڈارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہیں۔ میں جو طریقہ استعمال کروں گا اس سے اس کا علاج کبھی نہ ہو سکے گا اور یہ عمران جب تک زندہ رہے گا اپنے آپ کو عورت ہی سمجھتا رہے گا؟ — پر و فیسا اسکاٹ نے کہا:

"تو تمہارا مطلب ہے پر و فیسا اسکاٹ — رابیل کو مرد بنا دیا جائے اور عمران کو عورت اور پھر عمران کو پیڑ کر اے جانے لگا خوشبودار بنا دیا جائے جبکہ جانگہ خوشبودار کیڑا رابیل کو دسے دیا جائے؟ — ہومرنے سوچنے کے سے انداز میں کہا:

"ہاں — ایسا ہو سکتا ہے؟ — ڈاکٹر اسکاٹ نے کہا:

"کیا تم صرف عمران کی تصویر کی مدد سے ایسا کر دو گے؟ — ہومرنے پوچھا:

میں پوری طرح مدد کرتے ہیں۔ اگر ان غلیات کی ہیئت تبدیل کر جائے تو پھر وہ مرد جسمانی طور پر مرد ہونے کے باوجود ذہنی طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھے گا اور وہ اپنے آپ کو بالکل عورت کی طرح ہی ٹریٹ کرے گا۔ اس طرح اگر عورت کے ان غلیات کی ہیئت تبدیل کر دی جائے تو وہ اپنے آپ کو عورت ہونے کے باوجود مرد سمجھے گی اور اپنے آپ کو مرد کے طرح ہی ٹریٹ کرے گی۔

اس لئے لازمًا اخبارات میں یا سائنسی مضامین میں کہیں ایسے نفسیاتی کسبہ کی رپورٹیں ضرور پڑھیں جو کہ کوئی آدمی یا عورت اچانک اپنے آپ کو کتا یا اسی طرح کا کوئی جانور سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر ان کی سبب حرکات اس جانور جیسی ہو جاتی ہیں حالانکہ وہ جانور نہیں ہوتے صرف ذہنی طور پر اپنے آپ کو ایسا سمجھنے لگتے ہیں۔

پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

اٹھ کھڑا ہوا۔

رابرٹ اور پرو فیئر اسکاٹ وہیں بیٹھے رہے جبکہ جوہر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا پھر اس کی واپسی نظر آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

”ہیڈ کوارٹر نے اس نئے پلان کی منظوری دے دی ہے۔“
جوہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ گڈ سٹو!“ — پرو فیئر اسکاٹ کے چہرے پر بھی مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ناکامی کی صورت میں اس کی موت یقینی تھی اور بہر حال اس کا ہیڈ کوارٹر ناکام ہو چکا تھا۔ نئے پلان کی منظوری کا مطلب تھا: پتھلی ناکامی پر اب اسے سزا دی جا سکے گی۔

”ہیڈ کوارٹر کو جب میں نے تمہارے اس تجربے کی تفصیل رپورٹ دی تو پہلے تو ہیڈ کوارٹر نے اسے ناکامی سے گردانا لیکن پھر جب میں نے تمہاری بتائی ہوئی نفسیاتی رکاوٹوں کی تفصیل بتائی تو انہوں نے اپنا خیال اس سے بدل دیا۔“
بہر حال ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد جب میں نے تمہارا نیا پلان انہیں بتایا تو وہ اس پلان پر رضامند ہو گئے لیکن اب یہ رابلی وال قصہ ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ اب معاملہ براہ راست ہو گیا ہے کہ ہم عمران کو اغوا کریں اور پرو فیئر اسکاٹ اس کا ذہن تبدیل کر دے۔ اس کے بعد ہمارا مشن ختم کیونکہ ہیڈ عمران اس قدر خطرناک نہیں رہے گا جس قدر وہ مرد عمران

ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس کی ساری تیزی طاری سوچنے کا انداز سب کچھ بدل جائے گا چنانچہ ایک لمبا سے وہ مکمل طور پر بیکار ہو کر رہ جائے گا پھر وہ بلیک تھنڈر کے لئے بھی کسی کام کا نہ رہے گا اور نہ ہی پاکیسٹین سیکرٹ سروس کے لئے بلکہ اسکی اہمیت ہی سرے سے زور ہو کر رہ جائے گی۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر کے مطابق عمران بلیک تھنڈر کا ایکٹ تو نہ بن سکے گا لیکن بہر حال بلیک تھنڈر کے نزدیک یہی بہت بڑی کامیابی ہوگی کہ ایک بڑا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔“ — جوہر نے کہا۔

”اگر یہ بات سب سے باس تو پھر کیوں نہ اس کا ذہن بدلنے کی بجائے اسے ختم کر دیا جائے۔ ظاہر ہے جب ہم اسے اغوا کر لیں گے تو وہ بے بس ہو جائے گا۔ پھر اس اپریشن کرنے کا کیا فائدہ؟ — رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ایک جذباتی فوجوان تھا اس لئے جذباتی انداز میں ہی سوچتا تھا۔“
”تمہاری بات اپنی جگہ پر درست ہے۔ واقعی عمران کو بے بس کر لینے کے بعد اس کا اپریشن کر کے اسے چھوڑ دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ آسانی سے ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے اور میں نے بھی ہیڈ کوارٹر سے یہی بات کی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر ایک اور انداز سے سوچ رہا ہے۔ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتے ہیں کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بن جانے کے بعد اس کا ذہن کس انداز میں کام کرتا ہے اور کیا وہ پہلے جیسا ہی عمران رہے گا یا بے کار

ہو جائے گا۔ ہیڈ کوارٹر واصل اس عمران کی صلاحیتوں سے
بلے پناہ مرحوب ہو چکا ہے اس لئے وہ اسے ممکن طور پر ضائع نہیں
کرنا چاہتا۔ وہ اسے مزید چیک کرنا چاہتا ہے کہ اگر اس کے
باوجود عمران کا رآمد رہتا ہے تو پھر رابیل والہ طریقہ دوبارہ آؤ
کہ اس عمران کو بلیک تنڈر کا مطیع بنا دیا جائے اور اس کی
صلاحیتوں سے بلیک تنڈر بھرپور فائدے اٹھائے اور اگر وہ
بیکار ہو جائے گا تو پھر عمران کو مارنا یا نہ مارنا ایک برابر ہو جائے
گا۔ ہو مرنے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے ہیڈ کوارٹر ہر صورت میں اس عمران کو اپنا
مطیع دیکھنا چاہتا ہے۔ کمال ہے ایک آدمی کے لئے اس قدر
بلے چینی۔ کیا اسے دولت کا لالچ دے کر خرید نہیں جاسکتا؟
رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر خریدا جاسکتا ہوتا تو پھر اتنا لمبا چوڑا گورکھ دھندھ پھیل
کی کیا ضرورت تھی؟“ ہو مرنے منہ بناتے ہوئے جواب
دیا۔

”لیکن باس۔ یہ چیکنگ کیسے ہوگی؟“ رابرٹ نے
دوسرا سوال کر دیا۔

”اس کے لئے ہیڈ کوارٹر نے ایک پلان بنایا ہے۔ کوئی
اہم مشن جسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ ہمارے لئے ایک ٹیم
بھیجی جائے گی۔ مشن اس وقت بنایا جائے گا جب ہم عمران کے
آپریشن کی رپورٹ دے دیں گے۔ اگر ہم اس مشن میں کامیاب

ہو گئے تو ہیڈ کوارٹر سمجھ جائے گا کہ عمران بیکار ہو چکا ہے اور
اگر کامیاب نہ ہوئے تو پھر وہ کارآمد رہے گا البتہ ہم ناکام ہونے
کی صورت میں ہلاک کر دیتے جائیں گے۔“ ہو مرنے
پونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

”آدھ باس۔ ایسی صورت میں تو ہر حال میں اس مشن کو
کامیاب کرنا ہوگا۔ چاہے عمران کی صلاحیتیں دبی رہیں یا نہ
رہیں؟“ رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں ظاہر ہے ہم پوری کوشش کریں گے اور ہیڈ کوارٹر ہر
کی صلاحیتوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اس طرح عمران کا
صحیح ٹسٹ بھی ہو جائے گا۔“ ہو مرنے کہا اور رابرٹ
نے سر ہلا دیا۔

”تو اب اس مشن کے سلسلہ میں کیا پلاننگ ہے؟“
پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

”تم یہ اپریشن کہاں اور کس طرح کرنا چاہتے ہو۔ مجھے
تفصیل سے بتاؤ تاکہ میں اس کے مطابق اس عمران کو اخراج کرنے
کا بندوبست کروں؟“ ہو مرنے کہا۔

”یہ تو کہیں بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے یہ کوشش عمران چاہیے
میرے پاس خود ہی آلات موجود ہیں۔ میں صرف دس منٹ لوں
گا۔“ پروفیسر اسکاٹ نے جواب دیا۔

”اور کے اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں بلے جکر میں پڑنے کی
ضرورت نہیں ہے۔ یہ اپریشن عمران کے فیکٹ میں بھی ہو سکتا

لیکن باس۔ میں تو اس کی کوٹھی میں رہا ہوں اس کی ماں اس کا باپ اور اس کے سارے ملازمین مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔
 کوئی فرق نہیں پڑتا رابرٹ۔ ہم اب اپنا یہ میک اپ ختم کر کے اپنی اصل شکلوں میں آجائیں گے کیونکہ اب عمران کے ذہن بدلنے کے بعد ہم نے ہیڈ کوارٹر کا کوئی خاص مشن بھی مکمل کرنا ہے اور اس مشن کے لئے ہمیں مستقل دارالحکومت میں رہنا ہو گا اور ہمارے کاغذات پر ہماری اصل شکلیں ہیں اس طرح ہمیں مکمل تحفظ حاصل رہے گا۔۔۔۔۔ ہو مرنے جواب دیا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

”پھر میرے خیالی میں یہاں سے کوچ کیا جائے۔۔۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ نے کوئی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
 ”ہاں اب ہم نے تیاری کر لی ہے۔ تم آپریشن کا مخصوص سلطان لے لو۔ میں اور رابرٹ اپنا میک اپ ختم کر دیتے ہیں۔ تم اس دوران رابرٹ کے ذہن سے سارے واقعات کھرج دو۔ اس کے بعد ہم یہاں سے سیدھے دارالحکومت پہنچ جائیں گے اور وہاں فوری طور پر عمران اور اس کے فلیٹ کا جائزہ لے کر اپنا مشن مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔۔۔ ہو مرنے انصافی دہانیت دیتے ہوئے کہا۔

باس میرا خیال ہے میں رابرٹ کو لے کر علیحدہ دارالحکومت جاؤں اور آپ دونوں علیحدہ جگہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رابرٹ کی

میں اس کے فلیٹ میں ہو آیا ہوں وہاں اس کا باورچی درودہ اکیللا رہتا ہے۔ ہم تینوں اچانک وہاں جائیں گے اور فوراً پر عمران اور اس کے باورچی کو بیہوش کر دیں گے اور اس کے بعد آپریشن کر کے واپس آجائیں گے۔۔۔۔۔ ہو مرنے بیدار ہوئے۔

”ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو۔۔۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”اب اس رابرٹ کا کیا کرنا ہے باس؟۔۔۔۔۔ رابرٹ نے دھچکا۔

”کچھ نہیں۔۔۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ اس کے ذہن کو آزاد کر دے گا اور یہ دوبارہ مریم کی بجائے رابرٹ بن جائے گی اور ہم اسے دارالحکومت میں کسی بھی جگہ بیہوشی کے عالم میں ڈال دیں گے ویش میں آنے کے بعد خود ہی واپس چلی جائے گی کیونکہ اگر بعد میں عمران ہیڈ کوارٹر کے لئے کارآمد ثابت ہو تو دوبارہ رابرٹ کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن پروفیسر اسکاٹ اس کے ذہن سے ہمارے ساتھ گزرے ہوئے تمام واقعات صاف کر دے گا کہ رابرٹ ان واقعات کے بارے میں کسی قسم کی کوئی نشاندہی نہ کر سکے۔۔۔۔۔ ہو مرنے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں ایسا کر دوں گا وہ سب کچھ بھول جائے گی۔۔۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ نے کہا اور ہو مرنے اطمینان سے ہاتھ دیا۔

مشنگی کی اطلاع پولیس کو دے دی گئی ہو۔ اس طرح کم از کم اہل
دونوں تو سامنے نہ آئیں گے۔" رابرٹ نے کہا اور جوہر
اختیار چوبک بڑا۔

"اوہ تم نے بالکل درست بات کی ہے۔ میرے ذہن میں یہ
تائی ہی نہ تھی۔ ہاں بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔ پروفیسر اسکاٹ
ایسا ہو سکتا ہے کہ تم رابرٹ کے ذہن میں یہ بات ڈال دو کہ اگر
پولیس روکے تو وہ اسے یہ بتا سکے کہ وہ اپنی مرضی سے سیر و تفریح
لے لئے رابرٹ کے ساتھ گئی تھی اور رابرٹ تم اب اسی میک اپ
سار ہو گئے۔" ہو مر نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ اس کا ذہن مکمل طور پر میرے کنٹرول
میں ہے۔ میں اسے ہر قسم کی ہدایات دے سکتا ہوں۔"
پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

"او۔ کے۔ اب یہ کام شروع کر دیا جائے۔"
ہو مر نے کہا اور وہ تینوں اٹھ کر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے چلے
سڑک سے باہر آ گئے۔

خادہ اور اس کے ساتھیوں کی جیب تیزی سے کوربا قبضے کی طرف
بڑھی جا رہی تھی کیونکہ سرخ بیڑی کو جانے والی سڑک کوربا قبضے
سے ہی نکلتی تھی۔ اس لئے انہیں پہلے کوربا قبضے میں پہنچنا تھا جس
مسلح سفر کرتے ہوئے وہ گھٹنے ہو گئے تھے اور بیڑی سفر کرنے
کی وجہ سے ان دو گھنٹوں نے صبح معنوں میں ان کے انجیر پتھر ہلار
رکھ دیئے تھے جتنا پتھر جب وہ کوربا کے چوٹے سے قبضے میں پہنچے
تو وہاں ایک ہوٹل دیکھ کر ان کی بھوک جھک اٹھی۔

"کھانا کھا لیتے ہیں اور کچھ ریسٹ بھی کر لیتے ہیں۔"
خادہ نے ہوٹل دیکھتے ہی کہا اور سب نے اس طرح تیزی سے
اجازت میں سر ہلائے جیسے وہ خود خادہ کے منہ سے یہ بات سننے
کے لئے بلے چیں ہوئی۔
خادہ نے جیب کا رخ ہوٹل کی طرف موڑ دیا۔ وہاں دو تین

جیسی پہلے ہی موجود تھیں۔ ہوٹل عام سا تھا جیسے کہ پہاڑی ہوٹے میں لیکن عام پہاڑی ہوٹلوں کی نسبت اس کی عمارت ماحول صاف ستھرا ضرور تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں اور معزز لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ خادرنے جیب روکی، نیچے اتر آیا، باقی ساتھی بھی نیچے اترے اور پھر وہ سب ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ مین گیٹ پر کوئی دربان نہ تھا اس لئے خود ہی دیشے کا دروازہ کھولی کر اندر داخل ہوئے۔ بالکل تھا اس میں زیادہ سے زیادہ بارہ چیر سیٹ تھے جن میں سے صرف چار پانچ پر ہی لوگ بیٹھے نظر آ رہے تھے لیکن اندر داخل ہوئے ہی خادرنے اس طرح شکک کر رک گیا جیسے اسے اچانک کوئی بھرت نظر آ گیا ہو۔

”ارے کیا ہوا۔ رک کیوں گئے دروازے میں؟“ اس کے پیچھے آنے والے صدیقی نے کہا۔

”راہیل اور رابرٹ دونوں موجود ہیں۔“ خادرنے حیرت جھرے بلجھ میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو؟“ صدیقی نے آگے بڑھ کر ہوئے کہا اور پھر وہ بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ واقعی ایک کومیس وہ دونوں موجود تھے اور کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ بڑے خوشگوار موڈ میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ باقی ساتھیوں نے یہ منظر دیکھ لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ بیگم فریاد کی یہ بات غلط ہے کہ رات

کو اس کی مرضی کے خلاف لے جایا گیا ہے۔“ خادرنے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ دوسرے ساتھی اس کی بات کو کوئی جواب دیتے خادرنے تیز قدم اٹھاتا ان دونوں کی طرف بڑھتا گیا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔

”میں معذرت خواہ ہوں کہ مجھے آپ کی خوشگوار باتوں میں دخل دینا پڑا۔“ میسرانام خادرنے اور میں بیگم فریاد کا منہ بولا بٹیا ہوں۔ اور ان کے حکم پر مس راہیل کو تلاش کر رہا ہوں؟“ خادرنے ان کے قریب جا کر بڑے شائستہ بلجھ میں کہا اور وہ دونوں چونک کر خادرنے کو اور پھر اس کے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ آپ اور میں کے منہ بولے بیٹے، میں نے تو آپ کو کبھی نہیں دیکھا اور پھر مجھے تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا میں دودھ پیتی بچی ہوں کہ کہیں گم ہو جاؤں گی؟“ راہیل نے اس بار سنت بلجھ میں کہا۔

”کیا آپ ہیں بیٹھنے کے لئے نہیں کہیں گی مس راہیل؟“ خادرنے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ آپ تشریف نہ کیجئے“ میسرانام رابرٹ ہے اور میں مس راہیل کا دوست ہوں؟“ رابرٹ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بڑے مودبانہ انداز میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

”شکریہ مسٹر رابرٹ۔ میں اپنا نام تو بتا چکا ہوں۔ یہ میرے

دوست چروان، صدیقی اور نعمانی ہیں۔ ہم سب امپورٹ ایکٹر کا بزنس کرتے ہیں اور بزنس پارٹنر بھی ہیں۔ — خاور نے سب سے تعارف کراتے ہوئے کہا، اور رابرٹ نے سب سے مسکراتے ہوئے مصافحہ کیا اور پھر انہیں اپنے ساتھ بیٹھنے کا ارادہ کیا اور وہ سب بیٹھ گئے جبکہ رابرٹ ہونٹ پیچھے خاموش بیٹھ گیا۔ آپ کو ہماری آمد شاید ناگوار گزری ہے، میرا حال مجھے افسوس ہے۔ دراصل آپ کی والدہ کے ایک رشتے دار ہیں الطاف خان صاحب وہ میرے مومن ہیں اور مجھے اپنے بیٹے کی طرح سمجھتے ہیں۔ آپ کی والدہ نے آپ کی اچانک گشتگی پر پریشان ہو کر ان سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے مجھے آپ کی والدہ کے پاس بھیج دیا۔ وہ بے حد محبت کرنے والی خاتون ہیں، انہوں نے مجھے منہ بولی بیٹا لیا، وہ آپ کی گشتگی کی وجہ سے بے حد پریشان تھیں، انہوں نے آپ کو تلاش کرانے کی بھی کوشش کی تھی اور انہیں صرف یہی اطلاع ملی تھی کہ آپ کو ڈروائی پہاڑیوں میں ایک جیب میں چھپا دیکھا ہے، جن مشر رابرٹ کے ساتھ دو اور غیر ملکی صاحبان بھی تھے۔ میں نے ان کی پریشانی دیکھتے ہوئے ان سے وعدہ کیا کہ آپ کو تلاش کر دوں گا، چنانچہ ہم دوست آپ کی کاروباری مصروفیات ترک کر کے صرف آپ کی والدہ کی پریشانی کے مد نظر یہاں پہاڑیوں پر آئے تھے۔ پہلے ہم نے وہ شالی قبضے میں آپ کو تلاش کیا اور آپ یہاں پہنچے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ آپ بخیر عافیت یہاں موجود ہیں۔ میرا حال ہمارا کام ختم ہو گیا ہے، ہم اب صرف آپ کی والدہ

کو آپ کے مل جانے کی اطلاع دے کر یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔ خاور نے بڑے جذبات سے کہا، اور مہی کی وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی، میں آپ کی سہمہ شکر ہوں۔ مہی تو بہت جلد بگڑ جاتی ہیں، میں تو رابرٹ کے ساتھ ان پہاڑیوں میں ملنے والی جڑی بوٹیوں کے تجزیے کے لئے آئی تھی، یہ اور بات ہے کہ پردگراں اچانک بن گیا اور میں اطلاع نہ دے سکی، میرا حال میں آپ کی تکلیف پر معذرت خواہ ہوں۔ — رابرٹ نے مسکراتے ہوئے معذرت بھرے جے میں کہا، بہت شکریہ۔ اب ہمیں اجازت۔ — خاور نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، ہمارے نہیں۔ اب میں اتنی ہی بدخلق نہیں ہوں مشر خاور آپ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے کھانے کے لئے منگوائی ہوں، یہاں کے کھانے بے حد لذیذ ہیں، تھوڑی دیر پہلے رابرٹ بھی ان کھانوں کی بڑی تعریف کر رہے تھے۔ — رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا، شکریہ۔ اب آپ کا مزید کیا پردگراں ہے؟ — خاور نے کہا، ہم دونوں واپس جا رہے ہیں دارالحکومت، باہر ہماری جیب موجود ہے۔ — اس بار رابرٹ نے جواب دیا، اتنے میں میرا کیا تو رابرٹ نے خاور اور اس کے ساتھیوں

ہم دونوں واپس جا رہے ہیں دارالحکومت، باہر ہماری جیب موجود ہے۔ — اس بار رابرٹ نے جواب دیا، اتنے میں میرا کیا تو رابرٹ نے خاور اور اس کے ساتھیوں

خاور تم رابیل کو ساتھ لے کر دارالحکومت چلے جاؤ، ہم تو

ابھی یہاں رکیں گے۔ یہ علاقہ سببہ حد خوبصورت ہے۔
 اچانک چوہان نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا اور خاور حیرت سے
 چوہان کو دیکھنے لگا۔ چوہان نے مخصوص انداز میں پلکیں چپکاتے
 ہوئے اسے آئی کوٹھ میں پیغام دیا کہ وہ مان جائے۔

اور کے ٹھیک ہے۔ پھر میں جیب سے جاتا ہوں۔ آپ
 لوگ واپس پر کرائے کی جیب لے لیں۔ خاور نے سر
 ہلاتے ہوئے کہا۔

مسٹر رابرٹ۔ آپ یہاں رکیں گے یا کہیں اور جائیں گے؟
 چوہان نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں تو سرخ پہاڑی کے ریسٹ ہاؤس میں جاؤں گا، وہاں
 اور گرد و علاقہ نئی نئی جڑی بوٹیوں سے بھرا ہوا ہے۔
 رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور کے پھر ہم اسی چوٹی میں کمرے لے لیتے ہیں؟
 چوہان نے کہا۔ رابیل اس دوران خاموش کھڑی رہی جبکہ خاور
 نے اپنے ساتھیوں سے اور رابرٹ سے مصافحہ کیا اور پھر رابیل
 کو ساتھ لے کر وہ جیب میں سوار ہو گیا اور جب اس کی جیب
 واپس روانہ ہو گئی تو رابرٹ ان سے مخاطب ہوا۔

اب مجھے اجازت دیجئے۔ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے
 چوہان اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے مسٹر رابرٹ۔ آئیے ہمارے ساتھ

کے لئے کھانے کا آرڈر دے دیا۔

مس رابیل۔ آپ کے بھائی آپ کو تلاش کرنے آئے
 ہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان کے ساتھ دارالحکومت چلیں۔

میں ابھی کچھ روز یہاں مزید رکنا چاہتا ہوں۔ میں بعد میں آپ
 ملاقات کے لئے کوٹھی پر حاضر ہوں گا۔ رابرٹ نے

لیکن کیوں۔ یہاں کیوں رکنا چاہتے ہو۔ چلے تو

لے لیا کوئی ارادہ ظاہر نہ کیا تھا۔ رابیل نے چونکا کر
 پوچھا۔

اس وقت مقصد صرف یہی تھا کہ دارالحکومت تک پہنچنا و
 کیونکہ تم نے واپسی کی خواہش ظاہر کی تھی۔ رابرٹ نے

کہا۔
 ٹھیک ہے۔ میں کوئی اعتراض نہیں، ہم مس رابیل کو سا

لے کر جاسکتے ہیں۔ خاور نے کہا۔

اور کے رابرٹ۔ میں خاور اور اس کے ساتھیوں کے
 ساتھ چلی جاؤں گی لیکن تم وعدہ کرو کہ جلد از جلد مجھے ملو گے

میں تماری بوٹی پر نئے تجربات کرنا چاہتی ہوں۔ رابیل

نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلادیا۔ اسی دوران کھانا خاور اور اس
 کے ساتھیوں کے سامنے رکھا جا چکا تھا۔ اس لئے وہ سب صرف

کرکھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے کے بعد چائے کا دورہ

اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ رابیل نے حند کر کے سب
 کے کھانے کا بل ادا کیا اور سب ہونٹل سے باہر آ گئے۔

معلوم ہے کہ سائنسی تجربات کے لئے ڈسٹینس کتنی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے؟ — رابرٹ نے سپاٹ بجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں ٹھیک ہے۔ اچھا آپ ایسا کریں راستے میں کسی اچھے تقریبی سپاٹ پر ہمیں اتار دیں۔ ہم وہاں گھوم پھر کر پیدل واپس آجائیں گے۔“ — چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلادیا۔

”ٹھیک ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک خوبصورت تقریبی سپاٹ موجود ہے۔ وہاں بہت خوبصورت آبشار ہے۔ میں آپ کو وہاں اتار دوں گا۔“ — رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

اور پھر چائے پینے کے بعد وہ ہوشی سے باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد وہ رابرٹ کی جیب میں بیٹھے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ چوہان فرنٹ سیٹ پر رابرٹ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ صدیقی اور نعمانی عقبی سیٹوں پر بیٹھے۔ وہ اب تک بالکل خاموش رہے تھے۔ جیب کی ڈرائیونگ سیٹ رابرٹ کے پاس تھی

”واہ کیا خوبصورت منظر ہے۔“ مسٹر رابرٹ ہمیں آپ یہیں اتار دیں؟ اچانک چوہان نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی؟“ — رابرٹ نے کہا اور جیب کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی جلد از جلد ان سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا لیکن جیسے

چائے کا ایک دور اور ہو جائے۔ آپ بڑی دیکش شخصیت / ماہک ہیں، کچھ دیر باتیں کریں گے۔“ — چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا آئیے۔ اب میں آپ جیسے دوستوں کو تو ناراض نہ کر سکتا۔“ — رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ سب ڈیوٹل میں جا کر بیٹھ گئے۔ چوہان نے چائے کا آرڈر دے دیا۔ ”مسٹر رابرٹ۔ آپ اور رابرٹ اتنے سارے دن وہیں ٹر پہاڑی کے ریسٹ ہاؤس میں رہے ہیں؟“ — چوہان نے کہا۔ ”ہاں۔ ہم وہاں جڑی بوٹیوں کا تلاش کرتے رہے ہیں۔ رابرٹ نے ایک لمحے چومک کر جواب دیا۔

”آپ کے وہ دوسرے دو ساتھی ابھی تک وہیں ہولہ گے چوہان نے دو سراسوال کر دیا۔

”ارے نہیں۔ وہ ہمارے ساتھی نہیں ہیں، دارالحکومت آتے ہوئے انہوں نے ہم سے لفٹ مانگی تھی چنانچہ ہم نے ان ساتھ لے لیا۔ وہ دو شالی قبیلے میں آکر گئے تھے اور ہم آگے گئے۔“ — رابرٹ نے کہا۔ اسی لمحے میرے نے چائے برتن لگا دیئے اور وہ سب چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔ ”کیا آپ ہمیں اس سرخ پہاڑی کی سیر نہ کرائیں گے، ہم سیر و تقریب کے لئے ہی تو رکے ہیں؟“ — چوہان نے چاہتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ سو دی، اس طرح میں ڈسٹرب ہوں گا۔“

کیا جائے جبکہ وہ ڈرامائی سیٹریوں میں آئے اور رابیل کبہ دبی تھی کہ وہ جلد
وہ اطلاع دے سکی اور بقول رابرٹ وہ صرخ سیٹری کے دامن میں موجود
ہو سکیں ہیں اور آخری بات یہ بھی بت دوں کہ صرخ سیٹری اور اس کا رابیل
علاقہ میرا اچھی طرح دیکھا بھال ہوا ہے۔ وہاں جڑی بوٹیاں سرسبز
سے ہی نہیں ہیں۔ ری پھول اور پودے ہیں جو عام طور پر سارسر
علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ چروان نے کسی تجربہ کار
وکیل کی طرح ایک کے بعد دوسری دلیل دیتے ہوئے باقاعدہ دلائل
کے انبار لگا دیئے۔

کمالی ہے چروان۔ تم نے تو مشراک ہو مز کو بھی مات دے
دی۔ ویری گڈ۔ آج صبح معنوں میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم
طور پر اس عمران سے کم نہیں ہو بس تم اپنی ان صلاحیتوں کا اظہار
نہیں کرتے۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا اور چروان کھلبکھ
کر ہنس پڑا۔

عمران کی بات مت کرو۔ وہ واقعی پرمائند آدمی ہے۔ جڑ
اور اس کے ذہن کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ تو سورج کا
چراغ دکھانے والی بات ہے۔ چروان نے کہا اور سب
کھلبکھلا کر ہنس پڑے۔

اب بتا دو وگرام کیا ہے مشراک ہو مز۔ نثار احی نے
تہنار یہ خطاب طنزیہ نہیں بلکہ تعریفی ہے۔ نعمانی نے
کہا اور جیب ایک بار پھر تہتوں سے گونج اٹھی۔

میرا خیال ہے ہمیں وہیں ریسٹ ہاؤس جانا چاہیے جہاں

ہم میرا ذہن کام کرتا ہے۔ رابیل کو کسی خاص مقصد کے لئے اغوا
کیا گیا تھا اور اس خاص مقصد کے پورا ہو جانے کے بعد اسے فارغ
کر کے واپس دارالحکومت بھیجا یا جبار تھا کہ راستے میں ہم مل گئے
رابرٹ نے جس انداز میں خدزی طور پر رابیل سے پوچھا چھڑانے میں
جلدی کی ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک اب
رابیل کا کوئی مصروف باقی نہیں رہا۔ چروان نے کہا۔

لیکن اگر رابرٹ یا اس کے ساتھی کوئی جرم کر رہے تھے تو
انہیں رابیل کو واپس بھیجنے کی بجائے قتل کر دینا چاہیے تھا۔
عدالتی نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ انہوں نے قتل کرنے کی نیت اس بات کا
فیصلہ کیا کہ رابیل کے ذہن کو ٹرانس میں لاکر صاف کر دیا جائے
ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے لئے بعد میں کارآمد ہو سکتی ہو۔ میرا حال
اب یہ تفصیلات تو رابرٹ یا اس کے ساتھی بتا سکتے ہیں۔ چروان نے کہا۔

اوه ہاں اس کا مطلب ہے کہ رابرٹ کے ساتھی ابھی تک
اس ریسٹ ہاؤس میں موجود ہوں گے پھر تو ہمیں احتیاط سے وہاں
جاننا چاہیے۔ ہم آخر ان کی ہی جیب میں سھر کر رہے ہیں۔ نعمانی نے کہا۔

خدزی طور پر تو یہی ہو سکتا تھا کہ رابرٹ کو بیہوش کر دیا جائے
وہ ہو گیا۔ اب دوسری احتیاط یہ ہو سکتی ہے کہ ہم یہ جیب صرخ
سیٹری سے کچھ دور رک کر احتیاط سے اس بٹن ہر جے آباد اور

معاظے کے سلسلہ میں آئے ہیں۔ اسے اس موقع پر ایک عجیب سی راحت
 عروس ہوئی جیسے اس کے ذہن پر موجود بے پناہ دباؤ میں اپنا ایک
 کوئی حد تک کمی آگئی ہو۔

جناب دوغیر ملکی ہیں۔ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔
 سلیمان نے دروازے پر دنگ کر سنجیدہ بلجے میں کہا اور عمران نے
 سر ہلادیا۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھانا اپنے اس کمرے سے نکل کر
 ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ مگر اس کا ذہن اپنے سے کافی ہلکا ہو گیا
 تھا لیکن بہر حال ابھی تک اس پر خاصا دباؤ موجود تھا اس لئے اس
 کے چہرے پر سنجیدگی ابھی تک موجود تھی۔ ڈرائینگ روم میں داخل
 ہوا تو اس نے سامنے صوفوں پر دوغیر میکیوں کو اطمینان سے بیٹھے
 ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر تھا جبکہ دوسرا قد و قامت
 میں اس جیسا تھا اور نوجوان تھا لیکن دونوں کی آنکھوں میں ذہانت کی
 جھلک اور چمک موجود تھی۔

مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ کیوں کہتے ہیں۔ عمران علی
 کیوں نہیں کہتے۔ اس کا فیصلہ میں آج تک نہیں کر سکا۔
 سنجیدگی کے باوجود عمران کی زبان خود بخود چل پڑی تھی۔ شاید اب
 وہ فطرتاً ایسی باتیں کہنے کا عادی ہو چکا تھا۔

میرا نام ہومر ہے اور یہ پروفیسر اسکاٹ ہیں۔ اس
 نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا
 دیا۔ اس کے چہرے پر دوستانہ جذبات پوری طرح نمایاں تھے لیکن
 دوسرے لمحے عمران نے جیسے ہی ہومر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

والبط قائم کیا تھا۔ اس لئے ایک لحاظ سے یہ عجیب و غریب واقعہ
 کے لئے واقعی ایک ظلم جو مشربا جیسی حیثیت اختیار کر گیا تھا جو
 کا کوئی سر پیر کوئی مقصد کسی طرح بھی سامنے نہ آ رہا تھا۔ یہی
 اس وقت بھی اس کے ذہن میں کسی گنگھوڑے کی طرح رہینگ رہی
 کہ آخر اس حیرت انگیز واقعے کا اصل مقصد کیا تھا اور کس نے
 یہ حیرت انگیز ڈرامہ رچایا اور کیوں۔ لیکن یہ واقعہ اس قدر عجیب و غریب
 تھا کہ کسی طرح بھی اس کا کوئی سرا عمران کا ذہن رسا بھی نہ ہو
 پا رہا تھا۔

ابھی عمران اس ذہنی الجھاؤ میں تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز
 سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

سلیمان دیکھو کون آیا ہے صبح صبح؟ عمران کے
 بچے میں سنجیدگی تھی۔ اس لئے سلیمان خاموشی سے بیرونی دروازے
 کی طرف بڑھ گیا تھا۔

کیا یہی علی عمران صاحب کا غلیٹ ہے۔ ہم ان کے لئے پاک
 خصوصی پنڈیام سے کمر آئے ہیں۔ ایک اجنبی آواز سنائی
 بھر غیر ملکی تھی۔

جی ہاں۔ موجود ہیں اُسیے۔ سلیمان نے سنی
 سے جواب دیا اور پھر قدموں کی آواز ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ
 گئی۔ عمران ہاتھ میں موجود چائے کی پیالی رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔
 اس کے ذہن میں خوراء ہی یہی خیال بکلی سے گوندنے کی طرح چمکا
 وہ جس معاظے کے بارے میں سوچ رہا ہے یہ غیر ملکی یقیناً

اس کی ہتھیلی میں تیز جھن سی ہوئی جیسے کسی کیڑے نے اچانک
 ٹنگ مار دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس قدر تیز
 سے تارک ہو گیا جیسے کمرے کا شٹر پک چھکنے سے ہی پیلے
 ہو جاتا ہے۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں اچانک کوئی جگہ چمک
 رہے۔ اس طرح عمران کے ذہن میں روشنی کا نقطہ پیدا ہوا اور پھر
 نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں
 لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے سر میں دائیں طرف درد کی ایک
 تیز ہلچل برپا ہو گئی اور عمران کا ہاتھ بے اختیار اس جگہ پر جا رہا
 تھا دیکھنے سے اُسے خاصا درد سا محسوس ہو رہا تھا۔ ابھی تک یہ سلا
 کام وہ لاشعوری طور پر کر رہا تھا لیکن پھر جس طرح اچانک بجلی کا
 شٹکا لگتا ہے اس طرح اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کا شعور
 ہلکا ہوا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم یککلفت اس طرح خود بخود سمٹ
 گیا جیسے کوئی نوجوان لڑکی اپنے جسم کو اچانک سمٹ لیتی ہے جب
 سے کسی بات پر شرم آئے لگتی ہے۔

”اُوئی اللہ اگر سیماں ہیں اس عالم میں دیکھ لیتا تو“
 عمران کی زبان سے خود بخود یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی
 اس نے جلدی سے اپنے جسم کو ایک بار پھر اس طرح سمٹا لیا جیسے
 اس پہنے ہوئے نہ ہو اور وہ سمٹ کر صوفوں میں اس طرح بیٹھ گیا
 جیسے کسی سے چھپ رہا ہو۔

”وہ۔ وہ عزیز ملکی۔ وہ کہاں گئے۔ کیا چلے گئے مگر...“
 چانک عمران کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوٹا اور وہ

حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر صوفے
 سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”وہ کون تھے۔ کیا کر گئے ہیں۔ ادھ میرے ہاتھ میں جھن؟“
 عمران کو بیہوش ہونے سے پہلے کا منظر یاد آ گیا۔ اور وہ تیزی
 سے ڈرائیگ روٹ کے دروازے کی طرف پکٹنے ہی لگا تھا کہ یککلفت
 ٹنگ کر رک گیا۔

”اُوئی اللہ۔ اس طرح پکٹنا تو اچھا نہیں ہوتا“ سمٹ کر چلنا
 چاہیے۔ عمران کی زبان سے ایک بار پھر الفاظ خود بخود
 چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا تیز ہی سے پکٹا ہوا جسم یککلفت
 ٹنگ کر رکا اور پھر ناکتھدا لڑکیوں کی طرح سمٹ گیا اور پھر وہ دائمی
 اسی طرح سمٹے ہوئے انداز میں چلتا ہوا راہداری میں آ گیا۔ دوسرے
 لمحے اسے سامنے ہی راہداری میں سیماں اورندھے منہ پڑا نظر آیا تو
 وہ ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے سیماں کی طرف پکٹا۔ اس نے
 جھٹکے سے اسے سیدھا کیا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان
 بھرا سانس نکل گیا کیونکہ سیماں صرف بیہوش تھا۔ عمران نے
 اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیے چند لمحوں بعد سیماں
 کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی پھر یہ حرکت تیز ہوتی گئی۔ چند
 لمحوں بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پھر وہ اچھل کر
 کھڑا ہو گیا۔

”صاحب۔ صاحب۔“ سیماں نے اپنے سامنے
 کھڑے عمران کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہٹ کر بھی سیلمان کی طرف نہ دیکھا جو حیرت سے انہیں پیار سے
 بھرا اسے دیکھ رہا تھا لیکن اس کے باوجود عمران کو ایسے محسوس
 ہوا تھا جیسے سیلمان کی نگاہیں کسی کینچروے کی طرح اس کی پشت پر
 بیگ رہی ہوں۔

”بڑا بے مشرم اور نذیدہ ہے یہ سیلمان۔“ یہیں کس طرح گھور
 رہے جیسے نظروں ہی نظروں میں کھا جائے گا؟۔۔۔ عمران
 نے ڈریلنگ روم میں داخل ہوتے ہی لامشوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے
 کہا اور پھر اس نے باقاعدہ ڈریلنگ روم کا دروازہ اندر سے بند کیا
 اور ایک طرف موجود بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس الماری
 میں مختلف ڈیزائنوں کے زنانے لباس موجود تھے۔ یہ لباس صرف
 نران نے خاص موقعوں کے لئے بنوا کر رکھے ہوئے تھے۔ ویسے
 چمک ان کے استعمال کی کبھی نوبت نہ آئی تھی لیکن اب یہ لباس
 سے بدلے حد پسند رہے تھے ایسے جیسے یہ اس کے پسندیدہ لباس
 دن اور پھر اس نے ایک سرخ رنگ کا اور ریشمی کپڑے کا بنا ہوا
 لوازمٹ نکالا جس کے ساتھ باقاعدہ کرن لگا ہوا ریشمی دوپٹہ
 نیا موجود تھا۔ اس نے لباس اٹھایا اور ساتھ روم کا دروازہ کھول کر
 تھوڑے روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے ساتھ روم کی جی بند کر دی اور پھر
 سم پر موجود لباس اس طرح اتارنے لگا جیسے یہ لباس تجانے کیوں
 ماسکے جسم پر موجود تھا اسے جی جلاتے ہوئے مشرم آ رہی تھی۔ اس
 علاوہ نذران سے اُٹنے والی مکی سی روشنی میں اس نے جسم پر
 اجمو مردانے کپڑے اتارے اور پھر سرخ رنگ کا ریشمی جوتا پہن کر

”صاحب بہتیں مشرم نہیں آتی یہیں صاحب کہتے ہوئے۔“
 تم اس طرح نذیدہ کی طرح ہیں گھور کیوں رہے ہو۔ مشرم کرد
 عمران کی زبان سے خود بخود یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ
 نہ صرف عمران کا جسم ایک بار پھر سمٹ سا گیا بلکہ اس کے چہرہ
 پر مشرم کے شدید آثار ابھر آئے اور اس نے فوجانہ طریقوں
 طرح منہ ایک طرف کر لیا۔

”لگ لگ کیا مطلب۔“ کیا یہ کوئی نیا ڈراما ہے صاحب
 میں چائے کا پلچھنے آ رہا تھا کہ ایک غیر ملکی ڈرائیونگ روم سے
 آیا اور اس کے ساتھ ہی میری ناک پر کوئی غبارہ سا پھوٹا اور
 مجھے جوش ہی نہ رہا۔۔۔ سیلمان نے حیرت بھرے ہلکے ہر
 کہا۔

”جو ہندہ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں غیر ملکی کسی خاص مشر
 پر آئے تھے۔ پھر وہیں ذرا گائیڈ سے چیک کر لیں۔۔۔“ عرا
 نے لکھنت اپنے اصل ہلکے میں کہا اور پھر تیزی سے اپنے خاص
 کمرے کی طرف بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ یوں ٹھٹھک کر رک
 گیا جیسے چابی والے کھلونے کی چابی اچانک ختم ہو جاتی ہے۔

”اے اللہ۔“ تم پھر نذیدہ کی طرح ہیں دیکھ رہے ہو
 ہاں یہ تم نے ہیں مردانے کپڑے کیوں پہنا رکھے ہیں۔ یہیں مشرم آ
 ہے اس لباس میں۔۔۔ عمران کی زبان سے ایک بار پھر
 الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی وہ بھانپا ہوا اور اٹھانا ہوا اپنے
 کمرے میں داخل ہوا اور سیدھا ڈریلنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

• واہ اب کچھ شکل تو بنی۔ خواہ مخواہ مردوں جیسی شکل بنا رکھی تھی ہونہ؟ — عمران نے مڑتے ہوئے کہا، چونکہ وہ بیٹا بیٹا بن چکا تھا اس لئے اس کے گالی اس وقت بالکل نرم تھے عورتوں کی طرح، عمران بالکل بند کرنے ہی لگا تھا کہ یککنت اس کے ایک خانے میں موجود جو لڑی دیکھ کر چونک پڑا۔

• واہ کس قدر خوبصورت جو لڑی ہے؟ — عمران کی زبان سے خود بخود نکلا اور اس نے خوبصورت ٹاپس کی جو لڑی اٹھائی جس میں خوبصورت ذرکون جڑے ہوئے تھے اور انہیں کاول میں لٹکا کر دبا یا تو ٹاپس کالوں کے کناروں پر لٹکس ہو گئے۔ ایک خوبصورت سالا کٹ اٹھا کہ اس نے گلے میں پہنا اور پھر شیشے میں اپنے آپ کو دیکھنے لگا۔ اس کے لبوں پر خود بخود ایسی مسکراہٹ چیل گئی جیسے اسے اپنا یہ سراپا بے حد پسند آیا ہو۔ اس نے بائیں ہند کرنے اسے دوبارہ الماری میں رکھا اور پھر ڈرائنگ روم میں آکر اگلے دروازہ کھولا اور کمرے میں آگیا، اسی لمحے اسے دروازہ پر کھڑا سلیمان دکھائی دیا جس کا چہرہ حیرت کی شدت سے پتھر جو رہا تھا اور آنکھیں اس طرح کھلی جو نہیں اور حرکتیں جیسے اسے سکڑے ہو گیا ہو۔

• ہائے اللہ کتنی بار کہا ہے کہ ہمیں اس طرح نہ دیکھا کر ہم انما لی سے تہمدی شکایت کریں گے؟ — عمران نے کہا ہے جو نے کہا اور سلیمان کے ہونٹ یککنت پہنچ گئے اور اسی کے چہرے پر لرز لرزے کے سے آثار ابھرے۔

اس نے باقاعدہ مشرقی لڑکیوں کی طرح کرن لگا ہوا ریشمی دوپٹا اور جسم پر لپیٹ لیا۔

• واہ کس قدر خوبصورت لباس ہے۔ ارے مگر یہ ہمارا کیوں پہننا تھا ساگ رہا ہے؟ — عمران نے ہاتھ روم بڑے آہستہ میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا،

• واہ ہمیں ہلکا سا میک اپ کرنا چاہیے؟ — عمران نے لباس کو آہستہ میں دیکھ کر درست کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھا ہوا اور لڑکیوں کے انداز میں چلتا ہوا ہاتھ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آگیا، اسی الماری کے پچھلے خانے میں ایک لیڈر میک اپ بائیں بھی موجود تھا، اس نے وہ بائیں اٹھالیا۔

• ہائے اللہ کتنی مٹی پڑی ہے اس بائیں پر؟ — عمران نے اٹھاتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر ایک ہڈ پڑا میلا کپڑا اس نے بڑی نفاست سے بائیں کو صاف کیا اور پھر اسے لے کر وہ دوبارہ ہاتھ روم میں آیا، اس نے بائیں کھولا اور پھر اس میں موجود لپ ٹکس کے مختلف شیدز میں ایک شید نکال کر اس نے اپنے ہونٹوں پر بڑی نفاست سے لپ ٹک دکھائی مشروح کر لپ ٹک سے اس کے صرغ ہونٹ اور بھی زیادہ صرغ اور خوبہ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد اس نے باقاعدہ گالوں پر پلٹ فلتھر کے چھتر لگائے۔ آنکھوں میں سرمہ نہ صرف ڈالا بلکہ اس کی مکیوں بھی سائیڈل پر دہنائے کی طرح باہر کو کھینچیں۔ پھر ایک خوبصورت آئی شید لگایا۔

”ہو نہ اس کا مطلب ہے بڑی بیگم صاحبہ کا شبہ دوسرے
 تھا۔ آپ پر یقیناً کسی پری کا سایہ ہو گیا ہے۔“ سیلوان
 بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔
 ”م خود کیا کسی پری سے کم ہیں۔ اللہ رکھے ہمارے حسن
 سامنے پری کیا حیثیت رکھتی ہے۔“ عمران نے کہا
 مڑناستے ہوئے بیٹھے میں کہا اور سمٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
 لمحے سامنے پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران
 ہاتھ بڑھا کر ریسپور اٹھایا۔
 ”جی فرمائیے۔“ عمران نے بڑے لاڈ بھرے
 میں کہا۔

”عمران صاحب میں طاہرہ رول رہا ہوں۔“ دوسرے
 طرف سے طاہرہ کی آواز سنائی دی۔ اس کے پیچھے میں ہلکی سی چر
 موجود تھی۔ شاید یہ خیرت عمران کے درے ہوئے انداز کی وجہ سے
 تھی لیکن اس نے اس کا اظہار نہ کیا تھا۔

”آخر آپ لوگ ہیں زبردستی کیوں مرد بناتے پر تلے ہوئے ہیں
 جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم مرد نہیں ہو سکتے تو پھر ہمارے نام کے
 ساتھ صاحب کیوں استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ ہمیں مس عمران
 کہتے۔“ پلینز طاہرہ صاحبہ آئندہ آپ مختار رہا کریں۔ اور اب فرمائیے
 آپ نے کس مقصد کے لئے فون کرنے کی زحمت کی ہے۔“ نذیرہ
 سیلوان بچانے کہا مگر گیا ہے جو ہمیں فون سننا پڑا ہے۔ ہمیں تو
 آتی ہے خیر مردوں کا فون سننے ہوئے۔ لیکن مجبوری ہے۔“

عمران نے اسی طرح لاڈ بھرے مگر شکایتی لہجے میں کہا۔
 ”عمران صاحب۔“ ابھی تک آپ کے ذہن پر اسی واقعہ کا
 اثر موجود ہے شاید۔ میں نے بھی اسی سلسلے میں فون کیا تھا کہ
 ابھی تک ان غیر ملکیوں کو تماشے نہیں کیا جا سکا جو دعوت میں
 مڑیک تھے اور ان کے سامنے پرنسپل الفت حسین نے بات کی
 تھی۔“ دوسری طرف سے بلیک زبرد نے سنجیدہ لہجے میں
 جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس نے بھی سمجھا ہو گا کہ عمران
 اسے تنگ کرنے کے لئے ایسی باتیں کر رہا ہے۔
 ”پھر وہی صاحب۔“ پلینز ہم نے کہا نہیں۔ ہمیں صاحب
 نہ کہا کریں۔ ہمیں مشرم آتی ہے۔“ عمران نے منہ بناتے
 ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح ریسپور رکھ
 دیا جیسے اسے بلیک زبرد کے دوبارہ صاحب کہنے پر بڑی طرح
 غصہ آگیا ہو۔

”ہو نہ بچانے ان مردوں کے دماغ میں کیا کیڑا رینگا ہے
 کہ زبردستی ہمیں مرد بنانا چاہتے ہیں۔ ہم کیوں نہیں مرد
 ہونہ۔“ دھمکی اور نذیرہ سے۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
 دوبارہ سمٹ کر کرسی میں بیٹھ گیا۔
 ”ہمیں یوں غارت نہیں بیٹھنا چاہیے۔“ وادی اماں کہتی ہیں
 غارت لڑکیوں کے دماغ میں شیطان ٹھکس جاتا ہے لیکن اب ہم
 کر رہے ہیں۔ یہ شیطان بھی بچانے کہاں چلا گیا ہے کم از کم اولیٰ کے
 لوسے اور سلاخیائی ہی لادیتا ہم اپنا ایک ٹو بھرت سا سو میٹر ہی

امان بی کی ہانپتی ہوئی تیز آواز سنائی دی اور عمران گھبرا کر اٹھا۔
 اخبار اس کے ہاتھ سے نیچے گر گیا اور دوسرے لمحے امان بی اور
 اس کے پیچھے ثریا کمرے میں داخل ہوئیں۔ عقب میں سلیمان کا
 چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر واقعی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔
 "ہیں یہ کیا۔۔۔ یہ تو سچ لڑکی بنا کھڑا ہے؟" — امان بی
 کی آنکھیں عمران کو اس خوبصورت سرخ ریشمی جوڑے میں دیکھ کر
 حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اور اسی لمحے ثریا کے حلقے سے
 زوردار تہقیر نکلا۔

"واہ بھائی جان — بہت خوب — واہ اسے کہتے ہیں روپ
 دھارنا — لطف آگیا اس مینیس ڈریس سٹو کا؟" — ثریا
 نے بڑی طرح ہنسنے ہوئے کہا۔ وہ اس بڑی طرح ہنس رہی تھی کہ
 جیسے ساری زندگی کے ہنسنے کا کوٹا اکٹھا ہی ختم کر لینا چاہتی ہو۔
 مگر دوسرے لمحے امان بی نے میرا عمران کہتے ہوئے گہرائی میں اور
 اگر پیچھے کھڑے ہوئے سلیمان نے برق رفتاری سے امان بی کو
 سنبھال کر لیا ہوتا تو وہ یقیناً دھڑاٹ سے پیچھے گر کر اپنے آپ کو زخمی
 کر لیتیں، ثریا بھی امان بی کی حالت دیکھ کر ہنستا بھول گئی۔

"ہائے اللہ۔۔۔ امان بی کو کیا ہو گیا؟" — عمران بھی تیزی
 سے آگے بڑھا لیکن اس کا بولنے اور چلنے کا انداز خالصتاً نسوانی تھا۔
 امان بی بیہوش ہو چکی تھیں اور سلیمان نے انہیں بڑے احترام سے
 سنبھال کر صوفے پر لٹا دیا اور جلدی سے پانی لینے کے لئے باہر دم
 کی طرف بھاگا۔

بنالیتیں۔ اسے ہاں آج کے اخبار میں سویٹر کا بڑا خوبصورت
 نمونہ چھپا ہے؟ — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
 چونک کر اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھایا اور اسے
 بڑی نزاکت سے کھولی کر دیکھنے لگا۔ اس میں واقعی خوبصورت
 کے نام پر دو صفحات شائع ہوئے تھے جن میں سے ایک پر
 کا نیا نمونہ اور اس کی بنائی کی ترکیب تفصیل سے موجود تھی۔ عمر
 خور سے اس ترکیب کو دیکھنے لگا۔ تین ستائیاں اٹھیں دو سید
 چار اٹھیں دو سید جسے کچھ اس قسم کی تفصیل تھی۔

"واہ واقعی خوبصورت نمونہ ہے۔ اٹھا جی ہے سیدھا جی
 اٹھا زیادہ ہے سیدھا حکم ہے، زمانہ بھی تو اٹھا آگیا ہے اس نے!
 یہ اٹھا زیادہ اور سیدھا حکم سویٹر یقیناً آج کل کے زمانے کا ہے
 کا مطلب ہوا جدید، وہ ہم ضرور نہیں گے یہ سویٹر؟" —
 نے خاص انداز سے صبر لاتے ہوئے کہا۔

ابھی عمران سویٹر کے اس اٹلے سیدھے نمونے پر غور و فکر
 رہا تھا کہ اسے فلیٹ کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے کی آواز
 دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہو نہ کوئی مرد ہی آیا ہوگا" وہی اس وحشتناک انداز میں
 کھولتے ہیں، جنگلی، وحشی، بد اخلاق، ندید ہے؟ —
 نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ سے کہاں — مجھے بتاؤ، میں اس نامراد پری کی آنکھ
 نکال لوں گی، اس کو ساری دنیا میں میرا ہی کچھ نظر آیا تھا۔"

۰ اماں بی۔ اماں بی، آپ کو کیا ہو گیا؟۔ ثریا نے بے اختیار ماں کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

۰ ارے۔ ارے ثریا۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ اس طرح تو اماں کی طبیعت بگڑ جائے گی۔ بھروسہ ہم ہوا دیتے ہیں؟۔ عہ۔ سنے کہا اور جلدی سے اپنے سر پر پٹا ہوا ہوا پٹ پکڑ کر اس نے اس سے اماں بی کے چہرے پر ہوا دینی شروع کر دی۔ دوسرا لمحے سیلٹاں واپس لوٹا اور اس نے ماتھ میں پکڑے ہوئے ٹکاس کی سے پانی، تھیلی پر انڈیا اور اماں بی کے چہرے پر چھینٹے مارنے شروع کر دیئے۔ چھینٹوں کا اثر واقعی حیرت انگیز ثابت ہوا اور اماں جوش میں آ گئیں۔

۰ خدا کا شکر ہے۔ اللہ میاں نے ہماری دعائیں سن لیں۔۔۔ عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تجھے کر تائیں پر اس طرح سمٹ کر بیٹھ گیا جیسے وہ واقعی کوئی لڑکی اس کے پیچھے کا انداز غالصتاً نسوانی تھا۔

۰ ہائے میری قسمت۔ اللہ نے ایک ہی میٹا دیا تھا وہ بھی لڑکا بن گیا۔ ہائے میری قسمت؟۔ اماں بی نے بے اختیار دو ٹوٹی ہاتھوں میں سر پکڑ کر کہہ پتے ہوئے کہا۔

۰ اماں بی۔ اماں بی، یہ عمران جہاں تک کہ ہمیں اسے نڈا ڈالیں شوکتے ہیں۔ اماں بی؟۔ ثریا نے جلدی سے اس کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ انہیں سمجھانا شروع کر دیا۔

۰ کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں۔ نامک۔ ارے ہاں ہمارے زمانے

میں واقعی نامک میں مرد عورتوں کا لباس پہن کر نامک کیا کرتے تھے۔ اور مگر کیا ضرورت تھی اسے نامک کرنے کی۔ کیا باپ کی عزت اسی طرح ڈوبنے لگا۔ کیوں بے؟۔ اماں بی کی حالت یکلفت بدل گئی اور دوسرے لمحے انہوں نے تیزی سے جوتی اپنے چہرے اتاری اور پھر سامنے بیٹھے تائین پر بیٹھے ہوئے عمران کے سر پر نزار تڑپتیاں برساتی شروع کر دیں۔ اب ان کے چہرے پر بے پناہ غصہ اور جلائی تھا۔

۰ اونی اللہ۔ ہائے اللہ، اماں بی ہمیں نہ ماریں۔ ہمیں نہ ماریں؟۔ عمران کی زبان سے بے اختیار الفاظ نکلنے لگے۔

۰ ہیں۔ ابھی تک وہی نامک۔ بھروسہ آج میں تمہاری یہ کھوپڑی پہلی کر کے ہی چھوڑوں گی۔ تمہاری یہ جرأت کہ ماں سے بھی نامک کر دے؟۔ اماں بی کو اور زیادہ جلائی آگیا اور پھر تو ان کی جوتیوں میں اس قدر تیزی آگئی کہ جیسے وہ بوڑھی اور بیمار نہ ہوں، انہاں کی طاقتور ہوں اور یہ طاقت ان کے غصے کی تھی۔ ثریا اور سیلٹاں نامک ویدم دم نہ کشیدم کے مصداق خاموش تھے کیونکہ اماں بی کے چہرے پر جو غصہ اور جلائی تھا اس نے انکے ذہنوں اور جسموں کو جیسے من کر کے رکھ دیا تھا۔

۰ نالائق۔ بدتمیز۔ ماں سے نامک کرتا ہے؟۔ اماں بی کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا اور پھر اچانک عمران کے منہ سے جلی سی چیخ نکلی اور وہ یکلفت پہلو کے بل زمین پر گرا اور ساکت ہو گیا۔

”اور نامک کرتا ہے۔ ہیں۔ اور نامک۔“ امان بی
کو اور جلدی آگیا لیکن اسی لمحے ثریا کو جیسے ہوش آگیا۔ اس نے
جلدی سے امان بی کا ہاتھ پکڑا۔

”امان بی عمران بھائی یہ ہوش ہو گئے ہیں۔“ ثریا
نے جلدی اور تیز بے میں کہا۔

”بیہوش نہیں۔ یہ نامک کر رہا ہے۔ آج میں اس کا سارا
نامک ان جوتیوں سے ختم کر دوں گی۔“ امان بی اسی طرح
بے اور جلدی میں تھیں۔

”بیگم صاحبہ۔ صاحبہ واقعی بیہوش ہو گئے ہیں۔“
یمان نے جلدی سے اُٹھے بڑھ کر عمران کو سیدھا کرتے ہوئے
کہا۔ وہ واقعی بیہوش ہو چکا تھا۔

”اے میرا بیٹا۔ میرا عمران؟“ امان بی کے منہ سے
خفت کراہ سہی نکلی اور پھر وہ ثریا کے بازوؤں میں ہی جھولی گئیں۔
بھی بیہوش ہو گئی تھیں۔

”جلدی۔“ انکی ڈاکٹر کو بلاؤ بیٹان۔ جلدی کرو۔“
یا نے بڑی طرح بدحواس ہوتے اور چیختے ہوئے کہا۔

”گھبراہٹیں نہیں۔ ابھی انہیں ہوش آجائے گا۔“
مان نے عمران کو چھوڑ کر جلدی سے ایک طرف تباہی پر کھا

الگا کس اٹھایا اور اس بار اس نے دونوں کے پیروں پر
بعد دیگرے چیختے مارے شروع کر دیئے۔

چیختوں کا اثر اس بار بھی دیا ہی حیرت انگیز نکلا اور ان دونوں

ہر چہرہ کی کیفیات بدلنے لگیں لیکن پھر امان بی سے پہلے عمران
بی آنکھیں کھلیں اور دوسرے لمحے وہ یکلفت اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس
آنکھوں میں عجیب سی حیرت تھی۔

”ارے امان بی۔“ ثریا۔ اور امان بی کو کیا ہوا؟۔“
عمران نے انتہائی حیرت بھرے بے میں کہا۔

اسی لمحے امان بی کو ہوش آگیا اور وہ اُٹھنے لگیں۔
”میرا بچہ ہائے۔ یہ میں نے کیا کر دیا؟۔“ امان بی نے
ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

”امان بی۔ امان بی۔ کیا ہو گیا آپ کو۔ اور سیماں ڈاکٹر
کو بلاؤ۔“ عمران نے بڑی طرح گھبرائے ہوئے بے میں
امان بی کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”خدا یا تیرا شکر ہے۔ میرے بیٹے کو ہوش آگیا۔“
امان بی نے جب عمران کو ہوش میں دیکھا تو دہیں موٹے پر ہی
بلے اختیار سہدے میں گر گئیں۔

”ارے یہ کیا۔ یہ لباس۔ لاجول ولا قوت۔“ کیا
مطلب؟۔“ اسی لمحے اچانک عمران کی نظریں اپنے لباس

پر پڑیں اور وہ واقعی لوکھلا ہٹ میں بڑی طرح تاج سا گیا۔ اس
کے چہرے اور آنکھوں میں شدید ترین حیرت کے آثار ابھرائے
تھے۔

”اب بند بھی کریں یہ نامک بھائی جان۔ جاہیں جا کر لباس
بدلیں۔“ ثریا نے برا سامنہ بتاتے ہوئے کہا۔ وہ یہی

مجبوری تھی کہ عمران کی یہ حیرت بھی اس ناکمل کما ہی کوئی حد ہے۔

• ناکمل — کیا مطلب — مگر یہ لباس — لا حول ولا قوۃ، تم اماں بی کا خیال رکھو میں ابھی آتا ہوں؟ — عمران نے اس بڑی طرح ہلکا کرنے ہوئے پیچھے میں کہا کہ شاید ہی عمران پر عمران کے چہرے کو دیکھنے لگی جو پانچکوں کے سے انداز میں دور ہوا اور لنگر روٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

سرخ پٹری کے دامن میں موجود پرانا رلیٹ ہاؤس کسی نفس کی جیب کی طرح بالکل ہی ویران اور خالی پڑا ہوا تھا۔ چرواہا در صدیقی دو مختلف راستوں سے بڑے محتاط انداز میں اس میں داخل ہوئے تھے لیکن وہاں موجود مخصوص قسم کا سنٹا اور ویرانی نے انہیں پہلے ہی لمحے میں بتا دیا تھا کہ رلیٹ ہاؤس خالی ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے بڑے محتاط انداز میں سارے رلیٹ ہاؤس کی تلاشی لی۔ گو وہاں ایسے آثار موجود تھے کہ یہاں چند روز قبل کئی آدمی موجود رہے ہیں لیکن اس وقت وہاں نہ ہی کسی قسم کا کوئی سامان موجود تھا اور نہ کوئی آدمی۔

”تم جا کر نعمانی کو لے آؤ“ تاکہ اب یہاں رابرٹ سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے۔ چوہان نے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا واپس مرو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صدیقی جیب واپس

نئی مالیت میں بھٹی کر چوہان کا ذہن رابرٹ کی طرف سے اور بھی
 یاد تک گیا تھا کیونکہ ایک سائنسدان کے پاس اس قدر بڑی
 مٹی موجودگی عام حالات میں ناممکن تھی۔ بہر حال اس نے رقم کی
 بات توجہ دینے کی بجائے ڈائری کھولی اور دو صر سے ملے وہ چمک
 اکیونکہ ڈائری میں جو کچھ بھی لکھا گیا تھا وہ ایسے تھا جیسے کوئی
 رٹ سینڈ میں لکھے یا پھر سیاہی میں ڈوبا ہوا کوئی کڑا ان صفحات
 بیکار رہا ہو۔

”کیا پڑھ رہے ہو چوہان؟“ نعمانی نے اس کی طرف
 نہ جوئے کہا۔

”میرا خیال ہے معاملہ کچھ اس سے بھی زیادہ مشکوک ہے جتنا
 سمجھ رہا تھا۔ یہ دیکھو اس قدر بھاری مالیت کی رقم اور اس ڈائری
 زیر۔ یہ یقیناً کوئی کوڈ ہے اور کوڈ بھی انتہائی نامانوس سا۔“
 اس نے کہا اور ڈائری نعمانی کی طرف بڑھا دی۔

”کس کوڈ کی بات کر رہے ہو؟“ صدیقی نے بھی
 بے آستے ہوئے کہا۔ وہ رابرٹ کو ستون سے اچھی طرح بانڈھ کر
 لٹا رہا تھا۔

”یہ تو کوئی خاص ہی کوڈ ہے؟“ نعمانی نے کہا اور ڈائری
 کی طرف بڑھا دی۔

اسے یہ تو انیس سو تھری ایس کوڈ ہے۔ بہت خوب بڑے طویل
 کے بلکہ نظر آیا ہے؟“ صدیقی نے چونکتے ہوئے کہا۔
 انیس سو تھری ایس۔ کیا مطلب؟“ اس بار نعمانی

لٹا تو اس کے کاندھے پر بیہوش رابرٹ لدا ہوا تھا۔ اور نعمانی
 بھی اس کے سامنے ہی تھا۔ نعمانی کے ہاتھ میں ایک برلیٹ کیس
 بھی موجود تھا اور ایک رسی کا گھٹا بھی صدیقی نے بیہوش رابرٹ
 کو وہیں گروڈ آلود فرش پر ڈال دیا۔

”یہ برلیٹ کیس رابرٹ کا ہے؟“ چوہان نے نعمانی
 سے پوچھا۔

”ہاں عقیبی سیٹ کے نیچے پڑا تھا۔ ساتھ ہی رسی بھی تھی
 اس لئے اٹھا لایا کہ اب اسے بانڈھنا بھی تو ہے؟“ نعمانی
 نے صراحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے ستون کے ساتھ بانڈھو“ میں اس برباد
 کیس کا جائزہ لیتا ہوں؟“ چوہان نے کہا اور نعمانی برلیٹ
 کیس چوہان کو دے کر صدیقی کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ہی ڈ
 طور پر اس مشن میں چوہان کو اپنا چیف تسلیم کر چکے تھے، کیونکہ
 ایک لحاظ سے یہ مشن چوہان کے ذہن کا ہی نتیجہ تھا ورنہ وہ
 غادر کے ساتھ ہی رابرٹ کو لے کر واپس چلے جاتے۔

”برلیٹ کیس کے کھپ صرف بند تھے، انہیں لاک نہ کیا گیا
 اس لئے برلیٹ کیس آسانی سے کھل گیا اور چوہان اس کی تلاش
 میں مصروف ہو گیا۔ برلیٹ کیس میں دو چوڑے پکڑوں کے علاوہ
 ایک غیر ملکی رول اور ’ایک تیز دھار شیخ اور ایک چھوٹی سی ڈائری
 بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ برلیٹ کیس میں بڑے بڑے نوڈ
 پر مشتمل کئی گڈیاں بھی خفیہ خانوں سے باہر آگئی تھیں۔ یہ راز

تم:۔۔۔ رابرٹ نے اس بار بڑی طرح بوکھلائے ہوئے پہنچے ہیں کہا اور چوہان مسکرا دیا۔

”بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ تمہاری طرح ہم بھی رابیل میں دھپسی رکھتے ہیں:۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا، وہ بڑی ذہانت سے رابرٹ کے گرد اپنا جال اس طرح بنتا جا رہا تھا کہ رابرٹ خود بخود وہ سب کچھ اگل دے جو چوہان جانتا چاہتا ہے۔ کیونکہ اگر واقعی رابرٹ تربیت یافتہ ایکٹ ہے تو پھر اس سے صرف تشدد کی بنا پر معلومات انگوٹھا خاصا مشکل کام ثابت ہو سکتا تھا۔

”اوہ۔۔۔ مم۔ مم مگر کیسی دلچسپ۔ میں سمجھا نہیں:۔۔۔ رابرٹ چوہان کے فقرے پر بڑی طرح چونک اٹھا تھا۔

”تقریباً ویسی ہی دلچسپی جیسے تم اور تمہارا بیٹہ کو اڑ رہکتا ہے۔۔۔ البتہ ہمارے فیملی قدرے مختلف ہیں:۔۔۔ چوہان نے

بہم اور غیر واضح انداز میں جواب دیا۔

”مم مگر میں تو سائنسدان ہوں:۔۔۔ رابرٹ نے جوش بجاتے ہوئے کہا اور چوہان بے اختیار طنز پر انداز میں تہقید مار کر ہنس پڑا۔

”بہت خوب۔۔۔ یہاں کی مقامی زبان میں اسے تجاہل عارفانہ کہتے ہیں۔ یعنی سب کچھ جاننے کے باوجود کچھ نہ جاننے کا دعویٰ کرنا“ چوہان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”یہاں کی مقامی زبان۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم مقامی نہیں ہو:۔۔۔ رابرٹ چوہان کی توقع کے عین مطابق بڑی طرح

لٹکے لگا تو دوبارہ رابرٹ کے سامنے آیا اور دوسرے ٹکے اور رابرٹ کے دونوں گالوں پر ٹکے بعد دیگرے تیزی سے پھینک مشروغ کر دیئے۔ چند تھپتھپوں کے بعد ہی رابرٹ کے جسم حرکت پیدا ہونے لگ گئی اور چوہان ایک قدم پیچھے ہٹ کر ہو گیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ نے کراہتے ہوئے انکھیں کھولیں چوہان خاموش کھڑا رہا جیسے ہی رابرٹ کا شور جاگا اس کی اور چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔

”مم۔ مم میں کہاں ہوں:۔۔۔ رابرٹ نے شدید حیرت بھرے پہنچے میں کہا۔

”اسی ریسٹ ہاؤس میں جہاں بقول تمہارے تم رابیل کے رہتے رہے ہو:۔۔۔ چوہان نے سر دھبے میں جواب دے ہوئے کہا۔

”اوہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے۔ مم۔ مم میں نے کیا ہے:۔۔۔ رابرٹ نے حیرت بھرے پہنچے میں کہا۔

”تمہارے سارے قصور اس ڈائری میں بند ہیں رابرٹ اور اگر تم یہ سمجھتے تھے کہ ایکس پکڑی ایس کو ڈکونی نہیں پڑھ

یہ تمہاری خام خیالی تھی:۔۔۔ چوہان نے جیب سے راہ کی ڈائری نکال کر اسے دکھاتے ہوئے کہا اور رابرٹ کے

پریکٹس اس قدر حیرت چھا گئی کہ جیسے اسے حیرت کی سزا ہزاروں درلیج ایکٹرک کرنٹ کا شاگ لگا ہو۔

”تت۔ تت۔ تم نے ڈائری پڑھ لی ہے۔ لگ لگ کر

چونکہ پڑا تھا۔

”فی الحال تو مقامی ہوں، دیکھو رابرٹ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہمیں رابیل سے دلچسپی ہے۔ تم سے نہیں۔ ہمارے فیملڈ“

مقامہ مختلف ہیں اس لئے تمہیں یہاں لاکر اس پر دلچسپی کا اصرار مقصد صرف اتنا ہے کہ تم ہمیں صرف آفتاب ”کہ تمہیں رابیل کو سنبھالنا شروع کرنے کی ضرورت کبوں پیش آئی؟“ — چورنگان

یہ کائنات سنجیدہ ہوتے ہوئے کہہ: اور رابرٹ کو حیرت کا ایک
جھٹکا لگا۔ چونکہ واقعی کسی مہرِ شاعر پر کی طرح اپنے پتے کا
ایک کر کے متحرک رہا تھا اور ہر نئے پتے سے رابرٹ کو پہلے سے
زیادہ زوردار حیرت کا جھٹکا لگ رہا تھا اور چونکہ چاہتا ہی
تھا کہ مسلسل حیرت کے زوردار جھٹکے دے کر رابرٹ کا ذہن
مداہک مآووف کر دے کہ وہ خود بخود سب کچھ اگل دے جو وہ
چاہتا تھا۔ اسے علم تھا کہ حیرت کے ان پے درپے جھٹکوں
وجہ سے لازماً رابرٹ کے منہ سے کوئی نہ کوئی ایسا اشارہ ضرور
نکلے گا جس کی بنیاد پر وہ اگلے بڑھ سکے گا۔

ایجنٹ ہو۔۔۔۔۔ رابرٹ کے منہ سے بے اختیار نکلا اور دم سے طرح مسکرا دیا۔

”عزیزی تو نہیں جوتا کہ ایکسٹ کسی نہ کسی حکومت کا ہی
 ویسے عام طور پر جوتا تو ایسے ہی ہے۔“ — چوہان نے
 کے ایکسٹ کے اشارے کو یکدم ڈکرائے جواب دیا کہ جس سے

جی ثابت نہ ہو کہ وہ واقعی ایکریمین ایجنٹ ہے اور ہو بھی سکتا ہے۔ دیے چوٹان جانا تھا کہ مقامی زبان کے اشارے کی وجہ سے ایئرٹ کے ذہن نے اس کی توقع کے عین مطابق اسے خیر ملای ہو سکتا ہے اور شاید اس کے قدم نامت اور ڈیل ڈیل کی وجہ سے ایئرٹ کے ذہن نے ہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ایکریمین ایجنٹ ہو سکتا ہے۔

”جوہد کو ہمارا اصلی سس جرم سیم سے ہے۔ میں مجھ گیا۔
 یکن تہیں رابیل سے کیا دلپس ہو سکتی ہے۔ وہ تو ایک عام سی لڑکی
 اور چڑی بوٹیوں کی ماہر ہے۔ رابرٹ نے اپنے طور پر
 وہی داؤ چران پر استعمال کرنے کی کوشش کی جو جوان اس پر
 اُڑا رہا تھا اور جوان اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرایا۔
 ”اسی لئے تو بچہ رہا تھا کہ آخر اس پر مینا ٹرم کا عمل کرنے
 کی کیا ضرورت پیش آئی تھی؟“ جوان نے بڑے شاطرائہ
 انداز میں رابرٹ کا داؤ اسی پر ہی اُٹا دیا تھا۔

تو کیا تم وہی نہیں جانتے کہ مینا فرم کا عمل کیوں کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا اور چون ہلکا سا قبضہ مادرِ مہنس

پہناتھو۔ رابرٹ تم واقعی خاصے ذہین آدمی ہو، جو شخص
پہناٹھرم کے معمولی کو صرف دیکھ کر سمجھ جائے اس سے پوچھ
رہے ہو کہ پہناٹھرم کا عمل کیوں کیا جاتا ہے۔ بہت خوب۔
جرمان نے سنیے ہوئے کہا اور رابرٹ کے چہرے پر ایک رنگ

1

• اگر تم ہینا ٹرم کے بارے میں جانتے ہو تو یہ بھی ضرور جانتے ہو گے کہ ہینا ٹرم جہاں کچھ پوچھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہاں کسی چیز کو چھپانے کے لئے بھی کیا جاتا ہے اور یہاں ہمارا مقصد کچھ چھپانا تھا اور جو کچھ چھپانا تھا اس کا تعلق مقامی افراد یا حالات سے ہے۔ کسی غیر ملک سے تعلق نہیں ہے اس لئے تم اس بارے میں اطمینان رکھو؟۔ رابرٹ نے اپنے طور پر تو بڑی ہوشیاری سے چوہان کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی لیکن چوہان جانتا تھا کہ اس نے اس کے مطلب کی کئی باتیں از خود بتا دی ہیں۔

• مسٹر رابرٹ۔ اس وقت میں تمہیں اگر مقامی نظر اڑا ہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ مجھے بھی اپنے مقصد کے تحت مقامی حالات سے ہی تعلق ہے۔ اس لئے اگر تم ان مقامی حالات کے بارے میں چلو پوری تفصیل نہ بتاؤ تو کم از کم اتنا اشارہ تو کر سکتے ہو جس سے میں سمجھ جاؤں کہ ان مقامی حالات کا تعلق ہمارے کسی مشن سے نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ہمارا تم سے تعلق ختم ہو جائے گا اور تم اپنا کام کرتے رہنا ہم اپنا۔۔۔ چوہان نے کہا۔

• یہاں ایک مقامی آدمی ہے۔ علی عمران۔ کیا تم اسے جانتے ہو؟۔ رابرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور یہ سوال اس قدر غیر متوقع تھا کہ چوہان نہ چاہتے کے باوجود بے اختیار جھٹک پڑا اور غاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ چھپنے

اگر گزر گیا۔ شاید وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ اس کا پالا انتہائی شاد ذہن آدمی سے پڑ گیا ہے۔

• سو ری مشر جو بھی تمہارا نام ہو۔ ہینا ٹرم کے بارے مجھے کچھ معلوم نہیں اس لئے میں تو تمہارے منہ سے یہ بات حیران ہو رہا تھا کہ کیا واقعی رابرٹ پر ہینا ٹرم کیا گئی ہے۔ رابرٹ بھی لا شعوری طور پر اس ذہنی شرط پر ہر برسے آگے لگ گیا تھا جو چوہان نے اس کے سامنے بچھا دی تھی۔

• وہ تو مجھے تمہاری آنکھیں دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا اس بارے میں کوئی عملی تجربہ نہیں رکھتے اور عملی تجربہ تو ایک معمولی سی شہ نہ ہندہ بھی شاید نہیں رکھتے ورنہ میری آنکھیں ہا کر ہی نہیں اتنا تو معلوم ہو جاتا کہ میرا اس میں کچھ تجربہ بھی نہ بہر حال چونکہ میں اس بارے میں ماہر نہیں ہوں اس لئے میں صرف تمہاری بھلائی کے لئے اس عمل کے ذریعے تمہارے ذہن میں جھانکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ ہو سکتا ہے میں تو کاہلہ ہو جاؤں مگر تم ذہنی طور پر ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو جاؤ اس میں کوشش کر رہا ہوں کہ تم میرے مطلب کی باتیں مجھے بتاؤ صرف میرے مطلب کی کیونکہ مجھے تم سے یا تمہارے ساتھ قبول سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی میں ان باتوں میں وقت ضا کرنے کا عادی ہوں؟۔ چوہان نے انتہائی سنجیدہ و میں بات کرتے ہوئے رابرٹ پر اپنے ذہنی شاطرانہ کانا ڈال دیا۔

مشر رابرٹ۔ گو ہمارے مشن کا براہ راست تعلق عمران سے نہیں ہے لیکن ہم عمران سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ کسی بھی وقت ہمارے مشن سے تعلق پیدا کر سکتا ہے اور ہمیں خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ہم عمران سے جو کس رہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ذرا اپنے مشن کی وضاحت کرو، پہلے شک اس کی تفصیلات نہ بتاؤ، ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے لیکن ہم بہر حال اتنی وضاحت ضرور چاہتے ہیں کہ وہ متوازی گیر کسی جگہ راستہ کاٹ کر ایک دوسرے سے ٹوڑ دی جائیں گی۔

چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”تم بے فکر رہو۔ میرے خیال میں تو اب تک عمران اس قابل ہی نہ رہا ہو گا کہ وہ ہمارے مشن سے تعلق پیدا کرے بلکہ میرا خیال ہے آئندہ وہ لفظ مشن ہی بھولی جائے گا۔“
 رابرٹ نے پریقین ہجے میں کہا تو چوہان ایک ہار چہرہ جو تک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم لوگوں کے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اتنی آسانی سے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں۔“ چوہان نے کہا۔
 ”ہاں ہمیں معلوم ہے کہ وہ اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں۔ اس لئے اس بار ہمارے ہیڈ کوارٹر نے ایک بالکل ہی منفرد پلاننگ کی تھی۔ ہم نے عمران کو ذہنی طور پر اپنا غلام بنانے کا فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے مطابق ہم نے رابرٹ

کے بعد انکار سے رابرٹ یقیناً اس کی طرف سے مشکوک ہو جائے اور جو کچھ اس نے اپنی ذہنی جنگ سے اب تک معلوم کر لیا یا معلوم کرنے کے لئے جو میدان ہموار کر لیا ہے وہ سب ختم جائے گا۔“ اس لئے اس نے فوری طور پر اجازت دے دیا۔

”ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلیجنس لارکا اور سپرنٹنڈنٹ انٹیلیجنس فیاض کا گہرا دوست ہے اور بھی مجھے معلوم ہے کہ وہ پاکستا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کبھی بھی کام کرتا ہے۔ تو کیا تمہارا مشن اس عمران کے بارے میں ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو تمہارا اور ہمارا مشن بالکل مختلف ہے۔“ چوہان واقعی اپنی پوری ذہنی صلاحیتوں سے کام لے رہا تھا چونکہ اس کے پاس وقت کی کوئی کمی نہ تھی اور شاید اس موقع بھی اسے بہت کم ملتا۔ اس لئے اس وقت وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو صحیح معنوں میں بروئے کار لا رہا تھا اور چوہان کی توقع کے عین مطابق اب رابرٹ بغیر کسی تشدد کے صرف ذہنی طرے پر مہمات کھا کر سب کچھ اگل دینے والے مرحلے پر پہنچ چکا تھا۔

”پھر تو تم واقعی کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہو۔ بہر حال اگر تمہارے مشن کا عمران سے کوئی تعلق نہیں تو پھر تم مجھے رہا کر دو کیونکہ رامشن صرف عمران کے خلاف ہے۔“ رابرٹ نے بینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

حالی کیا تھا۔ وہ جڑی بوٹیوں کی ماہر ہے۔ اس نے ایک جڑی بوٹی
 ہفت کی ہے جس کا نام جانگک ہے۔ اس بوٹی کے چوبہرو اگر کوئی
 ت چالیس روز تک لگاتی رہے تو اس کے جسم سے ایسی خوشبو
 نکلتی ہے جو عام طور پر محسوس نہیں ہوتی لیکن اگر اس خوشبو میں
 ہوا کوئی پڑا کسی مرد کو شگایا دیا جائے تو پھر اس مرد کو اس
 ت کی خوشبو میلوں دور سے اُٹنے لگ جاتی ہے اور اس کے لہہ
 مرد کا ذہن خود بخود اس خوشبودار عورت کے ذہن کے تابع ہو جاتا
 ۔ ایسا تابع کہ وہ مرد اس عورت کا مکمل طور پر ذہنی غلام ہو
 جاتا ہے اور اس کے اشاروں پر وہ دنیا کا ہر کام کرنے پر تیار ہوتا
 ہے جو عام حالات میں وہ کبھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مکمل ذہنی غلامی کے
 ضروری ہے کہ اس عورت کا ذہن بھی اس مرد کو سو فیصد مانوسیت
 یاد پر قبول کرے چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ رابیل کو بھی اس مشن کے
 متوال کیا جائے۔ رابیل کو آسانی سے ہیڈ کوآرٹر کے تابع کیا
 گیا تھا لیکن جب رابیل کا ذہنی تجربہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس
 ذہن میں مردوں کے خلاف نفسیاتی گڑبگ موجود ہیں۔ وہ کبھی
 ہی مرد کو سو فیصد مانوسیت کی بنیاد پر قبول نہیں کر سکتی یسکن
 کے لئے ہمیں مکمل ذہنی غلامی کی ضرورت تھی اس لئے ہیڈ
 نے پروفیسر اسکاٹ سے رابطہ کیا جو ایسے علوم کا بہت بڑا
 ہے۔ اس نے ایک نیا فارمولا بھی ایجاد کر رکھا تھا جسے وہ ایم۔
 رامولی کہتا ہے۔ اس کے تحت وہ دو افراد میں سو فیصد مانوسیت
 رکھتا ہے چنانچہ پروفیسر اسکاٹ کو اس مشن پر لگایا گیا اور

میں اور میرا باس اس کے ساتھ آئے۔ رابیل کو ہم نے اغوا کیا۔
 پروفیسر اسکاٹ نے اس پر سپنا ٹرم کا عمل کیا اور اسے رابیل سے
 مریم بنا کر باس کے احکامات کے تابع بنا دیا لیکن چونکہ ہیڈ کوآرٹر کی
 سنت ہدایات حقیقہ کے عمران کو آخر تک اس مشن کا قطعی عزم نہ ہو سکے
 اور پروفیسر اسکاٹ صرف تصویر کی مدد سے بھی ایم۔ ٹی فارمولہ
 ملکی کر سکتا تھا اس لئے فیصلہ ہوا کہ ایم۔ ٹی فارمولے کے لئے
 عمران کی تصویر حاصل کی جائے لیکن چونکہ رابیل کے ذہن میں مردوں
 کے خلاف نفسیاتی گڑبگ تھیں اس لئے پروفیسر اسکاٹ کے مشن سے
 عمران کی ایسی تصویر ضروری تھی جس میں وہ بظاہر عورت نظر
 اُڑ رہا ہو حالانکہ یہ تقریباً ناممکن کام تھا لیکن باس جو مرتبہ حد
 صلاحیتوں کا مالک ہے اور سپرائیجٹ ہے۔ اس نے ایک چکر
 چاکر ایسی اصل تصویر حاصل کر لی اور پروفیسر اسکاٹ نے اپنا عمل
 شروع کیا لیکن کامیابی کی رفتار بے حد سست تھی کیونکہ پروفیسر
 اسکاٹ کے مطابق رابیل کے ذہن میں گہری پیچیدہ رکاوٹیں موجود تھیں۔
 اس طرح سو فیصد کامیابی کے لئے مزید ایک سال کی ضرورت تھی۔
 چنانچہ یہ پلاننگ ناقابل عمل ہو گئی۔ اس پر پروفیسر اسکاٹ نے نئی
 پلاننگ دی کہ اسے موقع دیا جائے تو وہ عمران کے ذہن کے اندر
 سوئی ڈال کر کوئی ایسا عمل کر سکتا ہے کہ عمران ذہنی طور پر ہیڈ
 کے لئے اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگ جائے گا اور زندگی بھر ایسا
 ہی سمجھتا رہے گا۔ دنیا کو کوئی ڈاکٹر اس کا علاج نہ کر سکے گا۔
 ہیڈ کوآرٹر نے یہ پلاننگ اس لئے منظور کر لی کہ اگر عمران ذہنی طور

اس طرح اس قدر ذہانت آمیز پلاننگ کر سکتے ہیں۔ ایسی پلاننگ
 ذہانتی ذہین افراد ہی کر سکتے ہیں اور ذہین افراد جس تنظیم میں
 دن وہ عزیز معروف رہ بھی نہیں سکتی اس لئے کہیں تم نے صرف
 بے چکر دینے کے لئے تو یہ کہا ہی نہیں بیان کر دی؟۔ چوہان
 نے کہا اور اس بار رابرٹ بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔
 "تم بیک تھنڈر کو عزیز معروف تو کہہ سکتے ہو لیکن چھوٹی جہیز
 میں کہہ سکتے۔ یہ تنظیم ابھی اپنے آپ کو خفیہ رکھے ہوئے ہے لیکن
 بے یہ ظاہر ہوگی تو پھر دنیا تو کیا سب میاں اس کی منشی میں
 ہوں گے؟۔" رابرٹ نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب
 دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بچہ بنا رہا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ
 تمہارے ہیڈ کوارٹر کو کیسے معلوم ہو گا کہ عمران عملی طور پر ناکارہ
 ہو جائے گا۔ نئی ہرے کوئی بھی سپر ایجنٹ صرف ذہنی طور پر اپنے
 آپ کو عورت سمجھنے سے تو عملی طور پر ناکارہ نہیں ہو سکتا۔ بعض
 عورتیں تو مردوں سے بھی بڑھ کر فیلڈ ایجنٹ کے طور پر کامیاب رہتی
 رہیں؟۔" چوہان نے مزہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نے اس کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ جب باس
 اپنے مشن کی کامیابی کی رپورٹ دے گا تو ہیڈ کوارٹر اسے ایک
 ایسا مشن سوچے گا جو عمران کے لئے انتہائی اہم گا۔ یہ عمران کے
 لئے ایجنٹ کیس ہو گا۔ اگر ہم اس مشن میں کامیاب رہے تو یہی
 سمجھا جائے گا کہ عمران ناکارہ ہو چکا ہے اور اگر عمران کامیاب

پر عورت بننے کے بعد عملی طور پر ناکارہ ہو گیا تب بھی ہیڈ کوارٹر
 کے راستے کا ایک بڑا پتھر ہٹ جائے گا اور اگر وہ کارآمد تو ہو
 پہلی پلاننگ کو الٹ دیا جائے گا۔ رابیل کو ذہنی طور پر مرد بنا دیا
 جائے گا۔ اس طرح نتیجہ وہی نکلے گا۔ رابیل کے ذہن کو پہنا نائز
 کر کے اس سے پرو فیسر والے سارے واقعہ کو واضح کر دیا گیا تاکہ
 وہ کسی کو کچھ بتا نہ سکے اور میں اسے دارالحکومت اس کے گھر چھوڑنے
 جا رہا تھا کہ راستے میں تم لوگ مل گئے جبکہ پرو فیسر اور باس ہوم
 نے دو سرا مشن یعنی عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے پر کام کرنا
 تھا اور ہومر کی عادت ہے کہ وہ انتہائی سادگی اور برقع رفتاری سے
 کام کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب تک وہ اپنا مشن مکمل کر چکا
 ہو گا۔ اور عمران ہیڈ ہیڈ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہو گا
 یہ سب کچھ تفصیل سے میں نے نہیں اس لئے بتایا ہے تاکہ تمہاری
 قسلی ہو جائے کہ ہمارا مشن لازماً تم سے قسلی مختلف ہے اور تمہارے
 مشن سے نہیں بھی غائدہ پہنچے گا کہ عمران ناکارہ ہو جائے گا؟
 رابرٹ نے چوہان کی ذہانت کے سامنے شرمات کھاتے ہوئے
 اسے اس طرح تفصیل بتا دی جیسے وہ اپنے باس کو تفصیل رپورٹ
 دے رہا ہو۔

"ویری گڈ مسٹر رابرٹ۔ ویری گڈ، بڑی ذہانت آمیز اور
 انتہائی منفرد پلاننگ کی ہے تمہارے ہیڈ کوارٹر نے کمال کیا ہے
 اس قدر خوبصورت پلاننگ لیکن یہ بات ابھی تک میری سمجھ میں
 نہیں آئی کہ ایک عزیز معروف اور معمولی سی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر آخر

تو پھر رابیل والی پلاننگ پر دوبارہ عمل ہوگا؟ — رابرٹ
اسے سمجھاتے ہوئے کہا،

ویری لڈ — اب مجھے یقین آگیا ہے کہ بلیک تنہا واقعی
فی بڑی تنظیم ہے۔ او۔ کے رابرٹ تم نے وقتی طور پر اپنی
ان بیکالی ہے؟ — چوڈان نے مسکراتے ہوئے کہا،

• وقتی طور پر کا کیا مطلب ہوا؟ — رابرٹ نے بڑی
رح چوسکتے ہوئے کہا،

• قیہا ہر ہے جب تک تبدیلی باتوں کی تصدیق نہ ہو جائے
عمل اعتماد تو نہیں کر سکتے اور تصدیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم
دارالحکومت میں جا کر چیک کریں کہ کیا واقعی عمران ذہنی طور پر غور نہ
نہ کیا ہے یا نہیں؟ — چوڈان نے سر ہلاتے ہوئے کہا،

• تو تم اس وقت تک مجھے اس طرح قید رکھو گے؟ —
برٹ نے کہا،

• ارے نہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم یہیں
تید کر کے بیٹھے اشتغال کرتے رہیں، ہم یہیں دارالحکومت پہنچا دیں
گے، اور اس کے بعد تم آزاد ہو گے لیکن اگر تمہاری باتوں کی
تصدیق نہ ہو سکی تو پھر ہمارے آدمی یہیں فوراً ڈھونڈ لیں گے

بیان ہمارے غیروں کا آپس طرح جالی پھینا ہوا ہے کہ تم باتال
میں بھی گھس جاؤ تب بھی تم ہماری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتے
تمہارا حلیہ جیسے ہی ہمارے آدمیوں کو پہنچا جائے گا وہ تمہیں
ٹرکس کر لیں گے اور اگر واقعی تم نے جو کچھ کہا ہے، درست نکلا

تیار کیا کو اور ٹو فٹا ہر ہے ہمیں انعام و اکرام دے گا، ہم بھی
فی بڑی تنظیم کے ایجنٹوں سے دوستانہ روابط رکھنے پر فخر محسوس
ہوئے۔ — چوڈان نے کہا،

• تم نکر نہ کرو۔ کامیابی ہماری ہی ہوگی۔ ہاس ہو رہے پناہ
کامیابی کا نامک ہے۔ وہ نامکب کو ممکن کر دیتا ہے۔ —
برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا،

• او۔ کے؟ — چوڈان نے کہا اور ایک قدم آگے بڑھ
دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بیکلی کی سی تیزی سے گھوما اور رابرٹ
ہنٹی پر شاخ سا چھوٹا، رابرٹ کے حلق سے تحیر بھری چیخ
اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی، وہ بیوقوف
کا تھا، چوڈان تیزی سے واپس مڑا تا کہ اپنے ساتھیوں کو اندر
نے، پھر جب اس نے اپنے ساتھیوں کو رابرٹ کی ہتائی ہوئی
بلات مٹائیں تو وہ دونوں حیرت سے دنگ رہ گئے،

• اہ! اس قدر تفصیلی معلومات تم نے حاصل کر لیں، اتنی
ی سازش کا سراغ لگا لیا لیکن اس رابرٹ کے جسم پر تو تشدد
آئی نشان تک موجود نہیں ہے؟ — نعمانی نے انتہائی
تہرے پہنچے میں کہا،

• میں نے اس سے ذہنی شطرنج کھیل ہے اور میں نے اس
ی شطرنج میں اسے شرمات دے دی ہے؟ — چوڈان
مسکراتے ہوئے کہا،

• لیکن اصل آدمی تو وہ پرو فیسر اسکٹ اور ہومرین ان کے

متعلق تم نے کوئی تفصیلات نہیں بتائیں۔۔۔۔۔ صدیقی

کہا۔

میں نے جان بوجھ کر پوچھا ہی نہیں ورنہ یہ لازماً بدکر
اب ہم اسے دارالحکومت میں کہیں ڈال دیں گے اور پھر اگر
بھر پور نگرانی کریں گے۔ لازماً یہ اپنے ساتھیوں سے جا کر ملے
وہ خود بخود ہمارے سامنے آجائیں گے۔۔۔۔۔ چوہان نہ
اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”ویسے آج مجھے ایک اور شک پڑنے لگ گیا ہے۔۔۔۔۔
نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیسا شک۔۔۔۔۔ چوہان نے چونک کر پوچھا۔

”اس پرو فیسر نے اپنے کسی پراسرار فارمولے سے عو
ذہن تہاری کھو پڑی میں قتل کر دیا ہے۔۔۔۔۔ نعمانی
کہا اور چوہان کے ساتھ ساتھ صدیقی بھی قہقہہ مار کر ہنس
”ویسے اگر واقعی یہ پرو فیسر اور ہو مر اپنے مشن میں کامیاب
ہو گئے تو آئندہ جیسے گا جب عمران عورت بنا ہوا ہوگا
صدیقی نے کہا اور اکس باران کے قہقہوں سے رلیٹ ہوا
کا یہ کمرہ گونج اٹھا۔

”انسٹن منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے وقت عمران
چہرے پر جو گہری سنجیدگی طاری تھی اس نے بلیک زریو کو چونکا
وہ اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔
”بیٹھو۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ ہلچے میں بلیک زریو
کہا اور اپنی منغصہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔
”کیا بات ہے عمران صاحب۔ خیریت تو ہے۔ آج آپ
ات سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں۔۔۔۔۔ بلیک
”انسٹن پریشانی کے بلچے میں پوچھا۔

”اگر تمہیں مرد کی بجائے عورت بنا دیا جائے، میرا مطلب
تم طاہرہ کی بجائے طاہرہ بن جاؤ، سرخ ریشی لباس پہن
بالکونڈہ شادابی میک اپ کرو، جیولری پہن لو، صبر پر کرن لگا
شہزادہ تم واقعی اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگو، اسی انداز میں

”کہہ میں لاکھ بھی کو شش کرتا آپ نے باز نہ آنا تھا۔“

بیک زیدو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے یاد ہے تم نے فون کیا تھا اور اس پر نسل اور طریقوں کے بارے میں رپورٹ دی تھی لیکن ظاہر صاحب میں مذاق نہیں کر رہا۔ تم بے شک امال بی اور شریا کو فون کر کے تصدیق کرو۔“

عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ رہنے میں کہا اور بیک زیدو

کے بے اختیار ہونٹ پہنچ گئے۔

”مگر یہ کیسے ممکن ہے۔“ نہیں ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔“

بیک زیدو ایک بار پھر اسی یقین اور بے یقینی کی کیفیت کے درمیان

جک گیا تھا۔

”کیا تمہاری نگاہوں سے ایسے کیس نہیں گزرے جن میں اچانک

کوئی آدمی اپنے آپ کو گناہ یا دوسرا کوئی جانور سمجھنے لگ جاتا ہے اور

پھر اسی طرح جھوٹا ہے۔ اسی طرح چاروں ماتحت زمین پر ٹیکا کر چلتا

ہے۔“

عمران نے سنجیدہ پہلے میں کہا۔

”ہاں لیکن یہ تو کسی ذہنی بیماری کا نتیجہ ہے۔“

بیک زیدو نے انہماک میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا ایسی بیماری مصنوعی طور پر پیدا نہیں کی جاسکتی؟“

عمران کا بعد اسی طرح سنجیدہ تھا اور اب بیک زیدو ایک بار پھر

چونک پڑا۔

”جو تو کہتا ہے۔“ لیکن.....“

بیک زیدو نے

بھائی تصور کی جوتیاں تو قابل برداشت ہوتی ہیں لیکن

کی جھٹکی اور میری کھوپڑی ابھی تک شدید درد کر رہی ہے۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بیک زیدو کی آنکھیں اس

تیزی سے کانوں کی طرف پھیلنے لگیں کہ جیسے ابھی کانوں کو

کرتی ہوئیں کھوپڑی کے عقب میں مل جائیں گی۔ اس کا سانس

رک گیا تھا۔

”لک۔ لک کیا مطلب۔“ کیا آپ عورت بن گئے تھے۔“

بیک زیدو اس طرح بولا جیسے کسی گہرے کنویں کی تہ سے بولی

ہو۔ اس کے چہرے کے عضلات پھر پھٹا رہے تھے۔ دو شایانہ

اور بے یقینی کی درمیانی کیفیت میں ٹٹکا ہوا تھا۔

”جی ہاں۔“ بن گیا تھا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر تم دیکھتے

رعب حسن سے اسی لمحے دھڑام سے گرتے اور روح نفس غم

سے ایف سکشن کی طرح پرواز کر جاتی۔“

عمران نے مسکرا

ہوئے کہا اور بیک زیدو نے ایک طویل سانس لیا۔

”عمران صاحب۔“ اس قدر سنجیدگی سے مذاق نہ کیا کریں کہ

میں اسے صبح سمجھنے پر مجبور ہو جاؤں، ویسے آپ کے ذہن میں

نادر خیال ہے۔ ڈرامہ واقعی انتہائی دلچسپ ہو سکتا ہے۔ ویسے

میرا خیال ہے اس ڈرامے کا خیال آپ کو اس وقت آیا ہو گا جب

آپ سوکر اٹھے اور آپ نے زمانہ ناٹھی اپنے جسم پر دیکھی اور چہرہ

پر میک اپ دیکھا ہو گا۔ میں نے صبح فون کیا تھا تب بھی آپ نے

اسی طرح نسوانی انداز میں جواب دیا تھا کہ مجبوراً مجھے فون رکھنا

ہسٹوٹا ہر۔ میرے ساتھ واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ وہ
 ملکی اچانک میرے فیلڈ میں آئے جب میں ان میں سے ایک
 مصافحہ کرنے لگا تو میری مبتدیلی پر اس طرح جھپٹ ہوئی جیسے
 کیرڈا ڈنک مارنا ہے اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریک ہو
 بالکل اس طرح جیسے کیمبرے کا شش بندہ ہوتا ہے پھر جب مجھے
 ہوش آیا تو میں واقعی اپنے آپ کو عورت سمجھ رہا تھا۔ میں نے فوراً
 روم سے زمانہ لباس نکال کر پہنا، میک اپ کیا، جیولری پہنی اور
 اگیا۔ میں اس وقت سو فیصد اپنے آپ کو عورت سمجھ رہا تھا اور
 اس روپ میں بے حد لطف اُردا تھا۔ ایک نامعلوم سی راحت محسوس
 ہو رہی تھی جیسے یہ سب کچھ قدرتی اور نارمل ہو، صرف کھوپڑی
 کے ایک حصے میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ اس سے پہلے اگر
 نسوانی میک اپ اور ناسٹی والے مسائل میں اماں بی کو سیدیاں
 چکا تھا، اس وقت تو میں نے مذاق میں سلطان کو پٹو دیا اور اماں
 کے قول کے مطابق مجھ پر کمری پری کا سایہ ہو گیا تھا چنانچہ اس
 جب سیدیاں نے مجھے اسی حالت میں دیکھا تو وہ ایک بار پھر ادا
 کی طرف دوڑا کیونکہ وہ بھی اماں بی کی طرح جن جھوٹوں اور پری
 سالیوں پر مکمل اعتقاد رکھتا ہے۔ اس بار اماں بی کے ساتھ ٹرٹا
 آئی اور پھر اماں بی نے غصے اور بلالی میں میری کھوپڑی پر
 قدر قوت اور تیزی سے جوتیاں برسائیں کہ میں ایک بار پھر بہر
 ہو گئی لیکن پھر جب ہوش میں آیا تو وہ نسوانیت والی تاثر کیمبرے
 ہو چکا تھا اور میں دوبارہ مرد بن چکا تھا البتہ میرے جسم پر

بی زمانہ لباس تھا۔ میں دوڑ کر ڈرینگ روم میں گیا اور اس لباس
 ایک اپ اور جیولری سے پچھچھا چھڑا یا پھر بڑی مشکل سے میں
 نے اماں بی اور تریا کو سمجھا بگھا کر اور ٹال مٹول کر کے واپس بھجوا
 دیا لیکن تم خود سوچ سکتے ہو کہ میرے ساتھ کیا گزر رہی ہوگی۔ میرے
 ذہن میں فوراً اس بیماری کا خیال آیا اور میں وہاں سے نکل کر ایک
 ذہنی امراض کے اسپیشلسٹ کے پاس پہنچا۔ وہ اس فیلڈ کا واقعی
 باخبر اسپیشلسٹ ہے۔ اس سے جب میں نے تفصیل سے ڈسکس
 کی اور اس نے میرے ذہن کے مضموم ایکسپلے لے کر یہ بات ثابت
 ہو گئی کہ میرے ذہن کے ان غلیات میں باہر سے گزر بڑی گئی ہے
 وقتی طور پر اماں بی کی جوتیوں کے طفیل یہ گزر بڑ دوست ہو گئی ہے
 لیکن یہ کیفیت عارضی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ اس ڈاکٹر کے بقول
 یہ بیماری قطعی لاعلاج ہے۔ صرف وقتی نائدہ ہو سکتا ہے مستقل
 نہیں اور جہاں تک میں نے ذہنی بیماریوں اور ان کے غلیات اور
 ان کے کام کرنے کے بارے میں پڑھا ہوا ہے۔ صورت حال واقعی
 ایسی ہے کہ ذہن کے خصوصی ایکسپلے سے جو بات سامنے آئی ہے
 اس کے مطابق چوتھے طبق کے دوسرے ہاف کے ان غلیات کو جو
 انسان کو جنس کی تیز سمجھاتے ہیں۔ ان کو اس طرح اسپیشٹ کیا
 گیا تھا کہ وہ غلیات جن کی زاداتی کی وجہ سے مرد اپنے آپ کو مرد
 سمجھتا ہے۔ وہ معطل ہو گئے اور وہ غلیات جسے عام الفاظ میں
 نسوانی غلیات کہا جاتا ہے تیزی سے بڑھنے لگے۔ اس طرح میں
 اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگا لیکن مجھانے اماں بی کی کونسی جوتی میں

اسی جگہ اس انداز میں لگی کہ وہ مردانہ خلیات جو معطل ہو گئے حرکت میں آ گئے۔ اسی طرح عورت حال اپنی اصل حالت میں آئی لیکن یہ صورت حال عارضی بھی ہو سکتی ہے۔ — عمران

انہما فی سنجیدہ پہنچے ہیں کہا۔
 " لیکن مرد کے ذہن میں نسوانی خلیات کی موجودگی کا کیا اثر ہوگا؟ — بلیک زید نے حیرت بھرے پہنچے میں کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

• واقعی تمہارا دانش منزل پر مکمل قبضہ ہو گیا ہے اس بیماری دانش نے منزل خالی کر دی ہے۔ — عمران

ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زید بڑی طرح جھینپ گیا۔
 " ہر انسان کے نہ صرف ذہن میں مردانہ اور نسوانی خلیات ہوتے ہیں بلکہ جسم میں بھی مردانہ اور زنانہ ہارمون موجود ہوتے ہیں۔ بس فرق اتنا ہے کہ مرد کے جسم میں مردانہ ہارمون زیادہ اور عورت میں اور زنانہ ہارمون کم اور کمزور ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان کے جسم میں زنانہ ہارمون زیادہ اور طاقتور ہوتے ہیں اور مردانہ کم اور کمزور ہوتے ہیں۔ ابھی ہارمونز کی کمی اور زیادتی اور طاقت کمزوری کی بنا پر انسانی جسم کی ساخت بنتی ہے۔ وہ مرد بن جاتا ہے یا عورت۔ اسی طرح انسانی ذہن میں بھی ایسے خلیات موجود ہیں جنہیں عام الفاظ میں مردانہ اور زنانہ کہا جاسکتا ہے۔ مرد ذہن میں ان زنانہ خلیات کی موجودگی کی وجہ سے مرد عورت کو کرتا ہے۔ اسی طرح عورت کے ذہن میں مردانہ خلیات کی موجودگی

کی وجہ سے مرد کو پسند کرتی ہے اور وہ دونوں جنسیں ایک دوسرے میں کشش محسوس کرتی ہیں۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ بعض مرد اس کے باوجود کہ وہ مرد ہوتے ہیں نسوانیت ان میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں باوجود عورتیں ہونے کے مرد بن جاتی ہیں اور یہ جو تیسری جنس ہوتی ہے مختصراً ان کا المیہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں دونوں ہارمونز ہی طاقت ور ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ بیمار سے نہ مرد رہ جاتے ہیں اور نہ عورت، اب بات سمجھ رہی آئی۔ — عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زید نے اسی طرح سر ہلادیا جیسے کسی نندہ لڑکے کا طب علم کو بڑی مشکل سے کوئی ذوق مسئلہ سمجھ آیا ہو۔

لیکن اگر یہ کام ان غیر ملکیوں نے کیا ہے تو ان کا مقصد؟ — بلیک زید نے کہا۔
 " شاید وہ نئے عورت بنا کر شادی کا پیغام دینا چاہتے ہوں؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زید ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

• عمران صاحب — آپ اس بات کو مذاق میں لے رہے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ انہما فی سیریس مسئلہ ہے۔ اگر واقعی آپ متعلق طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگے تو پھر یقیناً آپ کی وہ کارکردگی اس ذہنی بیماری کی وجہ سے زربے کی جو رہنی چاہیے۔ بلیک زید نے کہا کہ وہ نسوانی فاشی اور میک اپ والی حرکت ہوتی۔ ان کا بھی کوئی مقصد اور نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ اب یہ حرکت ہوئی

ایک بیمار اور سواندار والا بن جانے، ٹیم سیکرٹ سرورس کی توہم رہے
 فی البتہ مشرق جویا کا حرم ضرور آباد ہو جائے گا۔ — عمران
 نے کہا اور بلیک زبرد اور ایک بار پھر ہنس پڑا۔
 اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
 رپورڈ اٹھا لیا۔

ایک ٹو۔ — عمران نے مخصوص پہلے میں کہا۔
 جریا بولی رہی ہوں۔ — دوسری طرف سے جویا کی
 ہوا بآواز سنائی دی۔

ایس کیا رپورٹ ہے؟ — عمران کا ہجو سرور تھا۔
 ہاس — صفدر کیپٹن شکیل اور تنویر ان غیر ملکیوں کو تلاش
 کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی
 ان دنوں اس لئے کیا ہے کہ ان کے علاوہ باقی ممبران اپنے
 اپنے ٹیلی فون سے غائب ہیں اور میں نے ان سب کے ٹیلی فون پر
 دیا جا کر چیک کیا ہے، وہ گزشتہ تین چار روز سے کہیں گئے ہوئے
 ہمارے آگے گئے ہیں کیونکہ چوہان کے ایک ہمسایہ لڑکے نے
 مجھے بتایا ہے کہ چوہان صاحب کے دوست یہاں آئے اور پھر وہ
 ایک جیب میں پیچھ کر چلے گئے، اب چیکنگ کے بعد میں رپورٹ
 اسے دے رہی ہوں۔ — جریا نے جواب دیا۔

باقی ممبران سے معلوم کیا، شاید کسی کو بتا کر گئے ہوں۔ —
 عمران نے اسی طرح سپاٹ پہلے میں پوچھا۔

ایس ہاس — صفدر کیپٹن شکیل اور تنویر تنویر سے معلوم

ہے۔ — بلیک زبرد نے انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
 پہلے میں سنجیدہ تھا تو تم کہہ رہے تھے کہ کیوں سنجیدہ ہوں۔
 اب خود ہی کہہ رہے ہو کہ سنجیدہ مسئلہ ہے، دیکھو جو سکتا ہے۔
 والا واقعی اس لئے پیش آیا ہو کہ وہ اس چیلے میں میری تصویر دیکھ
 چاہتے ہوں، میں عورت بن کر کیسا لگوں گا اور جب انہیں تصویر
 پسند آئی تو انہوں نے مجھے ہاتھ بڑھا کر عورت بنا ڈالا، دیکھو میں نے
 ٹیلی فون سے ٹکٹے سے پہلے جویا کو ان چیز ملکوں کی تلاش کے لئے
 کہا دیا تھا۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زبرد
 نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عجیب حیرت انگیز مشن ہے، میرا تو واقعی دماغ ہی ماؤف ہو گیا ہے۔
 بلیک زبرد نے جوت چاہتے ہوئے کہا۔

کہتے ہیں کہ موت نظر آنے لگ جائے تو بخار قبول کر لینا
 چاہیے، اس لئے ماؤف ہونے سے تو بہتر ہے کہ تم بھی عورت
 بن جاؤ، چلو ماؤف ہونے سے تو بچ جاؤ گے، آخر دنیا میں کون
 کی تعداد میں عورتیں ہیں، ان میں اگر ایک دو کا اضافہ ہو جائے
 تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑے گی؟ — عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا اور بلیک زبرد ہنس پڑا۔

اگر ایسا ہے تو پھر جریا کو سرد بنا دیتے ہیں اور باقی سارا
 عورتیں بن جائیں تاکہ توازن تو برابر رہے؟ — بلیک زبرد
 نے جھٹکتے ہوئے کہا۔

مطلب جو اگر پہلے ایک اتار اور سواندار والا مسئلہ تھا تو

کیا ہے لیکن کسی کو ان کے جانے کا علم نہیں ہے؟ —
نے جواب دیا۔

”اب جب بھی وہ واپس آئیں مجھے اطلاع دینا۔“
عمران نے اسی طرح سیاٹ بلے میں کہا اور ریسپوررکھ دیا۔
”یہ سارے اکٹھے کہاں غائب ہو گئے ہیں؟ —“
نے حیرت بھرے بلے میں کہا۔

”ان چاروں میں گہری دوستی ہے۔ آج کل فراغت ہے اگر
لے ہو سکتا ہے کہ کہیں پبلک وغیرہ منانے گئے ہوں لیکن انہیں
دارالحکومت سے باہر جاتے ہوئے اطلاع ضرور دینا چاہیے
ہیں نہیں تو کم از کم جولیو کو اطلاع کر دیتے۔ اب ذرا واپس آؤ
تو اچھی طرح سرزنش کر دینا۔“ —
عمران نے کہا اور پبلک
نے اثبات میں مسر ہلا دیا۔

”میں ذرا تشریری جا رہا ہوں تاکہ اس ذہنی بیماری کے بار
میں تفصیلی مطالعہ کر لوں۔ اگر ان غیر ملکیوں کے بارے میں کوئی
اُسے تو مجھے بتا دینا؟ —“
عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
اور پھر تیز قدم اٹھاتا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں اکٹھے ہی دارالحکومت
کے ان ہوٹلوں، کلبوں اور باروں میں گھومتے پھر رہے تھے جہاں
ان غیر ملکیوں کی موجودگی کا جواز ہو سکتا تھا لیکن صبح سے دوپہر
ہو گئی تھی اور وہ اس تلاش میں بڑی طرح تھک کر ایک بڑے
ہوٹل میں آکر کھانے کے لئے بیٹھ گئے تھے۔ گو اس تلاش میں انہوں
نے بلامبالغہ سینکڑوں کی تعداد میں غیر ملکیوں کو چیک کیا ہو گا کیونکہ
پاکیشٹا کے دارالحکومت میں بے شمار غیر ملکی آتے جاتے رہتے تھے
لیکن ان غیر ملکیوں کی جو مخصوص شناخت انہیں بتانی تھی تھی اس پر
ابھی تک ایک آدمی بھی پورا نہ اُترا تھا۔
آخر یہ بیٹھے بیٹھے ان غیر ملکیوں کی تلاش کا مقصد کیا
ہے۔ اگر یہ مجرم ہیں تو کم از کم ہمیں بتا تو دیا جاتا؟ —
تنویر
نے کھانا کھاتے ہوئے بڑا سا ہنسناتے ہوئے کہا۔

حق۔ وہ ایک اور کونے کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔

یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے؟ — صفدر نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ کبھی اسے خاور کے ساتھ نہیں دیکھا لیکن جس انداز
میں یہ اٹھتے جا رہے ہیں یوں لگ رہا ہے جیسے کافی عرصے سے
ایک دوسرے کو جانتے ہوں؟ — تصویر کے لیے میں حیرت
مندی میں

میرا خیال ہے خاور سے بات چیت کی جائے کیونکہ ظاہر ہے
جوان نے ان کی کشدگی کی اطلاع چیف کو دے دی ہوگی۔
لیکن شکیل نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ کاؤنٹر پر جا کر اس نے کاؤنٹر کے قریب
کھڑے ایک سپر وائزر سے کچھ کہا تو سپر وائزر سر ہلاتا ہوا تیزی
سے اس میز کی طرف بڑھ گیا جس پر خاور اور اس کی ساتھی لڑکی
موجود تھیں۔ سپر وائزر نے جا کر جیسے ہی خاور سے جھک کر کچھ
کہا خاور نے چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا اور پھر وہاں کھڑے
صفدر کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنی ساتھی لڑکی سے
جذباتی الفاظ کہے اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ
آیا۔ صفدر سے چند لمحے باتیں کرنے کے بعد وہ واپس اس میز
کی طرف بڑھ گیا جس پر وہ مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ صفدر
سکڑتا ہوا واپس اپنی میز پر آگیا۔

وہ دونوں یہیں آ رہے ہیں — پھر تفصیل باتیں ہوں گی؟

تو پھر کیا ہو جاتا — کیا اس سے وہ عزیز ملے گی؟ جو ڈرگاہ
سامنے آ کر کھڑے ہو جاتے؟ — صفدر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

ہائیں — خیر ایسا تو نہ ہوتا لیکن پھر بھی... — تو
نے جھپٹتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی تک مشکوک ہوں اور ان کے لئے
ہی شک کا فیصلہ ہو سکتا ہو؟ — صفدر نے کہا اور تنویر
نے سر ہلا دیا۔

صفدر صاحب — میں یہ سوچ رہا ہوں کہ خاور چروان اور
دوسرے ساتھی آخر غیر اطلاع دینے کہاں چلے گئے ہوں گے۔
کم از کم وہ مس جو یا کو تو اطلاع دیتے؟ — اچانک کیٹین شکیل
نے کہا اور صفدر اور تنویر بھی اس کی بات سن کر چونک کر بڑے۔
”جانا کہاں ہے انہوں نے — بیکار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے
ہوں گے تو کہیں سیر سپاٹے کو نکل گئے ہوں گے۔“ — تنویر
نے منہ ہناتے ہوئے کہا۔

”ارے وہ خاور؟ — اچانک صفدر نے کہا اور باقی دونوں
بھی چونک کر ہٹل کے مین گیٹ کی طرف دیکھنے لگے۔

اور پھر ان کی ہانکیں حیرت سے پھیلنے لگیں کیونکہ خاور ایک
خوبصورت مقامی لڑکی کے ساتھ ہٹل کے مین گیٹ سے داخل
ہو کر ایک خالی میز کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ وہ تینوں چونک کر ایک
کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے خاور کی نگاہ ان پر نہ پڑی

صفر نے اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور تاجر دونوں نے سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد خاد اور وہ مقامی لوگوں وہاں آگئے اور دوسرے ساتھیوں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔

”یہ رابیل ہے۔“ میری منہ بولی بہن — اور رابیل یہ میرے دوست ہیں۔ صفر، تنویر اور کیپٹن شکیل —“ خاد نے مسکراتے ہوئے رابیل کا اپنے ساتھیوں اور ساتھیوں کا رابیل سے تعارف کرایا۔ رابیل نے حرف سر کے اشارے سے سلام کیا اور پھر خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ صفر نے دیر کو بلا کر کے لئے بھی کھانے کا آرڈر دیا اور پھر خاد سے مخاطب ہو کر بٹنے لگا۔

”اپنی منہ بولی بہن کا کچھ تفصیلی تعارف ہی کرا دو۔“ صفر کا انداز بے حد دوستانہ تھا۔

”آپ لوگ الطاف احمد خان صاحب کو تو جانتے ہیں۔ ان سے میرے پرانے تعلقات ہیں۔ ان کی رشتہ داری دارالحکومت رہنے والے ایک مشہور شکاری فرخاد خان کی بیگم سے ہے اور رابیل فرخاد خان کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ یہ سائنسدان ہیں اور ان کا مشغلہ جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنا ہے۔ خاصے فارغ البالی والدین کی اولاد ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنی کونجی میں ہی ڈاکٹر لیبز کھڑی بنا رکھی ہیں۔ گذشتہ دنوں یہ اپنے ایک عزیز کے ساتھ دوست مشر رابرٹ کے ساتھ جڑی بوٹیوں کی تلاش کے سلسلے

میں ڈومائی کی پہاڑیوں پر گئیں تو وہاں پر اپنی ریسرچ میں اس قدر مصروف ہو گئیں کہ انہوں نے کھر کوئی اطلاع نہ دی۔ اس پر بیگم فرخاد خان ان کی والدہ بے حد پریشان ہو گئیں۔ انہوں نے الطاف خان سے بات کی تو الطاف خان چونکہ آج کل بیمار ہیں اس لئے انہوں نے مجھے درخواست کی کہ میں جا کر بیگم فرخاد خان سے ملوں اور ان کی پریشانی دور کرنے میں ان کی مدد کروں چنانچہ میں وہاں آئی تو بیگم فرخاد خان بے حد محبت سے طبع چونکہ ان کا کوئی رشتہ نہیں ہے اس لئے انہوں نے مجھے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا اور اس طرح رابیل میری منہ بولی بہن بن گئی۔ میں نے جواں، صدیقی خاد اور لغانی سے اس سلسلہ میں بات کی تو وہ سب میرے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے۔ ہم ڈومائی پہاڑیوں میں گئے تو ایک چوٹی میں رابیل اور رابرٹ یہیں مل گئے۔ رابرٹ انہیں واپس دارالحکومت پہنچانے کو کہتا تھا۔ جب ہم پہنچ گئے تو انہوں نے ہم سے درخواست کی کہ ہم رابیل کو واپس لے جائیں اور وہ ابھی وہاں رہنا چاہتے تھے۔ اس پر میرے ہائی ساتھیوں نے بھی وہاں رہ کر سیر و تفریح کرنے کا پروگرام بنایا۔ نتیجہ یہ کہ میں رابیل کو لے کر جیب میں واپس آئی۔ یہاں پہنچ کر رابیل کو جھوک لگی تو میں نے جیب اس چوٹی کی طرف موڑ دی اور یہاں آپ لوگوں سے ملاقات ہو گئی؟ خاد نے پوری تفصیل سے ساری بات بتادی۔

”لیکن جانتے ہوئے تمہیں کم از کم چیف یا مس جویا کو تو بتانا دینا تھا۔ تم لوگوں کی اچانک گمشدگی کی وجہ سے وہ پریشان ہیں۔“

خاور سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

”ایسی کوئی بات نہیں خاور، کچھ عام سا سرکاری کام ہے۔ برطانیہ میں رابیل کو ان کے گھر چھوڑ کر واپس آجاء پھر تفصیل سے آئیں ہوں گی۔“ — خاور نے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا۔

”کھا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور اس کے بعد وہ سب اکٹھے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ بل ادا کرنے کے بعد وہ ہوشل سے باہر نکلے۔ خاور رابیل کو ساتھ لے کر اپنی جیب کی طرف بڑھ گیا جب کہ غصہ اور اس کے ساتھی پارکنگ میں موجود اپنی کار کی طرف چل پڑے۔“

”خاور نے ایک خاص بات محسوس کی پہلے۔“ — اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو خاور اور تنویر وہ لڑی چونک پڑے۔

”خاص بات — کونسی؟“ — خاور نے چونک کر پوچھا۔

”رابیل ٹرانس میں ہے۔“ — کیپٹن شکیل نے کہا تو خاور برمی طرح چونک پڑا۔

”اوہ ہاں — تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرے ذہن میں بھی شلک پیدا ہوئے تھے لیکن واضح طور پر یہ بات نہ آئی تھی۔“ — خاور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ خاور ہم سے کچھ چھپا رہا ہے۔“ — خاور نے حیرت بھرے چہرے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے رابیل کی موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر کچھ کہہ

خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویٹر اس دوران کھانا سرو کر چکا اور رابیل سر جھکائے خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھی وہ انتہائی کم گو لڑکی تھی کیونکہ اس میز پر آنے کے بعد اس نے ابھی تک زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکالا تھا۔

”اوہ ہم کہیں ملک سے باہر تو نہ جا رہے تھے۔ یہیں ڈراما تک گئے تھے۔ پھر حال اب میں رابیل کو ان کے گھر پہنچا کر مس سے طوں گا۔“ — خاور نے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا۔

”مس رابیل آپ بے حد کم گو معلوم ہوتی ہیں یا شاید جڑی لڑکی سے گفتگو کرنا زیادہ اہم سمجھتی ہوں گی۔“ — تنویر نے اچانک

مس رابیل سے مخاطب ہو کر کہا اور مس رابیل تنویر کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دی۔

”ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ بس میں آج کل ذہنی طور پر اپنے آپ کو کچھ بوجھل بوجھل سی محسوس کر رہی ہوں۔“ — رابیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی مزید گفتگو ختم ہو گئی۔

”آپ لوگ یہاں اکٹھے کیسے موجود ہیں؟“ — خاور نے پوچھا۔

”بس ایسے ہی چیف کا ایک کام تھا۔“ — خاور نے گوی مول سا جواب دیا اور خاور کے ہونٹ پھج گئے کیونکہ خاور انڈاز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی بات خاور سے چھپا رہا ہے۔

”کیا بات ہے۔“ — خاور نے پوچھا۔

”خاور تم کچھ چھپا رہے ہو۔“ —

نہ پا رہا ہو۔ ہمیں ان کا تعاقب ضرور کرنا چاہیے؟ — کرنا
شکیل نے کہا۔

”تعاقب اگر اس لئے کرنا چاہتے ہو کہ رابیل کی رہائش
دیکھ سکو تو وہ مجھے معلوم ہے۔ میں مشہور شکاری فرادوانہ
کئی بار مل چکا ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے شکار میں مجھے بلے
دلچسپی ہے اور میں نے رابیل کو بھی وہاں اکثر دیکھا ہے۔“
صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ پھر تو ضرورت نہیں۔ خادو سے بعد میں اصل
معلوم کی جاسکتی ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں الجھنے کی بجائے
والے کام پر توجہ دینا چاہیے۔“ — کیپٹن شکیل نے سر
ہوئے کہا اور تنویر نے بھی اس کی حمایت کی اور پھر وہ اپنا
میں سوار ہو گئے لیکن اس سے پہلے کہ صفدر کا رشارٹ
اچانک ایک جھوٹا سا بچہ دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا۔

”جناب۔ آپ کے نام یہ خط۔“ — بچے نے ایک
لقافہ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”کس نے دیا ہے؟“ — صفدر نے چونک کر پوچھا۔
”وہاں براہے میں کوئی صاحب کھڑے ہیں۔ انہوں
مجھے دس روپے دیئے ہیں کہ یہ خط آپ تک پہنچا دوں۔“
کا نام صفدر ہے۔“ — بچے نے کہا۔ وہ لباس اور شکل
سے کوئی گداگر بچہ دکھائی دیتا تھا اور صفدر نے سر ہلاتے
ہوئے لفظ اس کے ماتھ سے لے لیا۔ بچہ دوڑتا ہوا

چلا گیا۔

”وہاں اصریاط سے صفدر کہیں لٹافے میں کوئی خطرناک چیز
دھوپ؟“ — ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

”میں نے چیک کر لیا ہے۔“ — اندر صرف ایک تہ شدہ کاغذ
ہے۔“ — صفدر نے لٹافے کو کھولتے ہوئے کہا اور پھر
واقعی اندر سے ایک تہ شدہ کاغذ ہی نکلا لیکن جیسے ہی انہوں نے
کاغذ کھولا ان تینوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ٹیگٹ انسانوں
کی بجائے پتھر کے مجسمے بن گئے ہوں۔ کاغذ کی تہ کے دوران
ایک رنگین فوٹو موجود تھا اور یہ فوٹو عمران کا تھا لیکن عمران نے
اس فوٹو میں سرخ رنگ کا ریشمی زناہ لباس پہنا ہوا تھا۔ جیسے
یہ زناہ میک اپ تھا اور کانوں اور گلے میں جیولری بھی پہن
رہی تھی۔ سر پر اور جسم پر کرن لگا دوپٹہ بھی موجود تھا اور اس
قدور میں عمران یوں نمایا ہوا، سستا ہوا اور مڑایا ہوا نظر آ رہا
تھا جیسے وہ واقعی کوئی نوجوان لڑکی ہو۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟“ — ٹیگٹ
تنویر کی خصلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے صفدر
اور کیپٹن شکیل دوبارہ مجسموں سے انسانوں میں تبدیل ہو گئے۔
”اوہ ہے تو یہ عمران ہی۔ مگر؟“ — صفدر کے منہ
سے انتہائی حیرت جبرے بلجے میں الفاظ نکلے۔

”خط تو پڑھو۔“ — کس نے لکھا ہے اور کیا لکھا ہے۔“ —
کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے خط پڑھنا شروع کیا۔ خط

مناصب شدہ تھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مبارک ہو کہ اس کے لئے کام کرنا والا سپر ایجنٹ علی عمران اب ہمیشہ ہمیش کے لئے عورت بن گیا ہے۔ اب پاکستان سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو چاہیے کہ وہ مس علی عمران سے جاسوسی کرانے کی بجائے اس کی شادی کا بندوبست کرے۔ ایک بہادر۔

خط کے الفاظ تصور پر سے بھی زیادہ دھماکہ خیز ثابت ہوئے۔ صفدر کا چہرہ دیکھتے ہی ہنسنے لگا۔ کیونکہ اس کا صاف مطلب تھا کہ خط لکھنے والا انہیں پاکستان سیکرٹ سروس کے ممبران کی حیثیت سے پہچانتا ہے اور یہ اس کے نقطہ نظر سے عمران کے طور پر بن جانے سے بھی زیادہ خوفناک انگشت تھا۔

”میں مس جولیا سے بات کرتا ہوں۔ تم فوراً اس بچے کو تلاش کر کے اس خط لکھنے والے کا سراغ لگاؤ۔ درجن پہچان لئے جانے کے بعد پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا۔“ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ تنزیہ اور کمیشن تشکیل دونوں تیزی سے کار کے دروازے کھول کر بیٹھے اترے اور تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے کیونکہ صفدر کی بات کرنے کے بعد انہیں صحیح معنوں میں اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ خط لکھنے والا انہیں پاکستان سیکرٹ سروس کے ممبران کی حیثیت سے جانتا ہے اور پہچانتا ہے اور یہ واقعی اپنا خطرناک بات تھی۔

صفدر نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کار میں موجود ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ کمیشن تشکیل اور تنزیہ سے تو اس نے یہی کہا تھا کہ وہ جولیا سے بات کرے گا۔ لیکن پھر فوراً ہی اس نے اپنا آواز بدل دیا تھا۔ وہ اب اس مسئلے میں براہ راست ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اب ایکسٹو کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر فون پر بات نہ کی تھی کیونکہ ہو سکتا ہے خط لکھنے والا جسے وہ نہیں پہچانتے اس پاس موجود ہو اور اس طرح ایکسٹو کا مخصوص نمبر اس کی نظروں میں آجائے اس لئے اس نے کار میں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

”ہیلو ہیلو۔ صفدر کاننگ ادور۔“ صفدر نے ٹرانسمیٹر اُن کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ کر چیک کر لیا تھا کہ کار کے قریب کوئی آدمی نہیں ہے لیکن پھر بھی احتیاط اس نے کال کرنے سے پہلے ڈیش بورڈ پر لگے ہوئے پینل پر موجود جن دبا کر کار کی کھرکیوں کے شیشے بند کر دیئے تھے تاکہ آواز باہر نہ جاسکے۔

”ایکسٹو ادور۔“ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی اور صفدر نے اسے بکے کے ساتھ سے خط لئے اور اس میں موجود فوٹو اور خط کے الفاظ کے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔

”تم نے ہوٹل میں بیٹھ کر میرے متعلق یا اپنے متعلق کوئی مخصوص

اشارہ کیا تھا اور! — ایکسٹو کی سرد اور تیز آواز سنائی دے
اس نے عمران کے حوریت بننے یا خطا کے الفاظ کو اس طرح نظر
کر دیا تھا جیسے یہ اس کے لئے سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ
رکھتا جو اور اصل اہمیت سیکرٹ سرویس کی نشاندہی جو اور اس
مجبوراً جواب میں صفدر کو خاور اور رابیل کی آمد سے لے کر ہوٹل
سے باہر جانے تک کی پوری تفصیل بتانی پڑی۔ ساتھ ہی اس
نے بتا دیا کہ اس نے خاور سے یہ حذر کر لیا تھا کہ وہ چیف یا مس
جریل کو تو اطلاع کر دیتا براہ راست کوئی نام نہیں لیا تھا۔

”اس وقت تمہارے قریب کون کون سے افراد موجود تھے اور؟“
ایکسٹو نے اسی طرح سرد بلے میں پوچھا۔

”جناب ہم نے چیک کیا تھا، ہمارے ارد گرد تقریباً کئی میز پر
خالی تھیں، ہم خاص طور پر اس لئے اس میز پر بیٹھے تھے تاکہ ہماری
بات چیت کوئی سن نہ سکے اور؟“ — صفدر نے جواب دیا۔
”اس کے باوجود نہ صرف تمہاری اصل حیثیت کو چیک کر لیا
گیا بلکہ وہ لوگ تمہارا نام بھی جان گئے اور؟“ — ایکسٹو کا بوجھ
بلے حد سرد ہو گیا تھا۔

”سراسر بات پر تو ہم حیرت زدہ ہیں اور؟“ — صفدر
نے ہونٹ چبایے ہوئے جواب دیا۔

”تم نے خاور سے پوچھا تھا کہ رابیل کی رہائش گاہ کہاں ہے
اور؟“ — ایکسٹو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

”سمر پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ میں جانتا ہوں رابیل

کا باپ فریاد خان جو مشہور شکاری ہے، میزان کالونی کی کوٹھی نمبر
پندرہ میں رہتا ہے اور؟“ — صفدر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے، اس سے یہی پتا چلتا ہے کہ رابیل کا وقتی
رابطہ اسے بینا ٹائمر کرنے والے سے ہے اور اس نے اس کے
ذریعے تمہاری ساری گفتگو سن لی اور چیف اور مس جریلانا کے
الفاظ سے وہ سمجھ گیا کہ تم لوگ پاکیشیا سیکرٹ سرویس سے متعلق
ہے، میں عمران کو رابیل کے پاس بھیجتا ہوں، وہ رابیل کی مدد سے
آسانی سے اسے بینا ٹائمر کرنے والے کا سراغ لگا لے گا۔ ویسے
وہ لازماً اسی ہوٹل میں موجود ہے اس لئے جب تک عمران تم سے
میاں آکر رابطہ نہ کرے تم قیوں نے اسے اسی ہوٹل میں تناکش
کرتا ہے اور؟“ — ایکسٹو نے سخت بلے میں ہدایات دیتے
ہوئے کہا۔

”مگر سر۔۔۔ یہ تصویر اور خط“ اور؟“ — صفدر نے
جھپکتے ہوئے کہا۔

”یہ تصویر بھی اصل ہے اور خط میں عمران کے متعلق جو کچھ
کہا گیا ہے وہ درست ہے لیکن عمران کو اس کی والدہ نے جوتیاں
مارنا کر دوبارہ ذہنی طور پر سرد بنا دیا ہے جن کا ابھی ان لوگوں کو
علم نہیں ہے۔ وہ یقیناً ابھی تک یہی سمجھ رہے ہیں کہ وہ بدستور
ذہنی طور پر حوریت بنا ہوا ہے اور جن دو غیر حکیموں کی تلاش
کا حکم دیا تھا یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے عمران کو اس کے فلیٹ
پر بیسویں کر کے ذہنی طور پر حوریت بنانے کی کوشش کی تھی۔

اور اس خط سے ظاہر ہو گیا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ تم اس لڑکے کو ہر قیمت پر تلاش کرو۔ گداگر بچے اکثر مخصوص حصوں میں ہی بیٹھ کر مانگتے رہتے ہیں۔ اس لئے جہاں اور اس کے ارد گرد علاقے میں تلاش کرنے پر وہ یقیناً مل جائے گا۔ اس سے اس آدمی کا تفصیلی جائزہ معلوم کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ عمران کے آٹے سے پیٹے مل جائے تو اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو اور اینڈ آئل۔ —

دوسری طرف سے تفصیلی جاہلیت دیتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اسے ایکسٹو سے یہ سن کر اب خود بخود ہنسی اُڑ رہی تھی کہ عمران ذہنی طور پر عورت بن گیا تھا۔ مگر اماں جی کی جوتیوں نے اسے دوبارہ مرد بنا دیا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کچھ روز اور وہ عورت رہتا تو یقیناً بے حد چمپ لٹائف سامنے آتے۔ خاص طور پر جب جوایا اسے اس حالت میں دیکھتے تو بس لطف ہی آ جاتا۔ لیکن ظاہر ہے اب ایسا نہ ہو سکتا تھا۔

ہو مرنے الماری کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک مخصوص قسم کا لٹنگ ریج ٹرانسمیٹر باہر نکالی لیا۔ ٹرانسمیٹر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ یہ ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس سے ہونے والی کالی کسی طرح بھی درمیان میں چپک نہ کی جاسکتی تھی۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔ ہو مر کا لٹنگ ہیڈ کو آرڈر“ اور ”۔۔۔ مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ہو مر نے تیز بے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

”ایس ہیڈ کو آرڈر۔۔۔ پیش کوڈ دوہراؤ اور۔۔۔“

ایٹانک ٹرانسمیٹر سے ایک میکانیکی سی آواز ابھری جیسے کوئی کمپیوٹر اپنے مخصوص بے میں بات کر رہا ہو۔

”ڈون ایون“ ایکسٹون ڈون ڈون“۔۔۔ ہو مرنے اپنا

مخصوص کو ڈوہراتے ہوئے کہا۔

لیس۔ کیا رپورٹ ہے اور؟ — اس بار دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

باس میں کامیابی کی رپورٹ دے رہا ہوں، علی عمران بڑے ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور؟ — ہوا نے فائدہ اٹھایا ہے میں کہا۔

تفصیلی رپورٹ دو۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور؟ — دوسری طرف سے انتہائی کرخت ہوئے میں کہا۔

باس میں اور پروفیسر اسکاٹ آج صبح ۶ بجے ان کے فلیٹ پر ملنے کے انداز میں پہنچے۔ میں نے انگلی میں سپیشل رنگ پہنی ہوئی تھی۔ جب عمران مجھ سے مصافحہ کرنے لگا تو میں نے سپیشل رنگ کا ہد سے اسے فوری طور پر ہوش کر دیا۔ اس کے بعد فلیٹ میں موجود اس کے باورچی کو بھی میپکشن کر دیا گیا اور پروفیسر اسکاٹ نے انتہائی جہارت سے اس کے سر میں سوئی ڈال کر اس کے خلیات بدل دیئے اس کے بعد میں نے ڈبلیو ایکس ٹریبون چارٹریٹ میں چھپایا اور ہم واپس اپنی رہائش گاہ میں آ گئے۔ اس چارجر کی مد سے ہم نے چیک کر لیا کہ عمران واقعی ذہنی طور پر ممکن عورت بن چکا تھا۔ اس سے زیادہ لباس پہنا، زنانہ میک اپ کیا اور جو لڑی پہنی۔ اس کی باتیں اس کا انداز سب کچھ سو فیصد عورتوں جیسا تھا۔ ہم نے ڈبلیو ایکس ٹریبون کی مد سے اس کا ایک فوٹو بھی بنالیا اور چونکہ چارجر کی کارکردگی انتہائی مختصر وقفے کے لئے ہوتی ہے اس لئے اس فوٹو کے بعد

بار خود بخود جل کر راکھ ہو گیا لیکن جلد سے پاس اپنے مشن کا مکمل ثبوت بہا کر گیا۔ ٹریبون فوٹو کی کئی ٹریبون نقلیں بھی تیار کر لی گئی تھیں۔ اسکے بعد ایک اور فوٹو بھی لی گیا۔ پروفیسر اسکاٹ اور میں ٹریبون ویر پلے ایک ہوٹل میں کھانا کھاتے تھے تو وہاں اچانک رابیل ایک مقامی آدمی کے ساتھ داخل ہوئی۔ ہم دونوں رابیل کو رابرٹ کی بجائے ایک مقامی آدمی کے ساتھ دیکھ کر بے حد حیران ہوئے پھر وہاں تین اور مقامی افراد بھی ایک میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ ان تینوں نے رابیل کے مقامی ساتھی سے رابطہ قائم کیا اور رابیل اور وہ مقامی آدمی ان کی میز پر پہنچ گئے۔ اس پر پروفیسر اسکاٹ نے رابیل سے ذہنی رابطہ قائم کر لیا پھر پروفیسر اسکاٹ نے بتایا کہ رابیل کے ساتھ آئے والے کا نام خاور ہے اور یہ تینوں اس کے ساتھی صفدر، تنویر اور کیشین ٹیکل ہیں۔ دوران گفتگو اس صفدر نے خاور سے کہا کہ اسے جانتے ہوئے چیف کو یا مس جولیا کو اطلاع دینا چاہیے تھی۔ یہ ساری گفتگو ذہنی رابطے کی مد سے پروفیسر اسکاٹ سرگوشیوں میں مجھے سناتا رہا۔ چیف اور مس جولیا کے نام آتے ہی میں چونک پڑا کیونکہ بڑے گوارڈ کی طرف سے مجھے جو فائل دی گئی تھی اس میں درج تھا کہ سیکرٹ سروس میں ایک خفیہ ملکی ملوثی مس جولیا نافذ وائر جی کام کرتی ہے۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ یہ صفدر اور اس کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ اس پر میں نے انہیں مستقل طور پر اپنی نگاہ میں رکھنے کے لئے میں نے ایک اور چال چلی، میں نے ہوٹل کے ٹائپ رائٹر پر ایک مختصر ساختہ ٹائپ کیا

جس میں نکھاکر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مبارک ہو کہ علی عمران کو
 بن چکا ہے اور میں نے چارجر کی مدد سے حاصل کردہ عمران کو
 فوٹو اس خط کے ساتھ ایک لفافے میں بند کر کے ایک گداگر کے
 کے ہاتھ اس صفدر تک پہنچا دیا اور خود پروینسر اسکاٹ کے ساتھ
 فوراً اس ہوٹل سے نکل کر واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گیا۔ ہمارے
 آگرمیں نے ٹرپوں ریسپور کو آن کر دیا اور ٹرپوں ریسپور کی مدد سے
 اب میں آسانی سے اس صفدر کو جس کی جیب میں فوٹو موجود ہے
 چیک کر سکتا ہوں۔ پروینسر اسکاٹ شہر کے نقشے کی مدد سے اسے
 چیک کر رہا ہے۔ اس طرح ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو میں نے
 علی عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا
 سیکرٹ سروس کا بھی سراغ لگایا ہے اور؟ — ہو مرنے
 پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ”گڈ شو۔ جو مرنے واقعی اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔
 لیکن رابرٹ نے رابیل کو اس مقامی آدمی کے حوالے کرنے کے
 بعد اب تک ہمیں کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی؟ وہ کہاں چلا گیا
 ہے اور؟ — ہیڈ کو آرڈر سنے پوچھا اور صحیح معنوں میں جو
 ہیڈ کو آرڈر کی بات سن کر چونک پڑا۔
 ”اوہ ہاؤس دراصل مجھے اس بات کا خیال نہیں آیا۔ رابرٹ
 کو اب تک یہاں پینچ جانا چاہیے تھا“ اور؟ — ہو مرنے
 تشریح بھرے پیچھے میں کہا۔
 ”اگر رابیل کو اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حاصل کیا

تو اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نامعلوم وجوہات کی
 بنا پر ہمارے مشن کی راہ پر چلی نکلی ہے۔ ٹھیک ہے ہم خود رابرٹ
 کو۔ ایون پر چیک کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم خود ہمیں کال کریں
 آج۔ ہماری کال کا انتظار کرو“ اور اینڈ آف — دوسری طرف
 اس بار تیز جیسے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
 ہورنے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ویسے اب اس کے چہرے
 پر یہ تشریش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ رابرٹ کو واقعی اب تک
 امانا جانیے تھا تاہم نہ ہی رابرٹ واپس آیا تھا اور نہ ہی اب تک
 اس نے کوئی رابطہ کیا تھا۔ یہ واقعی تشریش کی بات تھی اور اب ہیڈ
 کو آرڈر کے کہنے پر اسے یہ خیالی بھوکے ڈنک کی طرح سانسے لگا
 تھا کہ غادر کا نکلن چوک پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو اس
 کا واقعی مطلب ہے کہ عمران کا ذہن بدلنے سے قبل ہی پاکیشیا
 سیکرٹ سروس ان کی راہ پر چلی نکلی ہے کیونکہ ذہن بدلنے والا کام
 آج صبح کیا گیا تھا جب کہ رابرٹ آج صبح رابیل کو لے کر دارالحکومت
 آیا تھا۔ وہ اور پروینسر اسکاٹ ان دونوں کو وہیں ریسٹ ہاؤس
 میں چھوڑ کر رات کو ہی واپس دارالحکومت آگئے تھے تاکہ فوری
 طور پر عمران والا مشن مکمل کر سکیں اور رابیل اب بعد دوپہر اس
 غار کے ساتھ واپس آ رہی تھی جبکہ رابرٹ کی طرف سے کوئی اطلاع
 نہ تھی۔ وہ یہی بات چیتا سوچتا رہا۔ اس کے ذہن میں مختلف خیالات
 آتے رہتے اور اسے حقیقتاً وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا
 تاکہ اچانک سامنے موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں

نکلنے لگیں۔ جو مرنے چوٹ کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”بیڈ کو ٹرانسٹر کا لنگ اور۔“ ٹرانسمیٹر آن ہوئے آبیڈ کو ٹرانسٹر کی مخصوص دیکھائی آواز سنائی دی۔

”ایس جی ممر آئینڈ لنگ اور۔“ جو مرنے جواب سپیشل کوڈ دو ہراؤ اور۔“ دوسری طرف کہا گیا۔

”زون ایمون۔ ایکٹ ون زیر وون اور۔“ جانے اپنا سپیشل کوڈ فوراً ہی دہرا دیا۔

”ہو ممر۔ رابرٹ کو اور ایمون پر چیک کیا گیا ہے۔ اور الیہ نے جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔ رابرٹ کو اخوان اسی ریلیٹ جی فکس میں لے جایا گیا، اخوان کرنے والے تین افراد تھے۔ ان کے نام چوہان، صدیقی اور نعمانی ہیں اور رپورٹ کے مطابق ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ان میں سے چوہان نے رابرٹ کے ساتھ باتیں کی ہیں اور اس چوہان نے انتہا ہوشیاری اور ذہنی چالاکی سے رابرٹ سے مکمل مشن اٹھوایا۔ رابرٹ نے اسے ریلیٹ پر وینسٹر اسکات اور تمہارے متعلق اب تک ہونے والی تمام تفصیل بتا دی ہے اور اس کے ساتھ ہی نے عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے والے تمہارے مشن کے متعلق بھی تفصیلات بتا دی ہیں۔ اس نے تمہارا اور پرو وینسٹر اسکات کا بھی لے دیا ہے۔ اب وہ چوہان اور اس کے ساتھ رابرٹ کو

پوش کر کے دارالحکومت لے آ رہے تھے تاکہ اس کی مدد سے ”تھرا اور پرو وینسٹر اسکات کا کھوج نکال سکیں چنانچہ بیڈ کو ٹرانسٹر کی فوری طور پر اور ایمون فائر کر کے رابرٹ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس طرح تم دونوں محفوظ ہو گئے جو یکن بیڈ کو ٹرانسٹر نے تمہاری پارٹ کا مکمل تجزیہ کرنے کے بعد ایک اور نتیجہ بھی نکالا ہے کہ جس طرح پرو وینسٹر اسکات نے رابرٹ سے ذہنی رابطہ قائم کر کے اس کے ساتھ خفیہ طور اور دوسرے لوگوں کی گفتگو مشن ہے اسی طرح کوئی بھی پینٹاسٹ آسانی سے رابرٹ کے ٹرانس ڈو ذہن کے بدلے پرو وینسٹر اسکات تک پہنچ سکتا ہے اور پرو وینسٹر اسکات اس پہنچنے کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آسانی سے تم تک پہنچ جائے گی اور تمہاری موت بیڈ کو ٹرانسٹر کے بدلے پرو وینسٹر اسکات کی نسبت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اس لئے بیڈ کو ٹرانسٹر نے فیصلہ کیا ہے کہ تم فوری طور پر پرو وینسٹر اسکات کو الگ کر دو اور اس کے بعد یہ رہائش گاہ بھی چھوڑ دو۔ اس کے ساتھ ہی تمہارے عمران کے فیسٹ کے لئے مشن بھی تجویز کر دیا ہے اور یہ مشن ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو فریسیس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے بعد ان کے بیڈ کو ٹرانسٹر کو تباہ کر کے مکمل طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تباہ و برباد کر دینا ہے۔ بولو کیا تم اس بڑے مشن کے لئے تیار ہو اور۔“ بیڈ کو ٹرانسٹر کی طرف سے

”یس مس — میرے لئے یہ مشن ایک اعزاز ہو گا مگر اور
مونیفیسٹیشن ہے کہ میں اس مشن میں کامیاب رہوں گا“ اور
ہومر نے بڑے پر عزم لہجے میں کہا۔

”سڈ ہومر — تم دون ایون کے ایسے ایجنٹ ہو جس پر
کوادرٹ بہت اعتماد کرتا ہے۔ اس لئے ہیڈ کوادرٹ یہ نہیں چاہتا کہ
یہاں متعلق ہو جاؤ۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اس مشن میں کامیاب
ہو کر دون ایون کی سچائے براہ راست ہیڈ کوادرٹ کے تحت
ایجنٹ بن جاؤ یا ناکام ہو کر موت کا شکار ہو جاؤ۔ اس لئے اگر
ذہن میں ایک فیصلہ بھی ناکامی کا اندیشہ ہو تو اس کا انحصار کرو
ہیڈ کوادرٹ نہیں واپس بلا کر کسی اور کو یہ مشن سونپ دے گا
ہیڈ کوادرٹ کی طرف سے انتہائی سخت الفاظ میں کہا گیا۔

”آپ ہومر پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں باس“ ہومر کوئی کام
اعزاز میں نہیں کرتا۔ اس لئے ہومر کبھی بھی کسی مشن میں ناکام نہ
اور اس مشن میں بھی ہومر کو ہی مکمل کامیابی ملے گی“ اور
ہومر نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔

”اور کے پھر فیصلہ ہو گیا کہ اس مشن کے تم انچارج ہو
تمہاری مدد کے لئے کوئی اور گروپ پاکیشیا بھیجا جائے“ اور
ہیڈ کوادرٹ نے پوچھا۔

”نوباس — میرا گروپ یہاں موجود ہے۔ میں نے اسے
پر رکھا ہوا تھا۔ اب میں اس سے کام لوں گا۔“
جواب دیا۔

”اور کے دش یور وکٹری اور اینڈ آل“ — ہیڈ کوادرٹ
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ہومر نے ایک
فول سائنس میٹے ہوئے ٹرانسپیرٹ آف کیا اور پھر اسے الماری میں
واپس رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے نکل کر ایک ریلنگ
سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا جہاں اس نے
سینڈ کی ایک دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو کھٹکائی کی آواز کے ساتھ ہی
آتش کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا۔ نیچے جاتی
ہوئی سیڑھیاں صاف نظر آئے گی۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے
ہو کر ایک بند دروازے پر پہنچا اور پھر اس نے دروازے کو
دھکیل کر کھولا اور ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا جہاں میز پر
رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کے سامنے پر و فیئر اسکاٹ موجود
تھا۔

”کیا رپورٹ ہے پر و فیئر؟“ ہومر نے پر و فیئر کے
قریب جا کر بڑے نرم لہجے میں پوچھا۔

”وہ صفر اور اس کے دونوں ساتھی وہی ہوٹل کے ارد گرد
ہی موجود ہیں۔ انہوں نے اس گداگر بچے کو تلاش کر لیا ہے جس
کے ذریعے تم نے وہ فوٹو صفر کو بھیجا تھا۔ ویسے میں نے ٹرولوں
میں شہر کا تفصیلی نقشہ ایڈجسٹ کر کے اسے آؤٹینک کیپوٹرا نڈ
کر دیا ہے۔ اب جب بھی صفر اپنی رہائش گاہ پر جائے گا یا
اپنے ساتھیوں سے ملے گا، سب کے فوٹو اور تفصیلات سب ٹرولوں
کی مدد میں محفوظ ہو جائیں گے۔“ پر و فیئر اسکاٹ نے

سزا تھا کہ جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "فری گڈ۔" اس طرح تم نے میرا کام کافی آسان کر دیا۔
 پروفیسر اب یہ بتاؤ کہ جس طرح تم نے جوشیل میں رابیل کے
 سے رابطہ قائم کر کے صفدر اور اس کے ساتھیوں کے درمیان
 والی تمام بات چیت اس طرح سن لی تھی جیسے کہ رابیل نے سن لی
 کوئی اور بیناٹسٹ رابیل کے ذہن کے ذریعے تم تک پہنچا رہا
 ہے؟ — ہو مرنے بڑے ٹھنڈے بجے میں پوچھا۔

"ہاں پیچ تو سکتا ہے لیکن ہر بیناٹسٹ نہیں دیتا۔" دینا
 سمیت صرف دو ایسے ماہرین موجود ہیں جو ایسا کر سکتے ہیں اور
 دونوں ایکریما میں رہتے ہیں۔ یہاں پاکیشیا میں تو ایسے کسی ماہر
 موجود ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں تم یہ کیوں پوچھ
 ہو؟ — پروفیسر اسکاٹ نے حیرت بھرے ہنسنے میں کہا۔
 "اور اگر ایسا کوئی آدمی یہاں موجود ہوا تو پھر کیا تم اس ماہر
 کے ذہن کو یہاں بیٹھے حفظہ قاعدہ کے طور پر اپنی طرف سے
 کر سکتے ہو؟ — ہو مرنے پوچھا۔

"یہاں بیٹھے تو نہیں۔ البتہ سامنے آنے پر کر سکتا ہوں۔
 مگر مسئلہ کیا ہے؟ — پروفیسر اسکاٹ کے ہلچلے میں

زیادہ تشویش کا عنصر ابھر آیا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں کوڈ ٹرنے اس ذریعے کو ہمیشہ کے لئے
 بند کر دینے کا حکم دیا ہے، اس لئے مجبوری ہے پروفیسر اسکاٹ
 ہو مرنے مرد ہلچلے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا کوٹ کھینچ کر
 ہاتھ سی آواز سنی دی۔
 "انتھونی کا دل لے کر اسے پوائنٹ پر پہنچو۔ اور ساتھ ہی ڈائٹم
 بلک اپ باکس بھی لیتے آنا۔ فوراً آؤ۔" — ہو مرنے تیز

ہلچے میں کہا۔

”ییس ہاس — میں آر ہا جوں۔“ — دوسری طرف سے موڈ بانہ ہلچے میں کہا گیا اور ہومر نے ریسپورڈ رکھا اور پھر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہیردنی درد اڑنے کی طرف بڑھ گیا۔ انتہائی کو چھانک کھول کر اندر سے آئے کیونکہ اب اس عمارت میں اس کے سوا اور صرا کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کا چہرہ ہوا کہ وہ ذہنی طور پر کسی خاص فیصلے پر پہنچ گیا ہے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھایا اور ریسپورڈ اٹھالیا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔

”ایکسٹو — عمران نے ایکسٹو کے مخصوص ہلچے میں کہا۔

”جولیا بول رہی ہوں ہاس؟“ — دوسری طرف سے جولیا کی موڈ بانہ آواز سنائی دی۔

”ییس — کیا رپورٹ ہے؟“ — عمران نے سرد ہلچے میں پوچھا۔

”شامی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ سے دو لاشیں دستیاب ہوئی ہیں، دونوں خیر مکمل ہیں اور حقدار نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ دونوں لاشیں ان افراد کی ہیں جنہوں نے اس گداگر

ان دونوں لاشوں کی تصدیق کرائے کر کیا واقعی یہ انہی دونوں کی لاشیں ہیں اور ان کی جیبوں سے ملنے والے سامان بھی وائس منزل بنیاد پر؟۔۔۔۔۔ عمران نے تیز پہچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رپورٹ رکھ دیا۔

اگر واقعی یہ پرو فیسر اسکاٹ اور ہومر کی لاشیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر کا مشن صرف اتنا تھا کہ آپ کو ذہنی طور پر عورت بنا دیا جائے۔ اس سے زیادہ وہ اور کچھ نہ چاہتے تھے؟۔۔۔۔۔ بلیک زبرد نے حیرت بھرے ہنسنے میں کہا۔

اس ہومر کی لاش کے مسئلہ واقعی الجھا دیا ہے۔ چوہان کی تفصیل رپورٹ کے مطابق تو رابرٹ نے اسے یہ بتایا تھا کہ میرے ذہنی طور پر عورت بننے کے بعد ہومر کو کوئی منصوبہ میسٹ مشن سونپا جائے گا تاکہ یہ بات سچ ہو سکے کہ کیا لیڈی عمران میں سٹر عمران والی صلاحیتیں موجود ہیں یا نہیں اور منطقی لحاظ سے یہ بات درست بھی تھی۔ بلیک تھنڈر جیسی تنظیم صرف یہ سوچ کر نہیں چلے سکتی کہ سٹر عمران لیڈی عمران بن کر مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے۔ لیکن جولیا کی رپورٹ کے مطابق ہومر کی ہلاکت تیار ہی ہے کہ ایسے کسی مشن کو سامنے لے اُنے کی بجائے انہوں نے اپنے فاعلی ایجنٹوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے؟۔۔۔۔۔ عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہو سکتا ہے بلیک تھنڈر نے ایسے کسی مشن کے سلسلے میں کوئی اور ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہو؟۔۔۔۔۔ بلیک زبرد نے

ہنسنے کو خطا اور عمران کا دماغ نہ ٹوٹو دیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ دونوں افراد اس وقت ہوٹل میں موجود تھے جب رابیل اور فام کے ساتھ وہ بیٹھے بات چیت کر رہے تھے؟۔۔۔۔۔ جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

ان لاشوں کی کیا پوزیشن ہے۔ کیسے ہلاک ہوئے یہ وہ عمران نے پوچھا۔

ان میں سے ایک لاش پیچھے تہہ خانے میں پڑی تھی۔ اس کی پیشانی میں گولی ماری گئی تھی۔ دوسری لاش اوپر والے کمرے میں موجود تھی۔ اس کے سامنے میز پر کوئی مشین موجود تھی جو جل کر خاک ہو چکی ہے۔ اور اس آدمی کی لاش پر کوئی زخم نہیں ہے۔ بولنگ ہے جیسے اسے خاص شتا عوں سے ہلاک کیا گیا ہے؟۔۔۔۔۔

جولیا نے جواب دیا۔
”ان کی تلاش کی گئی ہے؟۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سپاٹ ہلچے میں پوچھا۔

لیس باس۔ تہہ خانے والی لاش کی جیب سے ایک چھوٹا سی ڈائری 'پرس وغیرہ ملے ہیں۔ ان کے مطابق اس کا نام پرو فیسر اسکاٹ ہے جبکہ اوپر والی لاش کی جیبوں میں سے ایسا ہی عام سامان نکلا ہے۔ اس کی ایک خفیہ جیب سے بھی ایک ڈائری ملی ہے جس پر ہومر کا نام درج ہے؟۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

خادر سے کہو کہ وہ رابیل کو اس کی رہائش گاہ سے لاکر

جواب دیا۔

کی چیکنگ کا مسئلہ تو وہ ان کی کوئی ٹیم آسانی سے کر سکتی ہے۔

بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔ لیکن میرا ذہن کہہ رہا

ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ بہر حال رابرٹ کے ذریعے چیکنگ کے بعد

بیج فیصلے تک پہنچا جاسکتا ہے۔ — عمران نے سر ہلاتے

ہوئے جواب دیا۔

وہ ویسے عمران صاحب! اس بار چوہان اور اس کے ساتھیوں

نے کارنامہ سرا انجام دیا ہے۔ اگر چوہان کو رابرٹ پر شک نہ ہوتا اور

وہ رابرٹ سے سب کچھ نہ اگلا لیتا تو ہمیں تو سرے سے ہی کسی

بات کا علم تک نہ ہوتا۔ — بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں۔ چوہان نے اس بار واقعی ذہانت سے کام لیا ہے

خاص طور پر اس نے جس طرح رابرٹ سے ذہنی جنگ لڑ کر

سب کچھ تفصیل سے اگلا لیا اس سے میرے دل میں چوہان کی

قدر و منزلت اور بڑھ گئی ہے۔ — عمران نے اہمیت

منجیدہ جیسے میں جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو

اس کی بات کا جواب دیتا کرے میں کہی سی سٹی کی آواز سنانی دے

اور بلیک زیرو نے چونک کر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک شبنم

دبا دیا۔ دوسرے لمحے میز کی سائیڈ درازوں میں سے سب سے پہلی

دراز میں کہی سی گٹھ گڑھ اسٹاک کی آواز ابھری اور پھر خاموشی

چھا گئی۔

وہ سامان آیا ہوگا جو ان دونوں کی لاشوں کی جیبوں سے

تنب بھی ہو مگر لاش کسی خانے میں فٹ نہیں ہوتی۔ لہذا

رابرٹ جو مگر بلیک تھنڈر کا سیر ایجنٹ تھا اور کوئی بھی متغیر نہ

کسی خاص وجہ کے سیر ایجنٹ کو اس طرح ضائع نہیں کیا کرتا

پرو فیسرا اسکاٹ کی موت کی وجہ تو سمجھ میں آئی ہے کہ میں رابرٹ

کے ذہن کے ذریعے پرو فیسرا اسکاٹ تک پہنچ گیا تھا۔ اس طرح

ہم نے پرو فیسرا اسکاٹ کی رہائش گاہ تلاش کر لی تھی۔ بلیک تھنڈر

بہت با د سانقل تنظیم ہے۔ ہو سکتا ہے اسے اس بات کا علم ہو

جو اور اس شے پر وہ سیر اسکاٹ کو فوری طور پر راستے سے ہٹا

ناگزیر ہو گیا ہو اور پرو فیسرا اسکاٹ کی کھوپڑی میں گولی مارا

جانے اور اس کی لاش تہہ خانے میں شے کا مطلب تو یہی ہے

کہ اسے جو مرنے مارا ہوگا لیکن جو مگر آسانی سے وہاں سے اڑ

کرایا جاسکتا تھا۔ اسے واپس بلایا جاسکتا تھا لیکن جو مگر

ہلاک کر دیا گیا۔ — عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں

کہا۔

”میرا خیال ہے بلیک تھنڈر کو جیسے ہی یہ اطلاع ملی کہ وہ

کے ذہن کے ذریعے ان کے ایجنٹوں تک پہنچا جاسکتا ہے

انہوں نے جو مگر کے ذریعے پہلے پرو فیسرا اسکاٹ کا خاتمہ کیا

پھر جو مگر کو مخصوص ریز کی مدد سے ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح ایک

لحاظ سے انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر کیونڈلاج کر دیا تاکہ

ان کے ذریعے ہم بلیک تھنڈر تک نہ پہنچ سکیں۔ اب رہ گیا آپ

نکلا ہے؟ — عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے سب سے پھیلے دراز کھولی اور ایک لفافہ باہر نکال لیا۔ پینٹل ریسولونگ سسٹم کے تحت یہ لفافہ دانش منزل کی بڑی دیوار میں موجود تھا جس کے بعد اس دراز پر ایک پینٹ چھایا جاتا تھا، درگختی کی مخصوص آواز اس سسٹم کی طرف سے کال تھی۔

عمران نے لفافہ بلیک زیرو کے ہاتھ سے لے کر اسے میز پر رکھا۔ اس میں دو چھوٹی ڈائریاں اور دو سراسر عام سامان موجود تھا۔ عمران نے ایک ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ وہ مسلسل ورق پلٹا رہا اور پھر اس نے وہ ڈائری رکھ کر دوسری اٹھائی۔ اسے بھی پلٹا۔ تفصیل سے چیک کرنے کے بعد رکھ دیا۔

ڈائریوں سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے والے واقعی ہمارے اور پروفیسر اسکاٹ ہیں، ڈائریوں میں ان کی ذاتی یادداشتیں ہیں۔ عمران نے کہا۔

”جو انہوں نے جو ڈائری یہ بھی تھی اس سے کوئی تفصیل معلوم ہوئی بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ وہ بھی اسی طرح کی عام یادداشتوں پر مبنی تھی، البتہ اس میں بلیک تنہا ذکر کا نام موجود تھا اور جو مرنے والے میں کھینچا گیا تھا کہ وہ کسی ذوق کا حریف ہے اور ڈائریٹ اس کا اسٹنٹ ہے۔ باقی کوئی کام کی چیز نہ تھی۔ یہ کوڈ شاید رابرٹ کو ذاتی طور پر بے حد پسند تھا اس لئے وہ اپنی یادداشتیں اسی کوڈ میں لکھنے کا عادی

تھا۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہی عمران صاحب، ان لوگوں کا مشن بہر حال کامیاب ہو گیا ہے اور یہ ہمارے لئے واقعی بہت بڑا المیہ ہے۔“

بلیک زیرو نے اچانک موضوع بدلتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”کس مشن کی بات کر رہے ہو؟“ عمران نے حیرت

جیسے ہی میں پوچھا۔

”آپ کو سنجیدہ بنادینے کی مشن کی بات کر رہا ہوں۔ آپ ذہنی طور پر عورت بن کر اماں تھی کی جوتیوں کے طفیل دوبارہ مرد تو بن گئے، لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کے ذہن پر گہری سنجیدگی کی گڑو گڑو چڑھ گئی ہے اور یہ بھی کم المیہ نہیں ہے۔“

بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس دیا۔

”تمہاری بات درست ہے بلیک زیرو، واقعی میرے ذہن پر بڑی سنجیدگی کی گڑو چڑھ گئی ہے، مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہاتھ کسی زندگی میں کوئی مذاق کیا ہی نہیں، ہو سکتا ہے وہ مخصوص حالت بھی اس آپریشن سے متاثر ہوئے ہوں جن کی بنا پر انسان کی غرافٹ پیدا ہوتی ہے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر تو ہاتھ عدہ اس کا علاج ہونا چاہیے؟“ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔ پہلے تو اس نے مسکراتے ہوئے انداز میں بات کی تھی لیکن عمران کا جواب سن کر وہ یکھٹت بیچہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

عمران نے جھٹتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زمرہ کوئی جواب دیتا، ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے اچھے بڑھاکر ریسپور اٹھا لیا۔

ایکسٹنڈ: — عمران نے مخصوص پہلے میں کہا۔
د جولیا بول رہی ہوں یا کس: — دوسری طرف سے
جولیا کی آواز سنائی دی۔

ایس: کیا رپورٹ ہے: — عمران نے اسی پہلے میں پوچھا۔

ایس رابرٹس نے ان دونوں کو پہچان لیا ہے۔ ان میں جولیا شہر خاں سے ملے ہوئے ہیں۔ وہ پروفیسر اسکاٹ کی بہن اور جو اوپر والے کمرے میں ہے وہ ہومر کی بہن اور جناب میں نے رابرٹس کے اٹنے سے پہلے ان دونوں کے چہروں پر میک اپ بھی چیک کر لیا تھا۔ دونوں میک اپ میں بھی نہ تھے، اصل چہرے تھے۔ دونوں کے: — جولیا نے کہا۔

او: کے دونوں لاشوں کو کسی چوک پر ڈالوا دو۔ پولیس خود ہی انہیں اٹھالے گی: — عمران نے سنجیدہ پہلے میں کہا۔
ایس ہاس: اس کے بعد کیا حکم ہے: — جولیا نے کہا۔

نوٹرز: اس کا مطلب ہے مشن ختم ہو گیا: —
عمران نے جواب دیا۔

کوئی مشن ہاس: — جولیا نے چونک کر پوچھا۔

اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا بلیک زمرہ صاحب ایس: —
ایس کا اصل علاج ہے۔ ہو سکتا ہے یہ جس انال بی کی جوڑ سے دب گئی ہو۔ جب جوتیوں کا آخر ختم ہو تو خود بخود دوبارہ اس سطح پر اُچھلے اور یا پھر کبھی بھی یہ دباؤ نہ ختم ہو سکے۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

عمران صاحب: اب اتفاق سے یہ موضوع شروع ہو گیا ہے تو میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ آپ نے شروع میں بتا کر جو سکتا ہے، آپ کا درست جواب مانا عارضی ہو گا۔ اس کا منہ سے کوئی بھی وقت آپ پر دوبارہ یہ صورتوں والی کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ کیا پھر اس کا علاج جوتیاں ہی ہوں گی: —
بلیک زمرہ نے کہا اور عمران اس بار بے ہوش ہو کر رہ گیا۔

ہر بار جوتیوں سے مسئلہ حل نہیں ہوا کرتا۔ ویسے اگر وہ دوبارہ یہ کیفیت ظاہر ہوئی تو پھر واقعی اس کا علاج نہیں ہو گا کیونکہ یہ جوتیوں والا علاج تو قدرت سے ہوا ہے ورنہ الا خلیات کی تبدیلی تو کی جا سکتی ہے لیکن انہیں دوبارہ ٹھیک کر یہ پراسس آج تک دریافت نہیں ہو سکا۔ اس لئے اس بار پھر عمران یہی عمران بن گیا تو پھر یقیناً ہمیشہ کے لئے ایسا عمران رہے گا: — عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زمرہ نے بے اختیار ہونٹ پیچ لٹے۔

ارے اس میں اتنی گہرائی کی کیا بات ہے۔ کیا فرق ہے ایک اپ کا خرچہ ہی بڑھے گا تو میرا ہی بڑھے گا: —

• عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے والا مشن۔ یہ سازش ملک تھنڈر نے کی تھی اور واقعی عمران ذہنی طور پر عورت بن گیا۔ لیکن پھر سلیمان جابر عمران کی والدہ کو بلا لیا اور عمران کی والدہ نے اپنی والدت میں یہ سمجھا کہ عمران پر کسی پرہیزگار سائے ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کا اپنے طریقے سے علاج کیا کہ اس کے پر جوتیاں برسائیں۔ ان جوتیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ بلیک تھنڈر کا ذہن فیل ہو گیا۔ عمران کے ذہنی خلیات جنہیں تبدیل کر دیا گیا تھا خود سیٹ ہو گئے جبکہ بلیک تھنڈر نے یہ سمجھ کر کہ عمران اب ہیڈ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے، اپنے ایکٹوں کا خاتمہ کر دیا۔ — عمران نے خود ہی مشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

• کیا مطلب — میں سمجھا نہیں؟ — بلیک زمرہ نے

• اودہ باکس — لیکن اس سے بلیک تھنڈر کو کیا فائدہ ہوا؟ وہ عمران کا ذہنی آپریشن کر سکتے تھے تو اسے گولی بھی تو مار سکتے تھے؟ — جو لیا نے کہا اور عمران اس کی ذہانت پر مسکرا کر بانیکل مار سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ اور عمران کو ذہنی طور پر عورت بن کر وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے؟ اس بارے میں فی الحال تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ جو سکتا ہے آئندہ کوئی بات سامنے آجائے؟ — عمران نے گولی ڈال کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

• باکس — عمران اپنے ٹیٹ میں موجود نہیں ہے۔ کیا وہ مرد ہو گیا ہے؟ — جو لیا نے جھجکتے ہوئے انداز میں بات کرنا شروع کی۔ لیکن عمران نے اس کا مقصد صرف مجھے عورت بنانا نہیں بلکہ اس کے سامنے اس سلسلے میں کوئی گہرا

لاؤ تو حاصل کیا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے لازماً
 ہال ہی کی جوتیوں والا علاج بھی چیک کر لیا ہوگا اور رابرٹ پہلے
 ہی چوٹان کو بتا چکا ہے کہ بلیک تھنڈر کے نزدیک ناکامی کا مطلب
 فوری موت ہوتا ہے۔ اس تنظیم کی باخبری اس سے بھی ظاہر ہوتی
 ہے کہ انہوں نے رابرٹ کو جی میں، کسی لمحے پر اسرار طریقے سے ہلاک
 کر دیا جب وہ مشین دیگن میں چوٹان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ
 بیٹھا ہوا تھا اور اچانک بیٹھے بیٹھے مگر اور ختم ہو گیا: — عمران
 نے انتہائی سنجیدہ دہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا:
 ”اورہ واقعی آپ کا یہ خیال درست ہے: — لیکن اگر
 وہ اس قدر باخبر ہو سکتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سیکرٹ سروک
 کو بھی آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں: — بلیک زیرو نے سر
 ہاتے ہوئے کہا:
 ”اورہ: اورہ: — اچانک عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔
 اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
 ”کیا ہوا؟ — بلیک زیرو نے عمران کے اس طرح چونکنے
 پر اڑکھاکر پوچھا:
 ”وہ فوٹو کہاں ہے جو مفدر کو دیا گیا تھا: — عمران
 نے تیز جھجے میں پوچھا:
 ”موجود ہے — یہاں دراز میں — کیوں؟ — بلیک زیرو
 نے حیرت جبرے جھجے میں پوچھا:
 ”مجھے ” — جلد ہی کرو اور سنو فوڈ جولیا کو کہو کہ سارے عمران
 مشن ہو گا۔ اگر یہ ہومر ہلاک نہ ہو جاتا تو پھر میں نے یہ پروگرام
 تھا کہ میں خود ہی عورت بن کر رہتا تھا کہ بلیک تھنڈر کا اصل ٹی
 سامنے آجاتا لیکن ہومر کی موت بتا رہی ہے کہ یقیناً انہیں کسی تو
 یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور ہومر مجھے عورت
 بنانے کے مشن میں ناکام رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہومر کو
 طور پر سزا دے دی۔ اس لئے اب وہ اپنے اصل مشن کی طرف
 سے کوئی نیا چکر چلانے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح لامحالہ
 کا کوئی نہ کوئی ایجنٹ پھر سامنے آئے گا: — عمران نے
 طرح سنجیدہ جھجے میں کہا:
 ”لیکن آپ نے جولیا سے تو دو سری بات کی تھی کہ انہوں
 نے اپنے مشن کی کامیابی کے بعد اپنے ایجنٹوں کو ختم کیا ہے
 اب آپ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے مشن کی ناکامی کی وجہ سے
 ہلاک کیا ہے: — بلیک زیرو کے جھجے میں بے پناہ
 تھی۔
 ”دونوں باتیں ہی ممکن ہیں لیکن پہلی بات میں نے خود
 برکلی ہے کہ انہیں کسی ذریعے سے یہ علم ہو گیا ہوگا کہ ہم
 رابرٹ کے ذریعے پر وفسیر اسکاٹ کو ٹریس کر لیا ہے۔ لیکن
 خیال ہے ایسا نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ صرف پر وفسیر
 کو ہی ہلاک کرتے۔ ہومر کی ساتھ ہلاکت سے ”سرا نظر
 قرین قیاس ہے کہ انہیں یہ اطلاع مل گئی ہو کہ میں ٹھیک
 ہوں کیونکہ جس پر اسرار طریقے سے انہوں نے میرا زمانے

کو اطلاع کر دے کہ وہ فوری طور پر اپنی رہائش گاہیں چھوڑ کر
نمبر ٹیپائٹس پر منتقل ہو جائیں اور آپس میں دوسرے حکم تک
والطرح رکھیں اور ایک آپس میں رہیں اور تم خود بھی دانش منزل
مکمل کیونکہ فلاح کر دو، جلدی کرو؟ — عمران نے تیز ہنسنے پر
کہا۔

”مم مگر کیوں؟ — بلیک زبرد اور زیادہ بوکھلا گیا۔
”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ اگر مگر میں وقت مت ضائع کرو
اگر میرا خیال درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پوری سیکرٹ ہونے
دانش منزل سمیت اس وقت شدید خطرے میں ہے؟ — عمر
نے تیز ہنسنے میں کہا۔ اور پھر اس نے بلیک زبرد کے اٹھنے سے دونوں
جھپٹ لیا جو وہ دروازے سے اس دوران نکال چکا تھا جس میں وہ نکل
اور ٹائپ شدہ خط تھا جو صدر کو ہوٹل کی پارکنگ میں دیا گیا تھا
جسے بعد میں صدر نے دانش منزل پہنچا دیا تھا۔ بلیک زبرد نے
جلدی سے ٹیلیفون کا ریسپورڈ اٹھایا جبکہ عمران لفافے کے تیز
سے اس دروازے کی طرف دوڑ پڑا جو دانش منزل کی لیبارٹری
کو جاتا تھا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھ ہوئے جو مرنے لگے
بڑھ کر ریسپورڈ اٹھایا۔
”ایس جو مرنے لگے؟ — جو مرنے سمجھتے ہیں میں
کہا۔
”باس والٹر بول رہا ہوں۔ عمران ٹھیک ہو چکا ہے؟ —
ریسپورڈ سے ایک آواز ابھری اور جو مرنے اختیار چوٹ کر سیدھا
ہو گیا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پروفیسر اسکات کے
مطابق تو وہ اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا؟ — جو مرنے
ہنسنے میں پناہ حیرت تھی۔
”اس کی والدہ نے اسے ٹھیک کر دیا ہے سر؟ — والٹر
نے جواب دیا۔

بنے کی بجائے ذہنی ستوج سپار کرنے کا عادی ہو۔

”تجس معلوم ہے کہ ہمارا یہاں کیا مشن ہے؟“ — ہومر نے جم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”اؤ بائس۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب تک مجھے کچھ نہ پایا جائے میں کسی معاملے میں تجس سے کام لینا پسند نہیں کرتا، صرف اتنا مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر نے آپ کے ذمے یہاں کوئی اہم مشن لگایا ہے اور آپ گروپ سمیت یہاں آگئے۔ ان کے بعد گروپ تو یہاں رہا البتہ آپ پروفیسر اسکاٹ اور رابرٹ کے ساتھ مشن کے سلسلے میں علیحدہ رہ کر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ واپس مستقل طور پر یہاں آگئے، اور بتایا گیا کہ رابرٹ پروفیسر اسکاٹ اور انتھونی تینوں اس مشن میں ہلاک ہو چکے ہیں بس اس سے زیادہ مجھے علم نہ ہے۔“ — جم نے بڑے واضح الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں تجس تمام حالات شروع سے مختصر طور پر بتاتا ہوں تاکہ تم اپنا تجربہ مجھے بتا سکو۔ مجھے ہیڈ کوارٹر نے کال کیا کہ پاکیشیا میں ایک فری لانسریجنٹ ہے، علی عمران جو کہ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا نسب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے قبل ہیڈ کوارٹر نے ایک اہم مشن کے لئے اپنے ایک ایجنٹ ٹرومین کو یہاں بھیجا تھا۔ ٹرومین ہیڈ کوارٹر کی نظر میں انتہائی فعال ایجنٹ تھا اور کب تک کبھی کسی مشن میں ناکام نہ ہوا تھا، لیکن

ایس بائس: — دوسری طرف سے ایک موڈبان اولڈ سنائی دی۔

”جم کو فوراً میرے پاس بھیجو۔“ — ہومر نے تیز بیچے پر کہا اور ریسپور رکھ دیا۔

”اب کوئی واضح قدم اٹھانے کا وقت اگر ہیڈ کوارٹر کو عمران کی درست جو جانے کی اطلاع مل گئی تو پروفیسر اسکاٹ کی طرح مزید موت بھی یقینی ہو جائے گی۔“ — ریسپور رکھتے ہوئے ہومر سرخو کلامی کے انداز میں بڑبڑایا۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بھرے ہوئے جسم کا فوجوان اندر داخل ہوا۔

”بائس آپ نے مجھے طلب کیا ہے۔“ — اُسے دالے نے موڈبان بیچے میں کہا۔

”ہاں میٹھیو جم۔ ایک اہم الجھن پیش آگئی ہے اور میں جاننا ہوئی کہ رد عملیوں میں تم واحد آدمی ہو جو انتہائی ٹھنڈے دماغ سے ہر قسم کی صورت حال کا درست تجزیہ کرنے کے ماہر ہو۔“ — ہومر نے اُسے دالے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”شکریہ بائس۔ الجھنیں ہمیشہ ٹھنڈے دماغ سے سونپنے کی ذمہ سے ہی حل ہوتی ہیں۔ جذباتی اقدامات ان الجھنوں کو بڑھا تو سکتے ہیں کم نہیں کر سکتے۔“ — جم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے فلسفیانہ بیچے میں جواب دیا، وہ اپنی شکل صورت سے ہی ایسا آدمی نظر آ رہا تھا جو جسمانی طور پر متحرک

ثروتمین اپنے مشن میں کامیاب ہو جانے کے باوجود آخری لمحہ
 اس علی عمران کے ہاتھوں ناکام ہو گیا اور اسے زخمی حالت میں
 کر لیا گیا جسے بعد ازاں جیل سے چھڑوا لیا گیا اور ثروتمین واپس
 گیا۔ ثروتمین عمران سے انتقام لینے کے لئے سخت بے چین تھا اور
 کوارٹر سے بھی اپنے اصول کے خلاف اس ناکامی کو معاف کر دیا تھا۔
 کیونکہ اس سے پہلے علی عمران کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو کمرے
 معلومات بھی حاصل نہ تھیں لیکن ثروتمین جیسے ایجنٹ کی ناکامی پر
 ہیڈ کوارٹر چونک پڑا اور پھر اس علی عمران کے بارے میں کوائف
 کئے گئے اور ان کوائف کے سامنے آنے کے بعد ثروتمین کو معاف کر
 لیکن ہیڈ کوارٹر اپنے مشن کی ناکامی چونکہ برداشت نہ کر سکتا تھا اس
 لئے اس نے فوری طور پر علی عمران کو ختم کرنے کی پلاننگ کی اور
 ایکرمیا کی ایک تنظیم وائٹ ڈیوٹی کے ذمے عمران کے قتل کا
 مشن لگایا گیا۔ وائٹ ڈیوٹی کی چیف مادام فونا تھی۔ مادام فونا
 اس کی تنظیم کے کمرڈنٹ پر ایسے ایسے قتل تھے جنہیں ہر لحاظ سے
 ناممکن سمجھا جاتا تھا اس لئے ہیڈ کوارٹر نے عمران کے قتل کا مشن
 وائٹ ڈیوٹی کو سونپا۔ مادام فونا ثروتمین کی دوست تھی اور اسے
 علم تھا کہ ثروتمین ناکام آیا ہے چنانچہ اس نے ثروتمین کو سزا
 چلنے کے لئے کہا۔ ہیڈ کوارٹر نے بھی اس خیال سے اجازت دے
 دی کہ انتقامی جذبے کی وجہ سے ثروتمین بے حد معاون ثابت ہوگا
 اور دوسرا مادام فونا پاکیشیا میں پہلی بار جا رہی تھی جب کہ
 ثروتمین پہلے یہاں کام کر چکا تھا۔ بہر حال مختصر یہ کہ ثروتمین

مادام فونا اس مشن پر پاکیشیا پہنچے لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دونوں
 ہی اس عمران کے مقابلے میں بڑی طرح ناکام رہے حتیٰ کہ مادام
 فونا تو ہلاک ہو گئی جبکہ ثروتمین کا ذہن بدل گیا اور وہ اس عمران
 کے ساتھ مل کر آٹل ہیڈ کوارٹر کے خلاف ہو گیا اور اس رپورٹ
 کے بعد ثروتمین کو فوری طور پر ہلاک کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا لیکن
 زمین تب سے روپوش ہے اور ہیڈ کوارٹر اسے ٹریس کرنے
 میں لگا ہوا ہے جیسے ہی اس کا پتہ چلا اسے ہلاک کر دیا جائے
 لیکن اس کے بعد ہیڈ کوارٹر ایک اور زاویے سے سوچنے لگا
 ثروتمین اور مادام فونا کی ناکامی نے ہیڈ کوارٹر پر یہ ثابت کر دیا
 تھا کہ عمران میں ایسی صلاحیتیں ہیں جو شاید عام طور پر کسی بھی
 دوسرے ایجنٹ میں نہ ہوں اور انہیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا
 اصل مشن پوری دنیا پر اپنی حکومت قائم کرنا ہے اس لئے ایسی
 تنظیم کے لئے انتہائی بلا صلاحیت افراد کی ہمیشہ ضرورت موجود
 رہتی ہے چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا کہ عمران جیسے باصلاحیت
 آدمی کو ہلاک کرنے کی بجائے اسے تنظیم کا ذہنی غلام بنا کر اس
 سے تنظیم کے لئے کام لیا جائے۔ یہ ایک بہت بڑا فیصلہ تھا۔
 کیونکہ عمران کے بارے میں جو رپورٹیں ملی تھیں اس کے مطابق
 عمران انتہائی محب وطن ہونے کے ساتھ ساتھ جرائم سے شدید
 نفرت کرتا ہے اور وہ کبھی کسی مجرم تنظیم کے ساتھ نہیں مل سکتا۔
 اس پر فیصلہ کیا گیا کہ اس کا ذہن تبدیل کیا جائے۔ شاید ثروتمین
 کو اپنی تبدیلی کی وجہ سے یہ خیال ہیڈ کوارٹر کو آیا ہو۔ بہر حال

میڈ کو مارنے اس کی کوششیں شروع کر دیں تو انہیں پتر چلا
 پاکیش کی ایک فوجان سائنسدان لڑکی رابیل نے کسی مقامی جڑی
 بوٹی کی حیرت انگیز صلاحیت دریافت کی ہے۔ اس کی خصوصیت یہ
 ہے کہ اس سے کسی مرد کو کسی عورت کا یا کسی عورت کو کسی مرد کا
 ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذہنی غلام بنایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس تجربہ
 سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی کہ عمران کا ذہن رابیل کے
 ماتحت کر دیا جائے اور رابیل کو میڈ کو مارٹر میں رکھ لیا جائے۔ اس
 طرح رابیل کی وجہ سے عمران میڈ کو مارٹر کا غلام ہو جائے گا لیکن
 عمران جیسے شخص کے لئے سو فیصد ذہنی غلامی کی ضرورت تھی
 اس کے لئے مشہور سائنسدان پروفیسر اسکاٹ کے ذہنی تبدیلی
 کے جدید ترین فارمولے سے یہ حاصل کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پھر
 رابرٹ کو یہاں بھیجا گیا۔ وہ رابیل کے ساتھ رہنے لگا۔ اور اس
 نے ایک خفیہ ذریعے سے رابیل کا مخصوص انداز میں نفسیاتی تجربہ
 کر کے میڈ کو مارٹر سمجھوایا جس پر مجھے اور پروفیسر اسکاٹ کو اس
 مشن کے لئے یہاں بھیجا گیا۔ یہاں اگر جب پروفیسر اسکاٹ
 نے رابیل پر تجربات شروع کئے تو پتر چلا کہ یہ پراسس یہ
 طویل ہے اور اس کے مکمل ہونے میں کافی طویل عرصہ لگ سکتا
 ہے اور رابیل کے ذہن میں گہری نفسیاتی پیچیدگیاں موجود ہیں۔ اس سے اگلے
 طویل عرصے کے بعد بھی کامیابی سو فیصد نہ ہو سکتی تھی۔ ایک لحاظ
 سے یہ بات اور بے مشن کی ناکامی تھی لیکن پروفیسر اسکاٹ نے
 اس کا ایک اور حل تجویز کیا کہ وہ عمران کے ذہن کا آپریشن کر کے

ذہنی طور پر عورت بنا سکتا ہے۔ اس کے بعد رابیل کو مرد بنادیا
 جائے گا تب یہ پراسس جلد ہی کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن پراسس میں
 رات دراصل رابیل کے ذہن میں مردوں کے خلاف نفرت کی گڑبوں
 اور جدوجہد کی حتیٰ کہ عورت حال پٹ وینے سے ان ذہنی گڑبوں والی
 ہارٹ ختم ہو سکتی تھی۔ میں نے میڈ کو مارٹر کو کال کر کے یہ رپورٹ دی
 میڈ کو مارٹر نے اس تبدیلی کو تو پسند کر لیا لیکن اس کے درمیان
 روینے میں پہلے عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا کر اس کی کارکردگی
 چیک کی جائے۔ اگر وہ عورت بن جائے گی وجہ سے اپنی مخصوص
 مہمیتوں سے فائدہ دھو بھٹاتا ہے تو پھر اگلے کسی مشن کی ضرورت ہی
 نہ رہتی تھی۔ اگر عمران میڈ کو مارٹر کے کام نہ آ سکتا تھا تو پاکیش کے لئے
 لڑیکار ہو جانا تھا اور اگر اس کی صلاحیتیں ویسے ہی رہتی ہیں تو پھر
 اہل والا حصہ مکمل کیا جاسکتا تھا۔ رابیل کے ذہن کو پروفیسر اسکاٹ
 نے ہی ٹرانس میں لے آچکا تھا اس لئے اسے رابرٹ کے ذریعے
 انہیں اس کے تجربہ جموایا گیا اور میں اور پروفیسر اسکاٹ ان دونوں
 کے پہلے دارالحکومت پہنچ گئے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ایک فیصلہ
 لینے کے بعد وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں اس لئے میں
 نے فوری طور پر پروفیسر اسکاٹ کے ساتھ اس کے ٹیلیٹ میں جا کر
 سہ پہر کو شش کیا اور پروفیسر اسکاٹ نے اس کے ذہن کا آپریشن
 اس کے ذہنی طور پر عورت بنادیا اور ایک مخصوص مشین کے
 میلے ہم اس کے نتیجے کو چیک کرتے رہے۔ عمران واقعی عورت
 بن چکا تھا۔ اس نے زمانہ لباس پہن لیا تھا اور بالکل عورتوں جیسی

ہی اور اب سیکرٹ سرورس والے رابرٹ کے ذریعے مجھے اور پروفیسر اسکاٹ کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس پر رابرٹ کو ہیڈ کوارٹر نے اپنے انصاف کے ذریعے سے ہلاک کر دیا چونکہ رابرٹ کے ذریعے سیکرٹ سرورس کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ رابرٹ کا ذہن ٹرانس میں ہے اس لئے خطرہ بھی پیدا ہو گیا کہ جس طرح پروفیسر اسکاٹ نے رابرٹ کے ذہن کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سرورس کے ممبران کو ٹریس کیا ہے اس طرح کوئی اور ماہر رابرٹ کے ذہن کے ذریعے پروفیسر اسکاٹ کو ہی ٹریس کر سکتا ہے۔ میرا نام بھی سیکرٹ سرورس کے سامنے آ چکا تھا اس لئے ہیڈ کوارٹر نے فوری فیصلے کئے اور مجھے حکم دیا کہ میں پروفیسر اسکاٹ کو قہقہہ کر دوں اور خود بھی چھپ کر عمران کی اس خبر کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سرورس کو ٹریس کر کے اس کے برائے ہلاک کر دوں اور ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دوں چنانچہ میں فوری حرکت میں آیا۔ میں نے پروفیسر کو ہلاک کر دیا اور پھر اپنے آپ کو ممکن طور پر پوشیدہ رکھنے کی غرض سے میں نے انتہائی کو دہان لپکایا۔ انتہائی کے نقوش اور جسم وغیرہ مجھ سے بالکل ملتے ہیں۔

میں نے انتہائی پر میں نے اپنا ڈائٹیم میک اپ کر دیا۔ ڈائٹیم میک اپ کسی طرح بھی چپک نہیں کیا جاسکتا اور انتہائی کو ہلاک کر کے میں نے اپنی ذاتی ڈائٹیم اور دوسرا سامان اس کی جیبوں میں منتقل کر لیا اور پھر عزیزی سامان اٹھا کر میں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اس لئے انہیں پروفیسر اسکاٹ اور ہجر کی لاشیں مل گئیں اور وہ مطمئن ہو گئے کہ رابرٹ کے دونوں ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ اب

حکومتیں کر رہا تھا۔ اس مشین کی کارکردگی محدود تھی چنانچہ ہم نے اس مشین کی مدد سے عمران کا ایک فوٹو حاصل کیا اور مشین اس فوٹو کو بنانے کے ساتھ ہی خود بخود جعلی کرناکھ ہو گئی۔ میں اور پروفیسر اسکاٹ مطمئن ہو کر اپنی رہائش گاہ کے قریب ایک ہوٹل میں کھانا کھانے گئے تو وہاں ہم نے رابرٹ کو جسے ہم نے رابرٹ کے ساتھ جیسے کہ فیصلہ کیا تھا ایک مقامی آدمی کے ساتھ ہوٹل میں پہنچی۔ وہاں اس مقامی آدمی کے ساتھ بھی موجود تھے۔ وہ آپس میں باتیں کرنے لگے پروفیسر اسکاٹ کا چونکہ رابرٹ کے ساتھ ذہنی رابطہ موجود تھا اس لئے پروفیسر اسکاٹ نے رابرٹ کے ذہن کی مدد سے یہ باتیں سن لیں اور ان باتوں سے مجھے آئینہ ہوا کہ یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سرورس کے ممبر ہیں۔ چنانچہ انہیں فوری طور پر کلکٹ رکھنے کے لئے میں نے عمران کا زمانہ لباس والا فوٹو ایک خط کے ساتھ ان کے پاس ایک گداگر بچے کے ذریعے بھجوا دیا کیونکہ یہ فوٹو جس میسرین سے بنا تھا اس میں یہ خاصیت تھی کہ جیسے جگہ بتا دہاں کی باتا عدہ نشانہ ہی ہوتی تھی۔ میں اور پروفیسر اسکاٹ فوری طور پر اپنی رہائش گاہ پر آ گئے اور میں نے ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع دی تو ہیڈ کوارٹر کو خیال آیا کہ رابرٹ کہاں گیا کیونکہ اس کی بجائے رابرٹ کے ساتھ سیکرٹ سرورس کا آدمی دیکھا گیا تھا چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے اپنے مخصوص ذریعے سے اسے فوری طور پر چپک کیا تو معلوم ہوا کہ رابرٹ پاکیشیا سیکرٹ سرورس والوں کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور اس نے انہیں نہ صرف مشن بلکہ اس کی مکمل تفصیلات بھی بتا دی

سے بھی زیادہ اہم ہے۔ — جم نے کہا۔
 لیکن کس طرح۔ — پروفیسر اسکاٹ تو سر ہلکا ہے۔
 ہو مرنے ہوٹ چیتے ہوئے کہا۔
 میں بھی ذاتی طور پر انسانی ذہن پر خاصی دلچسپی رکھتا ہوں۔
 مگر میں پروفیسر اسکاٹ کی طرح ماسٹر تو نہیں ہوں لیکن جس کے
 کے تحت پروفیسر اسکاٹ نے عمران کو ذہنی طور پر عورت بننے
 ہے اس کا مجھے بخوبی علم ہے اور اس پر ناقابل علاج بات بھی کہ
 قدرت بعض اوقات ایسے اتفاقات پیدا کر دیتی ہے کہ ناممکن
 ممکن بن جاتا ہے اور یہی اتفاق عمران کے ساتھ پیش آیا ہے۔
 اس کی ماں نے اس کے سر پر جو تیلیاں ماریں اور وہ شیک ہوا
 لیکن یہ کیفیت عارضی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی لیکن چونکہ
 کے ذہنی خلیات پروفیسر نے ایک بار تبدیل کر دیئے تھے، اس
 لئے ان کا جو تیلوں والا علاج فی الحال عارضی ہے۔ ہو سکتا ہے
 کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ مستقل ہو جائے کیونکہ انسانی ذہن
 خلیات مرتے بھی رہتے ہیں اور نئے پیدا ہوتے بھی رہتے ہیں۔
 لیکن اگر فوری طور پر کام کیا جائے تو اس عارضی کیفیت کو ختم
 جاسکتا ہے۔ اور وہ ترکیب میں جانتا ہوں۔ — جم نے کہا۔
 جو مریضی طرح چونک پرانا، اس کے چہرے پر تکلیف صرست
 آشاد ابھر آئے۔
 اور وہی میڈ۔ — اگر ایسا ہو جائے تو پھر یقیناً میری زندگی
 بچ جائے گی۔ — جو مرنے صرست بھر پور ہے۔
 اور یہ بھی بتا دوں باس کہ اتفاقات بار بار وقوع پذیر نہیں
 ہا کرتے، اس لئے اب اگر یہ عمران دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن
 گا تو پھر ہمیشہ ایسا ہی رہے گا، جیسا کہ آپ کے دوسرے مشن
 لا متعلق ہے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس واسے لازماً کہیں چھپ گئے
 ہوں گے یا انہوں نے میک اپ کر لیا ہو گا لیکن کب تک ایسا ہو گا
 نہ دوسری بات یہ کہ عمران کا رابطہ لازماً ان لوگوں سے رہتا ہو گا
 اس لئے لازماً عمران کے ذریعے ان لوگوں کو ٹریس کر کے ختم
 کیا جاسکتا ہے۔ — جم نے کہا اور جو مرنے اثبات میں
 سرطا دیا۔
 وہ مجھے معلوم ہے۔ — وہ میں کر لوں گا۔ بس یہ عمران کسی
 فرد دوبارہ لیڈی بن جائے تو پھر مسئلہ حل ہو جائے گا۔ —
 جو مرنے کہا۔
 اب اس کی ترکیب یہ ہے کہ عمران کے سر پر عین اسی جگہ نامی
 پر پور چوٹ ماری جائے جس جگہ یہ خلیات موجود ہیں، اس
 لئے وہ لازماً ضرب لگنے سے مری جائیں گے اور ان کی وہ عارضی
 الہامی کیفیت ختم ہو جائے گی جو اتفاق سے پیدا ہوئی ہے؟
 — اسے کہا اور جو مرنے کا چہرہ صرست سے کھل اٹھا۔
 — اودہ۔ اودہ وانسی بے حد آسان حل ہے۔ میں خواہ مخواہ
 کی بڑی طرح پریشان ہو رہا تھا۔ — جو مرنے صرست اور
 انٹ کے بلے بٹنے انداز میں کہا۔
 لیکن باکس یہ سوچ جیسے کہ یہ کام خاصا مشکل ہے، اس

نے جواب دیا۔
 "وہیے پاس ایک اور صل بھی ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو:
 "جہے کہا۔
 "وہ کیا؟" — ہو مرنے حیرت بھرے انداز میں چونکا
 "اپو چھا۔

"وہ یہ کہ آپ عمران کو ہلاک کر دیں اور بیڈ کو ارٹھر کو کہیں
 "کر چونکا عورت بن کر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ناکارہ
 "ہو چکا تھا اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسے گولی مروا
 "اکا ہے۔ اب بیڈ کو ارٹھر اس بات کی تصدیق تو نہیں کر سکتا۔
 "اسے لازماً آپ کی رپورٹ پر یقین کرنا ہی پڑے گا؟" —
 "جہے کہا۔

"ہاں بالکل۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں تمہارے پہلے
 "لئے آئیڈیلے پر عمل کروں گا کیونکہ اس کے ذریعے میں نے
 "سرا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہے لیکن اگر ایسا
 "ہو سکا تو پھر تمہارے دوسرے حل کو مکمل کر دیں گا؟" —
 "جہے کہا۔

"یہ فیصلہ درست ہے پاس؟" — جم نے بھی صر بلاتے
 "جہے کہا۔

"اور کے۔ بہت شکریہ، اب تم جاؤ تاکہ میں اس
 "مشن کو مکمل کرنے کے لئے حرکت میں آ سکوں۔" — ہو مرنے
 "مٹا مٹا ہوتے ہوئے کہا۔

کے لئے ضروری ہے کہ پہلے عمران کو اغوا کیا جائے پھر اسے
 "بیہوش کیا جائے پھر مزب لگائی جائے اور مزب بھی ایسی ہو کر
 "جو مقصد حل کر دے۔ زیادہ مزب سے عمران کا خاتمہ بھی ہو کر
 "ہے؟" — جم نے کہا۔

"یہ میں کر لوں گا۔ اس کی حکمرمت کرو؟" — ہو مرنے
 "لے بڑے پڑ اعتماد بنے میں کہا۔
 "اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو سب سے آسان کام کیوں نہیں
 "کرتے کہ عمران کا خاتمہ ہی کر دیں نہ رہے گا بانس نہ بے گ
 "بانسری؟" — جم نے حیرت بھرے ہنسنے میں کہا۔

"میں یہ کام اس وقت بھی آسانی سے کر سکتا تھا جس
 "وقت عمران کو بیہوش کر کے پرائیمر ساکٹ سے اس کا ذہن
 "تبدیل کیا تھا لیکن میں بیڈ کو ارٹھر کی وجہ سے مجبور ہوں۔ لیکن
 "وہ کیوں عمران کو زندہ رکھ کر اپنا ایجنٹ بنائے پر مضر ہیں۔
 "ہو مرنے جونٹ چپا تے ہوئے کہا اور جم مسکرا دیا۔

"پاس۔ بیڈ کو ارٹھر اپنے مفادات کے تحت سوچتا ہے
 "ہو سکتا ہے انہوں نے اس عمران کے ذریعے تنظیم کا کوئی آپ
 "مشن مکمل کرنا جو؟" — جم نے کہا اور ہو مرنے صر بلاتے
 "دیا۔

"ہاں واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال ہم جب تک
 "کو ارٹھر سے احکامات نہیں عمران کو ختم نہیں کر سکتے۔
 "عدولی کے جرم میں ہمیں بھی شتم کر دیا جائے گا؟" — ہو مرنے

اور ہم کرسی سے اٹھا۔ اس نے جو سر کو سلام کیا اور مڑ کر
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



جواب دیا تو اس کے جواب پر ایک بار پھر زوردار قہقہہ لگا۔
یونگہ خاں کے لفظ مثلث کا رد عمل توقع کے عین مطابق ظاہر
ہوا اور ممبران کے اس قہقہے پر تنویر بے اختیار جھینپ سا
گیا۔

اس وقت کافی ممبران تنویر کی متبادل رہائش گاہ پر موجود
تھے۔ وہ سب نے میک اپ میں تھے۔ جولیا ان میں شامل نہ تھی
کیونکہ وہ اپنے فلیٹ میں ہی تھی۔ اسے چیف نے متبادل رہائش
پر جانے کے احکامات نہ دیئے تھے۔ جولیا، صفر اور کمپن سیکل
جی ان لوگوں میں شامل نہ تھے۔ گوان کی آمد کسی بھی لمحے متوقع
تھی کیونکہ تنویر نے انہیں بھی دعوت دی تھی اور انہوں نے
پہننے کا کہا تھا۔

اصل بات تو اس جولیا کا رد عمل ہے۔ وہ لیڈی عمران کو
کس طرح ڈیل کرتی؟ — صدیقی نے کہا اور وہ سب مسکرا
اے۔

”مجھے یقین ہے جس طرح اماں بی نے عمران کے سر پر چڑھ
کر ہار کش کی ہے اسی طرح جولیا بھی جوتیوں کی ہار کش کر دیتی؟“
لوانی نے جواب دیا۔

اور سب مسکراتے ہوئے انتہات میں سر جھانسنے لگے لیکن ان
سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور تنویر
نے چنگ کر دیا اور ریسپونڈ کر دیا۔
”لیس۔۔۔“ تنویر نے بدسلوکی سے جواب دیا۔

”کاش مجھے کسی طرح عمران اس وقت ہاتھ لگ جاتا جب“
عورت بنا ہوا تھا تو یقین کر دوں کہ اس کی پورے شہر میں ایسی
پابندی ہو کہ پھر ساری عمر وہ کسی کو نہ دکھائے کہ جی قابل نہ
رہتا۔۔۔ تنویر نے حسرت جھریے پیٹے میں کہا تو اس کے
فلیٹ میں موجود باقی ممبران کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”لیکن میرا خیال ہے کہ اگر عمران مستقل طور پر عورت بنا رہا
سیکرت سروس میں کچھ نئی منشیائیں وجود میں آجائیں۔۔۔“
اس بار خاں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے پر
کہہ رہے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ظاہر ہے خاں نے جو
پراسے میں لفظ مثلث کو استعمال کیا تھا اس کا مطلب سب
تنبوئی سمجھ گئے تھے۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اس کے عورت بن جانے پر کوئی اس
پر عاشق ہو جائے؟ تم نے سیکرت سروس کے ممبران کا اخلاق
اس قدر گھٹیا سمجھ رکھا ہے۔“ تنویر نے غصیلے پیٹے

صفر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
 • دیری بیٹھ۔ کہیں اسے زیادہ چرٹ نہ آگئی ہو۔۔۔
 تنویر کے بچے میں ایسی پریشانی تھی جیسے اسے اس خبر سے
 حقیقتاً شدید دھچکا لگا ہو۔

• کیا ہوا تنویر۔ کس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے؟۔۔۔ غادر
 نے پوچھا اور تنویر چونک پڑا کیونکہ غادر نے فون تو وہ خود اٹھ
 کر رہا تھا اس لئے وہ مسرے ساتھیوں کو تو تفصیل کا علم نہ تھا۔
 • صفر کا فون تھا۔ عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور کس
 نے اس حملے کی اطلاع اس کے ملازم سلیمان کو فون پر دی ہے
 اور سلیمان نے چیف کو اطلاع دی ہے جس پر چیف نے صفر
 اور کمپین تشکیل کو ہسپتال بھیجا ہے۔۔۔ تنویر نے تفصیل
 بتاتے ہوئے کہا۔

• اس کا مطلب ہے کہ یہ حملہ باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کیا
 گیا ہے ورنہ انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ سلیمان کو فون کر کے
 اس کی اطلاع دیتے۔۔۔ غادر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
 کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

• میرے ذہن میں ایک اور خیال آ رہا ہے۔ میرا خیال ہے
 کہ یہ حملہ بلیک تھنڈر کی طرف سے ہوا ہے۔۔۔ اچانک
 چوڑانے کہا اور وہ سب چوڑانے کی بات سن کر بے اختیار چونک
 پڑے۔

• یہ خیال تمہیں کیسے آیا؟۔۔۔ غادر نے چونک کر پوچھا۔

• عاطف بولی رہا ہوں؟۔۔۔ دوسری طرف سے ایک
 نامافوس سی آواز سنائی دی لیکن تنویر مسکرا دیا کیونکہ یہ کوڈ نام
 صفر کا تھا۔ جب بھی وہ تبادلہ رہائش گاہیں اور تبادلہ یکایک
 کرتے تو اسے کوڈ نام ہی استعمال کرتے تھے۔

• کیا بات ہے عاطف، تم ابھی تک آئے نہیں، سب دوست
 تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ تنویر نے قدرے ناراض سے بچے میں کہا
 • یہی اطلاع دینے کے لئے تو میں نے فون کیا ہے۔ ارسلان پر قاتلانہ
 حملہ ہوا ہے اور وہ جنرل ہسپتال میں بیہوش پڑا ہوا ہے۔ اس حملے
 اطلاع کسی نے فون پر ارسلان کے ملازم توفیق کو دی تو اس نے
 فوراً ہی یا سر کو اطلاع دے دی اور میں تمہارے پاس آئے
 کے لئے ابھی دروازہ پر ہی تھا کہ باس کا فون آگیا۔ میں اور کیانی
 راشل دونوں جنرل ہسپتال جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا تمہیں فون
 کر کے اطلاع دے دوں؟۔۔۔ صفر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا
 • اور اب اس کی حالت کیسی ہے۔۔۔ کس نے کیا ہے قاتلانہ
 حملہ؟۔۔۔ تنویر کے بچے میں رگنمٹ شدید پریشانی کے
 آثار ابھر آئے تھے۔

• ابھی مجھے کچھ علم نہیں ہے۔۔۔۔۔ صفر نے جواب دیا۔
 • کیا ہمارے متعلق باس نے کوئی ہدایت دی ہے؟۔۔۔
 تنویر نے پوچھا۔

• مجھے تو نہیں دی۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ براہ راست تم سے
 بات کرے، اور۔۔۔ کے خدا حافظ۔۔۔ دوسری طرف سے

میں سب کو قبلا دل رانٹوں پر منتقل ہونے اور میک اپ میں ہونے کے احکامات جاری کر دیئے۔ چوہان نے کہا اور پھر ہنس لینے کے لئے وہ رک گیا۔

یہ ساری باتیں تو ہیں بھی معلوم ہیں چوہان، لیکن.....؟ تویر نے کہا۔

”وہی بتا رہا ہوں اس سے ظاہر ہے کہ ایک تھنڈر ہماری فون سے اندھیرے میں چلی گئی چنانچہ ایک سیکم بنائی گئی جس سے ان کے دونوں مشن پورے ہو سکیں۔ عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا اور اس کی باقاعدہ اطلاع دی گئی تاکہ عمران کی دہرے سے سیکورٹ سروس کو چیک کیا جاسکے۔ انہیں یقین ہو گا کہ عمران پر ہونے والے اس قاتلانہ حملہ کی انکوائری لازماً سیکورٹ سروس کو ملے گی۔ اور انہوں نے یقیناً اس مقصد کے لئے مخصوص اشتباہات کر رکھے ہوں گے۔“ چوہان نے کہا اور سب کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

”اوہ تمہارا تجربہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے چوہان، اور شاید اس وجہ سے چیف نے ہمیں کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں دی اور ہمیں سامنے نہ لانا چاہتا ہو گا۔“ خادر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو تنویر نے ریسپورڈ اٹھا لیا۔

”یس۔“ تنویر نے اسی طرح بدلے ہوئے چہلے

میں دھماکت کرتا ہوں۔ رابرٹ نے ہمیں جو کچھ بتایا اس کے مطابق عمران کو ذہنی طور پر حورت بنانا ان کے مشن پر شامل تھا اور عمران کو ذہنی طور پر حورت بنا بھی دیا گیا تھا لیکر عمران کی اماں بی نے ان کا یہ مشن ناکام بنا دیا۔ اس کے ساتھ صدف ریمک وہ فوٹو پہنچا گیا۔ اس طرح پاکیشیا سیکورٹ سروس کے ارکان کو ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ باس بتا چکا ہے کہ اس فوٹو کا جب تجزیہ کیا گیا تو اس میں سے ایسی ریڈنگز ہوئی پائی گئیں جن سے اس فوٹو کی نشاندہی کسی مشین پر باقاعدہ سے ہو سکتی تھی۔ اگر صدف یہ فوٹو دانش منزل نہ پہنچا دیتا تو لازماً صدف کی دانش گاہ سامنے آجاتی اور پھر صدف کے قریب باقی ساتھی بھی آسانی سے ٹریس ہو جاتے۔ اور واپسی کے سفر کے دوران اچانک رابرٹ کا ہلاک ہو جانا بتاتا ہے کہ ایک تھنڈر کو رابرٹ کے حالات کا کسی طرح علم ہو گیا اور رابرٹ کا اس طرح ہماری موجودگی میں اچانک ہلاک ہو جانا اور ہلاک ہونے سے پہلے اس کا یہ کلفت ساکت ہو جانا اور اس کی آنکھوں کا ایک جگہ ٹپک جانا کہ وہ بالکل جیسے کی طرح نظر آنے لگا تھا اور پھر فوراً بلند اس کا سر جانا یہی ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ذہن پہلے پرٹھا گیا اور پھر اسے شتم کر دیا گیا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بلیک تھنڈر کے پاس حیرت انگیز قسم کے سائنسی وسائل موجود ہیں۔ لازماً رابرٹ کے ساتھ ساتھ ہم بھی ان کی نظروں میں اچکے ہوں گے اور شاید یہی وجہ ہے کہ چیف نے فوری طور پر

میں بھی گہرا دکھ اور افسوس موجود تھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہوا کیسے اور کہاں ہوا؟ — تنویر نے ہونٹ چھینٹتے ہوئے پوچھا، اس کے چہرے پر گہرے دکھ کے تاثرات نمایاں تھے۔

• ارسلان نے ہوش میں آنے کے بعد بتایا ہے کہ وہ فلیٹ سے نکلی کہ سر سلطان کی کوٹھی ان سے ملنے جا رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کی چیخ عاروق روڈ کے ویران علاقے میں سنائی دی اور وہ سرسے لٹھے ایک کوٹھی کے گیٹ سے ایک عورت بڑی طرح چیختی ہوئی نکلی اور سر دک کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگی۔ وہ غیر ملکی عورت تھی اور بے خود فزودہ نظر آرہی تھی۔ اس کے پیچھے ایک غیر ملکی نوجوان بھی دوڑ رہا تھا۔ عمران نے کار اس عورت کے قریب سے جا کر روک تو وہ غیر ملکی عورت چیختی ہوئی اس کی کار کا دروازہ کھولی کہ اندر گھس گئی جبکہ عمران نے اس نوجوان کو روکا۔ وہ نوجوان شکل و صورت سے کوئی مشریف آدمی نہ تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار تھے۔ اس نوجوان نے بتایا کہ وہ اور عورت میاں بیوی ہیں اور یہاں ایک غیر ملکی کمپنی میں ملازم ہیں۔ وہ ابھی ایک کلب سے واپس گھر آئی ہیں۔ وہی تھے کہ ایک خوفناک اڑوہا بڑا سڑ سے میں پھنسا ہوا تھا۔ انہیں نظر آیا اور جیسے ہی وہ کار سے اترے اس نے ان پر حملہ کر دیا اور وہ دونوں خوف سے چھپتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔ کار میں بیٹھی اس خوفزدہ عورت نے

میں کہا۔

• ہاں عاطف — ارسلان کے بارے میں کیا رپورٹ ہے؟ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

• ارسلان ہوش میں آگیا ہے لیکن ایک بار پھر وہ ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور سپیشل ہسپتال کے ماہر ڈاکٹروں نے چیف کے کہنے پر اس کا جو ذہنی تجزیہ مانیکرہ روپ مٹین کے ذریعے کیا ہے اس سے انتہائی مایوس کن رپورٹ دی ہے۔ اب وہ نہ صرف دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن گیا ہے بلکہ اس کی ذہنی صلاحیتیں بھی اس طرح متاثر ہوئی ہیں کہ وہ انتہائی سست و کاہل سا ہو گیا ہے۔ اہستہ اہستہ بات کرتا ہے۔ اہستہ اہستہ جسم کی حرکت دیتا ہے بالکل کسی مشرقی نوجوان لڑکی کی طرح جسے بزرگ عورتیں تیز چلنے سے بھی منع کرتی ہیں۔ — صدر نے تعظیماً بتاتے ہوئے کہا۔

• اوہ ویری بیٹ — یہ تو پاکیشیا کے ساتھ بہت بڑا غلط ہے کہ ارسلان جیسا عظیم ذہن اس طرح ناکارہ ہو جائے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اس کی جسمانی کارکردگی بھی ڈاؤن ہو جائے گی۔ — تنویر نے بڑے دیکھ بھرسے بیٹھے میں کہا۔

• ہاں تہیاری بات درست ہے اور ڈاکٹروں نے جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق اب ارسلان کے ذہن کو اگر ذرا سا بھی چھیڑا گیا تو وہ ہمیشہ کے لئے ماؤف ہو سکتا ہے۔ اس لئے اب اس کے درست ہونے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا۔ — صدر کے پہلے

اے تو وہ موت سے بھی بدتر تھی۔

”میں چیپ سے بات کرتا ہوں، ان حالات میں ہمارا اس راج چیپ کر بیٹھ رہنا غلط ہے۔“ چوہان نے جوشیلے بچے میں کہا۔

”تو کیا کرو گے، پہلے یہ تو سوچو۔“ نعمانی نے کہا۔

”یہ ٹھیک ہے کہ جو کچھ صفدر نے بتایا ہے اس لحاظ سے ہم عمران کو تندرست تو نہیں کر سکتے لیکن کم سے کم ہم ان لوگوں کے خلاف کام تو کر سکتے ہیں جنہوں نے عمران کو اس حالت تک پہنچایا ہے۔“ چوہان نے اسی طرح جوشیلے بچے میں کہا۔

”لیکن ہمارے پاس کیا لائسز عمل ہو گا۔ اب یہ تو ممکن نہیں کہ ہم بسس سڑکوں پر دوڑنا شروع کر دیں۔“ تنویر نے کہا۔

”تنویر کی بات درست ہے۔ ہمیں پہلے کوئی لائسز عمل طے کر لینا چاہیے۔ اس کے بعد چیپ سے بات کرنی چاہیے۔“ نعمانی نے کہا۔

”چوہان تمہارا ذہن اس کیس میں خاصا بہتر جا رہا ہے، تم سوچو۔“ خادر نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ایک منٹ۔“ چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں بند کر لیں، پھر کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔ اس کے سارے ساتھی ہونٹ بیچنے اسے دیکھتے رہے۔ اچانک

بھی اس بات کی تائید کر دی جس پر عمران حبیب سے رل رہا اور فکر کر اس نوجوان کے ساتھ کوشی میں داخل ہوا لیکن وہاں کچھ نہ تھا چیکنگ کے لئے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ضرب اس قدر اچانک اور زوردار تھی کہ وہ فوراً ہی بیہوش ہو گیا اور اسے اب یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے۔ یہ بیان اس نے ڈاکٹروں کو دیا تھا کیونکہ اس کی کیفیت کے پیش نظر ڈاکٹروں نے اس سے ملاقات سے منع کر رکھا تھا۔ ڈاکٹروں نے مجھے جب بتایا تو میں اس کو کوشی پر پہنچا وہاں عمران کی کوارڈینیٹری سڑک پر موجود تھی لیکن وہ کوشی خالی پڑی تھی اور ہسپتالوں نے بتایا ہے کہ آج صبح ہی وہ خیر کئی چڑا ہیاں آیا تھا پھر رات کے بعد نظر ہی نہیں آیا۔“ صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ان کا تجزیہ درست لگا کر ارسلان پر سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت حملہ کیا گیا ہے۔“ تنویر نے کہا۔

”ہاں۔ صورت حال تو ایسی ہی ہے۔ بہر حال دیکھو اب چیپ کیا فیصلہ کرتا ہے۔“ وحاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تنویر نے بڑے بے جان سے انداز میں رسیبہ دور رکھا اور پھر مختصر لفظوں میں ساری تفصیل دی۔ عمران کی حالت سن کر سب کے چہرے بڑی طرح ٹنک گئے۔ کیونکہ عمران کی جو حالت بتائی گئی تھی اس لیٹا سے اگر دیکھا

لیکن اب اچانک آگیا ہے۔ ایس اور سی کا مطلب ہے سلور کلب اور سلور کلب کے مالک کا نام ہی مارٹن ہے۔ میں ذاتی طور پر جانا ہوں کہ مارٹن منشیات کا بڑا اسمگلر ہے۔ اگر یہ واقعی وہی مارٹن ہے تو پھر اس کا تعلق لازماً بلیک ہنڈ سے ہے اور اس نے جی بی بیگ ہو مر اور پرو فیئر اسکاٹ کو جیبا کیا ہوگا۔ اگر ہم مارٹن کو نہیں تو یقیناً بلیک ہنڈ کے یہاں موجود "مینیول" کا سراغ لگایا جاسکتا ہے۔ چوآن نے جلدی جلدی کہا تو سب جاگ پڑے۔

• دیری گڈ چوآن — یہ اچھا کیوں ہے؟ — تنو میرے سب سے پہلے چوآن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
• اگر وہ اپنی مارٹن ہے تو میں اسے خون پر یہاں بلوا سکتا ہوں! ایکٹ نمائی نے کہا تو وہ سب نمائی کی بات سن کر بے اختیار چل پڑے۔ وہ سب حیرت سے نمائی کو دیکھ رہے تھے۔
• تمہیں معلوم ہے کہ سلور کلب میرے فلیٹ سے قریب ہے اور میں اکثر وہاں جاتا رہتا ہوں۔ مارٹن مجھے کوئی بہت بڑا بزنس مین سمجھتا ہے اور اس ٹائٹل کی بنا پر اس نے ذات خود میرے ساتھ دوستی اور بے تکلفی پیدا کی۔ میں بھی وقت گزارنے کے لئے اس کے ساتھ خاصی بے تکلفی سے گپ شپ کرتا رہتا کیونکہ اس طرح سلور کلب جیسے اعلیٰ کلب میں مجھے خاصی مراعات ملنے لگی تھیں۔ — خادر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسپور اٹھایا اور تیزی سے فہر ڈاکر کرنے

چوآن نے اپنی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھولیں۔ اس کی آنکھوں پر تیز چمک ابھر آئی تھی۔
• میرا خیال ہے میں نے بنیادی کیلئے تلاش کر لیا ہے۔ چوآن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
• کچھ نہیں بھی بتاؤ گے کہ تمہارے آج کل کمپیوٹر بنے ذہن نے کوئی نتیجہ نکالا ہے؟ — صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• سنو۔ جس عمارت سے پرو فیئر اسکاٹ اور ہو مر کی لائبریری ملی تھیں میں نے اپنے طور پر اس کی تلاش کی تھی۔ اس تلاش کے دوران ایک کمرے کی الماری میں سے ایک خالی بریلیف کیس پڑا ہوا ملا تھا۔ یہ عام سا بریلیف کیس تھا۔ اس کو میں نے اچھی طرح منڈا تھا لیکن وہ بالکل ہی خالی تھا اس لئے میں نے اسے واپس چھوڑ دیا تھا اور نرا ہر بہت خالی بریلیف کیس سے میں نے کیا لینا تھا لیکن ابھی اچانک میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے جس کا اس وقت مجھے خیال نہ آیا تھا۔ اس بریلیف کیس کے اندر کی طرف اسے فروخت کرنے والی کمپنی کی چٹ لگی ہوئی تھی جو دراصل اس بریلیف کیس کا ڈنٹر کارڈ تھا۔ اس پر ایک نام لکھا ہوا تھا۔ مارٹن — بلڈار اس نام میں کوئی انفرادیت نہیں ہے۔ دارا حکومت میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں مارٹن موجود ہوں گے لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ مارٹن سے اگے وہ حرف بھی بریکٹ میں درج تھے۔ اس اور سی جس کا اس وقت تو میرے ذہن میں مطلب نہ آیا تھا

موضوع کر دیئے۔

• سلور کلب : رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی جو ظاہر ہے استقبال کر چکی تھی۔

• مارش سے بات کرنا : میں اکس کا دوست عازم بول رہا ہوں۔

• خاور نے سیاٹ پیجے میں کہا۔

• مارٹن سے بات کرنا، میں اس کا دوست عازم بولی را
 جوں ————— خاور نے پیٹ پیچھے میں کہا۔
 • ایس ممر — ہولڈ آن کریں ————— دوسری طرف
 سے کہا گیا۔

”کیس صبر۔ ہولہ آن کریں؟“ — ”دوسری طرف سے کہا گیا۔“
 ”سہیلہ مارٹن بولی رہا ہوں؟“ — ”چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔“

”ہیلو مارٹن بول رہا ہوں؟“ — چندھوں بلند ایک جگہ
آواز سنائی دی۔
”مارٹن میں عازم بول رہا ہوں، میرے پاس تمہارے لئے ایک
بہت بڑی ٹپ ہے، دس کروڑ ڈالر کی۔“ بولو کام کر دو گے۔“
خادو نے کہا۔

• مارٹن میں عازم ہول روڈیوں، میرے پاس تمہارے لئے ایک بہت بڑی ٹیپ ہے، دس کروڑ ڈالر کی۔ پولو کا کم کر دو گئے۔“
خادر نے کہا۔
• دس کروڑ ڈالر کی ٹیپ۔ کی مطلب۔ میں سمجھ نہیں۔
دوسری طرف سے مارٹن کی بلکھائی ہوئی آواز سنائی دی۔

دوسری طرف سے مارن کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔
پچھلی ملاقات میں تم نے اشارت بات کی تھی۔ یاد ہے ناں
کوئی بڑی پھٹی ہاتھ لگ جائے تو تم سکھو کلب جیسے دو اور
کے ساتھ جاؤ اور اتفاق سے ایسی ہی ایک بڑی پھٹی

پھیلی ملاقات میں تم نے اشارے بات کی تھی۔ یاد ہے نا؟
 کوئی بڑی پھیلی ہاتھ لگ جائے تو تم سکور کلب جیسے دو اور ک
 'سوں چاہتے ہو اور اتفاق سے ایسی ہی ایک بڑی پھیلی اس
 وقت میری مٹھی میں ہے۔ لیکن اس بہت بڑی پھیلی کے پیچھے
 نور بڑے بڑے شکاری بھی دوڑ رہے ہیں، اب یہ ہتھاری مر
 ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔ ہاں یا ناں میں جواب دو، کیونکہ
 بے حد کم ہے؟' — خاور نے کہا۔

لیکن مسٹر عازم۔ جب تک کوئی بات کھل کر نہ ہو، میں کیا کہہ سکتا ہوں؟۔۔۔۔۔ مارفن کے بچے میں قدرتی طور پر تہذیب وجود تھا، ظاہر ہے بغیر تفصیلات معلوم کئے وہ کیسے کوئی قدم اٹھا سکتا تھا اور شاید یہی کیفیت خاور سپید اکون چاہتا تھا۔

ٹھیک ہے، میں تہذیبی بات سمجھ گیا ہوں، واقعی اس بارے میں تفصیلی بات چیت ہونی چاہیے لیکن وقت بے حد کم ہے، فوری فیصلے کی ضرورت ہے ورنہ معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا، تم ایسا کرو کہ فوری طور پر سپر ولاز کی دوسری منزل کے کمرے میں مسٹر وین ایبار، میں یہاں موجود ہوں لیکن دیکھو میرا چونکہ براہ راست اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے پلیز تم خاص طور پر خیال رکھنا کہ کسی کو اس ملاقات کا علم نہ ہو۔۔۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔

شکیک ہے، میں تہداری بات سمجھ گیا ہوں، دانتی اس کے بارے میں تفصیلی بات چیت ہونی چاہیے لیکن وقت بے حد کم ہے، فوری فیصلے کی ضرورت ہے ورنہ معاملہ داغ سے نکل جائے گا۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر سپر ولاز کی دوسری منزل کے کمرے نمبر ستر ویم آباد میں یہاں موجود ہوں لیکن دیکھو میرا چونکہ براہ راست اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے پلیز تم خاص طور پر خیال رکھ کر کسی کو اس ملاقات کا علم نہ ہو۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔

فران سے مارٹن نے بے چین سے پہلے میں کہا اور خدا دے
ایسی پور رکھ دیا۔

لوہی وہ کہتا ہے۔ میں اس دوران اپنا میک اپ صاف کر لوں۔ ورنہ وہ مجھے اس بدلتی ہوئی شکل میں دیکھتے ہی ہرگز جانے لگا۔ غادر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا،

تھیک ہے اس طرح وہ مطمئن ہو جائے گا۔
نور سے سر جاتے ہوئے کہا اور خاور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک اندر طرف
طرف بڑھ گیا۔ پھر خاور اصل شکل میں واپس آیا یہی حاکم

نہیں ذہنی شطرنج کا آغاز کرو۔ میرا خیال ہے اس سے پوچھ گچھ
زیادہ بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔ ————— صدیقی نے کہا اور چوہان
بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم ٹکڑا کر دو۔“ ابھی طوطے کی طرح بول پڑے گا۔ —————
نہیں سمجھتے پھیلاتے ہوئے جواب دیا۔

خاور نے مارٹن کو سب سے اندرونی کمرے میں ایک کرسی پر
بٹھا دیا جبکہ تنویر اس کو اس ایک امدادی سے نالوں کی رسی کا
ایک ٹکڑا نکال لایا تھا پھر اس رسی کی مدد سے مارٹن کو کرسی پر اجنبی
قرع باندھ دیا گیا، اس کے ساتھ ہی تنویر کا ہاتھ گھوما اور مارٹن کے
چہرے پر زہر دار پتھر پڑا۔ دوسرے پتھر پر ہی مارٹن ایک جیج مارکر
ہوش میں آگیا۔ تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار
نفر نکال لیا۔

”کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔“ مارٹن نے
بلے پناہ حیرت اور ہلکا بٹ بھرے ہلے میں وہاں موجود افراد کو
دکھتے ہوئے کہا، خاور کمرے میں موجود نہ تھا، وہ شاید دو بار میک اپ
کر سنے چلا گیا تھا۔

”سنو مارٹن۔ اگر تم زندگی پہانتے ہو تو صاف صاف بتا دو کہ
یہ کسے سنا سکتی اس وقت کہاں موجود ہیں؟“ چوہان نے
نفر کے ہونے سے پہلے ہی بات متروک کر دی۔

”ہو سر۔“ وہ کون ہے؟ ————— مارٹن نے چونک کر
نہناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک

دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی اور خاور تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی ساتھی آٹھ کرسیوں کے کمرے میں چلے
گئے۔

”کون ہے؟“ ————— خاور نے اندر سے پوچھا۔
”مارٹن!“ ————— باہر سے آواز سنائی دی اور خاور نے
دروازہ کھولی دیا۔ دوسرے لمحے ایک لمبا ترنگا ادھیر عمر آدمی
اندر داخل ہوا اور خاور نے دروازہ بند کر دیا۔ مارٹن بڑے سوز
سے کمرے کو دیکھ رہا تھا لیکن پھر شاید خاور کو وہاں اکیلے دیکھ کر
وہ مطمئن ہو گیا لیکن دوسرے لمحے دروازہ بند کر کے بیٹھتے ہوئے
خاور کا بازو پوری قوت سے گھوما اور مارٹن کی کینٹی پر زور دار
چٹا پتھر چھوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی مارٹن کے حلق سے جیج نکل
اور وہ اچھلی کر فرش پر گرگا، اسی لمحے خاور کی لٹ حرکت میں آئی
اور اس کے پاؤں کی ٹو ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے
مارٹن کی کینٹی پر پڑی اور اس بار مارٹن ساکت ہو گیا۔ خاور کے
ساتھی ہیں اس کمرے میں آگئے۔

”اسے سب سے اندرونی کمرے میں لے چلتے ہیں۔“ اس
طرح اس کی آواز باہر نہ بجائے گی۔ ————— خاور نے جھک
کر مارٹن کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

”میں اس سے پوچھ گچھ کر دیں گا۔“ چوہان نے
کہا۔
”ارے نہیں چوہان۔ اس بار اتنا وقت نہیں ہے“

معلوم نہیں ہے۔ مارٹن نے دہشت زدہ بیچے میں کہا۔
وہ چونکہ کوئی لکھت نہ تھا بلکہ ایک عام سا سنگھ تھا اس لئے ایک
کان کھٹنے سے ہی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔

”ہمیں دونوں رہائش گاہوں کا علم ہے سمجھے۔ اس لئے
ابھی تمہارا پرج جھوٹ سا منے آجائے گا۔ اگر تم نے پرج بولا ہے تو
پھر تمہاری آنکھ باتوں پر اعتبار کیا جائے گا اور تم زندہ بچ جاؤ گے
ورد۔“ تنویر نے انتہائی سرد بیچے میں غور کو اس
کے چہرے کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم میں نے پرج کہا ہے۔ تم بے شک چیک کر لو۔ ایک
مہارت شامی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ ہے اور دوسری تعلیم
کالونی کی کوٹھی نمبر نوے ہلاک اسے ہے۔ شامی روڈ والی کوٹھی
چھوٹی ہے جبکہ تعلیم کالونی والی کوٹھی بہت بڑی ہے۔ پورا محل
ہے اور یہ بھی تیار دلوں کو انہوں نے یہ دونوں کوٹھیاں میرے نام
سے باقاعدہ خریدی ہیں۔ رقم والٹرنے خود ادا کی تھی۔ اس طرح
صرف سو سے میں مجھے معقول کمیشن مل گیا بلکہ دونوں کوٹھیاں
بھی میرے نام ہو گئیں۔“ مارٹن نے جلدی جلدی جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”والٹر کا حلیہ بتاؤ۔“ تنویر نے پوچھا اور مارٹن نے
تفصیل سے ایک حلیہ بتا دیا۔

”اس تعلیم کالونی والی کوٹھی کو تم نے دیکھا ہوگا اس کا نقشہ
بتاؤ۔“ تنویر نے پوچھا اور مارٹن نے واقعی تفصیل سے

زور دار جتن نکلی کہ چونکہ تنویر کا خنجر بھلی کی سی تیزی سے حرکت
آیا تھا اور مارٹن کا ایک کان اس صفائی سے کٹ گیا تھا جیسے تھلے
صابن کھٹا ہے۔ کان سے خون بہنے لگا۔ مارٹن کا چہرہ تکلیف کو
شدت سے مسخ سا ہو گیا تھا۔

”اب یاد آئے۔ اگر یاد نہیں آیا تو اس بار یہ خنجر تمہاری آنکھ
میں گھس جائے گا۔“ تنویر نے بڑے وحشانہ بیچے میں کہا۔
اور اس کے ساتھ ہی وہ خنجر کی نوک مارٹن کی آنکھ کے قریب
لے گیا۔ تنویر کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ مارٹن کا جسم بلبلنے
کا پختہ لگ گیا۔

”بب بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ میں نے صرف ہورا
سن ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ پیچھے تو ایک بیبا سے میرا
ایک دوست نے فون پر بات کی اس کا پاس ہوسر اور وہ ایک ڈر
مشن کے لئے پاکیشیا آ رہے ہیں انہیں یہاں رہائش گاہیں چاہئیں۔
میں جانتا ہوں کہ میرا وہ دوست جس کا نام والٹر ہے، ایک بیبا میں کو
بڑی جرم تنظیم سے وابستہ ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اس کے
ذریعے میرا بھی اس تنظیم سے رابطہ قائم ہو جائے گا اور مجھے اس تنظیم
کا تعاون مل گیا تو میرا بزنس بہت بڑھ جائے گا۔ چنانچہ میں نے ڈو
سہری۔ پھر والٹر یہاں آکر مجھے ملا اور میں نے اس کا کام کر دیا۔ انہیں
وہ ایسی رہائش گاہیں چاہیے تھیں جس میں تہہ خانے ہوں۔ وہ
میں نے مہیا کر دیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے عام سا
بھی طلب کیا وہ بھی میں نے مہیا کر دیا۔ بس اس سے زیادہ بے

نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

”ییس سر۔ ییس سر۔“ دوسری طرف سے بولنے والا آپریٹر برقی طرح ہلکلا گیا تھا۔

”ایک پتہ فٹ کر لو۔“ چوہان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

”ییس سر۔ ییس سر۔“ دوسری طرف سے آپریٹر اسی طرح ہلکلا ہوا تھا۔

”کوئی نمبر ناٹھی سیون بلاک اسے نیلم کا لونی؟“ چوہان کا لہجہ اسی طرح رعب دار تھا۔

”ییس سر۔ کوئی نمبر ناٹھی سیون بلاک اسے نیلم کا لونی ییس سر۔“ آپریٹر نے جواب دیا۔

”اس میں موجود فون کا نمبر تم نے بتانا ہے مگر سٹوٹ از ٹاپ سیکرٹ اور نمبر بھی درست بتانا ہے۔“ چوہان نے کہا۔

”ییس سر۔ ایک منٹ سر۔ میں چیک کر لوں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”نمبر نمبر فٹ کریں؟“ آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ نمبر درست ہے؟“ چوہان نے پوچھا۔

اس کا اندرونی نقشہ بھی بتا دیا۔

”والٹر کے ساتھ کتنے آدمی ہیں؟“ تنویر نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ اس کے بعد والٹر مجھے کبھی نہیں ملا۔ مارٹن نے جواب دیا۔

”اور کے اس کے منہ میں دو مالی ڈال دو تاکہ ہم اس کی باتیں چیک کر لیں؟“ تنویر نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

”تم کیسے چیک کرنا چاہتے ہو؟“ چوہان نے چونک کر پوچھا۔

”وہاں جا کر ہی چیکنگ ہو سکتی ہے۔ ویسے کیسے ہو سکتی ہے؟“ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہاں سے بھی چیکنگ ہو سکتی ہے۔ آؤ میرے ساتھ؟“ چوہان نے صراحتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کو ساتھ لے کر اس کمرے سے نکل کر اس کمرے میں پہنچا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا ریسپور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کئے۔ دو تین بار رنگ جانے کے بعد دوسری طرف سے ریسپور اٹھا لیا گیا۔

”انکوائری پلزز۔“ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”سیکنڈ چیف ملٹری انٹیلی جنس سپیکنگ؟“ چوہان

ایس سر۔ میں نے دوبار چیک کیا ہے؟۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”او۔ کے“ اب یہ دوبارہ کہنا ضروری تو نہیں کہ اسٹاز ٹاپ سیکرٹ؟۔۔۔ چوہان نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں سر۔ میں سب کچھ بھول گیا ہوں سر؛ آپ میرے کہنا اور چوہان نے کرڈیل وبادیا اور پھر اس نے آپ کے کہنا سے بھولے گئے۔ ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تو ہر کے علاوہ اور ساتھی بھی اس دوران اس کمرے میں پہنچ گئے تھے

ایس؟۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نامافوس کی آواز سنائی دی لیکن ابجد بتا رہا تھا کہ بولنے والا خیر ملی ہے۔

”میرا نام مارٹن ہے اور میں سلور کلب کا ممبر ہوں۔ والٹر سے ایک ضروری بات کرنی ہے؟۔۔۔ چوہان نے مارٹن کے پیچھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ ہولڈ آن کریں؟۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو مارٹن کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے؟۔۔۔ اس ہارڈیسور پر ایک نئی آواز ابھری۔ بولنے والے کے پیچھے میں حیرت تھی۔

”والٹر میں باہر گیا ہوا تھا۔ ابھی واپس آیا ہوں تو مجھے اطلاع ملی ہے کہ کشمیری روڈ والی کوٹھی میں سے پولیس کو دو لاشیں ملی ہیں۔ میں گھبرا گیا کہ کہیں وہ تمہارے ساتھی نہ ہوں؟۔۔۔

ہیں نے کہا۔

”نہیں۔ ہم نے تو وہ کوٹھی خالی کر دی تھی۔ بھانے کن لائیں ہیں؟۔۔۔ والٹر نے جواب دیا۔

”اوہ پھر ٹھیک ہے“ میں سمجھا کہ شاید تمہارے ساتھ کوئی مذہب لگ گیا ہے؟۔۔۔ چوہان نے ایسے پیچھے میں کہا جیسے وہ بات سن کر بڑا اطمینان ہوا ہو۔

”اے بھگے یاد آیا مارٹن کہ کوٹھی تو تمہارے نام پر ہے کہیں ایس تمہیں تنگ نہ کرے؟۔۔۔ والٹر کا ابجد چوٹکا ہوا تھا۔

”اے نہیں ایسی کوئی بات نہیں مارٹن، یہاں میرے اتنے بہت پیچھے ہیں اس بات کی فکر نہ کرو۔ مجھے دراصل تمہاری طرف سے پریشانی تھی؟۔۔۔ چوہان نے کہا۔

”او۔ کے“ ویسے تم اس وقت کہاں سے بولی رہے ہو؟

”میرے پوچھا۔

”یہیں شہر سے بولی رہا ہوں، کیوں؟۔۔۔ چوہان نے پوچھا۔

”کہاں سے؟۔۔۔ جگہ بتاؤ؟۔۔۔ والٹر نے پوچھا۔

”اب تم سے کیا چھپانا۔ میری ایک گرل فرینڈ ہے،

اس کے فلیٹ سے بولی رہا ہوں، مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

”اے مارٹن نے کہا۔

”ایک بڑا کام ہے، میں سوچ رہا تھا کہ تم سے بات کروں

کہ تمہارا فون آگیا۔ میں رقم ملے گی، کام بھی جلد ہی کا ہے۔ ای
فلپٹ کے متعلق بتاؤ میں ابھی وہاں آجاتا ہوں، زیادہ ڈسٹر
نہ کروں گا، صرف پانچ منٹ کی بات ہے۔ — والٹر
نے کہا۔

”اگر کوئی خاص کام ہے تو میں اپنی گرل فرینڈ کو کچھ دیر
کے لئے آؤٹ کر دیتا ہوں لیکن کچھ بتاؤ تو ہسی؟ — چون
نے کہا۔

”یہ ٹھیک ہے۔ تم اسے دو گھنٹوں کے لئے دور بھجواؤ۔
کام بڑا ہے۔ فون پر بتانے والا نہیں؟ — والٹر
نے کہا۔

”او۔ کے پھر آجاؤ سپر ولاز، دوسری منزلی کمرہ نمبر ستر
ویسے یہ فلپٹ مسٹر عزیز کے نام پر بک ہے۔ میری گرل فرینڈ
کا سالبہ شہر ہے۔ — چون نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔ — والٹر نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”بہت خوب۔ چون تم واقعی بھرپور ذہانت کا مظاہرہ
کر رہے ہو۔ اگر یہ والٹر قابو آگیا تو سبھی ہم نے آدھا میدان
مار لیا۔ — تنویر نے بے اختیار چون کے کانڈھے پر
تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

”وہ اگر ہمارا مظلوم آدمی ہے تو پھر لازماً وہ تیز آدمی
ہوگا۔ اس لئے میں نے تمہارا جعلی نام بھی بتا دیا کہ کہیں وہ آئے

سے پہلے چیک نہ کرے۔ اب اگر وہ چیک بھی کرے گا، تو
مزید مطمئن ہو جائے گا۔ — چون ان نے مسکراتے ہوئے کہا
اور باقی ساتھیوں نے سر ہلادیا۔

”میرے خیال میں ہمیں والٹر کو ٹریپ کرنے کے لئے کوئی
لائو عمل سوچ لینا چاہیے۔ — نعمانی نے کہا۔

”لائو عمل کیسا۔ ہم سب سائیڈوں پر ہو جائیں گے۔ وہ
دھک دے گا تو میں اندر سے مارن کی آواز میں بات کروں گا
اس طرح وہ مطمئن ہو جائے گا اور پھر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا
ہم اسے سنبھالنے سے پہلے ہی چھاپ لیں گے۔ — چون
نے کہا اور باقی افراد نے اس کی تائید میں سر ہلادیتے۔

جانوں نے عمران کو طویل نیند سلا دیا ہے۔ بلیک زبرد نے
 اور دانی اس لئے کی تھی کہ کیونکہ وہ بہر حال اس نتیجے تک
 نہ پہنچا تھا کہ عمران پر یہ حملہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت
 کیا گیا ہے۔ چونکہ عمران نے اپنے زمانہ فوٹو کو لیبیاری میں
 رکھ رکھے اسے یہ بتا دیا تھا کہ اس فوٹو میں ایسے کسی بھی
 شخص کی مدد سے اس کی موجودگی کو کسی مشین سے چیک کیا
 جاتا ہے اور شاید اس خیال کے تحت اس نے فوٹو کو چیک
 کرنے سے پہلے ہی اسے ہدایات دی تھیں کہ سوائے جولیا کے
 مناسب ممبران کو تبادلہ رہائش گاہوں اور میک اپ میں
 بننے کے لئے کہہ دیا جائے۔ فوٹو کی چیکنگ کے بعد عمران نے
 نئی نیچر کا لالہ لایا تھا کہ اس فوٹو کے ذریعے صدر اور پھر صدر
 کے ذریعے دوسرے ممبران کو ٹریس کرنے کی منصوبہ بندی کی
 گئی ہے اس لئے جب تک سارے مجرم گرفتار نہ ہو جائیں،
 ٹریس سروس کو میک اپ میں ہی رہنا ہوگا اور فیلڈ میں بھی
 لانا ہوگا کیونکہ عمران کے مطابق بلیک تھنڈر کے پاس انتہائی
 اہم ترین سائنسی حربے موجود ہیں اور خود عمران نے فیصلہ کیا
 تھا کہ وہ مجرموں کو ٹریس کرنے کی غرض سے ٹائیگر جوزف
 اور جونا کو استعمال کرے گا لیکن اس کے بعد عمران پر حملے
 کا اطلاع ملی اور جنرل ہسپتال کے ایک عام وارڈ میں وہ بیہوش
 شدہ عالم میں پڑا تھا جہاں سے بلیک زبرد نے اسے سپیشل
 کنگز منتقل کر دیا اور پھر صدر اور کیپٹن شکیل کی مدد سے

بلیک زبرد وائش منزل کے آپریشن روم میں دونوں
 ہاتھوں سے سرکھینچے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں بیٹھا
 ہوا تھا۔ اسے عمران کے متعلق تفصیلی رپورٹ مل چکی تھی اور
 اب اسے بالکل سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ اس سارے معاملے میں
 مزید کیا اقدام کرے، عمران پر حملہ کرے، دلے غائب تھے اور عمران
 دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن چکا تھا اور نہ صرف عورت بن چکا
 تھا بلکہ ڈاکٹروں نے اس بارے میں حتمی رائے دے دی تھی کہ
 اب اگر عمران کے ذہن کو ذرا سا بھی چھیڑا گیا تو پھر اس کا
 ذہن لازماً ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مکمل طور پر ماؤف ہو جائے گا۔
 بلیک زبرد نے بطور ایکسٹریوشن ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی
 کو چمک دے دیا تھا کہ عمران کو اس کے دوسرے حکم تک طویل
 نیند کا انجکشن دیتے رہیں اور پھر ڈاکٹر نے اسے بتا بھی دیا تھا

اس نے اس بات کا سراغ لگانے کی کوشش کی کہ عمران کی لڑکی
تو نہیں ہو رہی، اگر ہو رہی ہے تو نگرانی کرنے والوں کو پکڑا جائے
لیکن ان دونوں نے یہی اطلاع دی کہ عمران کی نگرانی کے کوئی اثر
نہیں ہیں اور بلیک زبرو جانا تھا کہ وہ دونوں اپنے کام میں ہیں
اس لئے نگرانی یقیناً نہیں ہو رہی، پھر اس کا خیال اس بات
کی طرف گیا کہ کہیں عمران کے جسم یا لباس میں کوئی ایسا آلہ نہ ہو
دیا گیا ہو جس سے مجرم کسی مشین پر بیٹھ کر نگرانی کر سکیں لیکن وہ
نے چیکنگ کے بعد یہی رپورٹ دی تھی کہ ایسا کوئی آلہ نہیں ہے
لیکن اس کے باوجود بلیک زبرو مطمئن نہ تھا کیونکہ ایک عام ہے
فوٹو کی مدد سے اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نوٹیس کر سکتے ہیں
تو لازماً انہوں نے عمران کے ساتھ کوئی ایسا بھی جدید طریقہ استعمال
کیا ہوگا اور اسے معلوم تھا کہ عمران کو ذہنی طور پر عورت غلام
بن گیا ہے لیکن تھا ہر سب اس کا واضح تو اسی طرح کام کر رہا ہے
عمران لازماً دانش منزل اُسے لگا اور ہو سکتا ہے اس طرح وہ
دانش منزل کا بھی سراغ لگائیں اور اس کی اور عمران کی باتیں
سنیں اور عمران جو کارروائی کر رہے وہ بھی ان کی نظروں میں آجائے
اس لئے اس نے عمران کو ہسپتالی حکم محدود رکھنے کے لئے اسے
طویل بینڈ کا انجمنش لگوا دیا تھا اور صدر اور کیپٹن تشکیل کی ڈیوٹی پر
لگائی تھی کہ وہ ہسپتالی کے گرد وہ کرچیک کریں کہ کوئی مشکوک آدمی
عمران سے ملنے آتا ہے یا نہیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اگر
ہسپتال میں رہا تو مجرم لازماً عمران کو اغوا کر کے ہسپتال سے باہر

لیکن اب اسے یہ بات کسی طور پر سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ مجرموں
کا سراغ کیسے لگائے اور عمران کو دوبارہ صحیح حالت میں لانے
کے لئے کیا اقدام کرے۔ بہت سرمارنے کے باوجود کوئی واضح لائحہ عمل
اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا۔ وہ اپنے آپ کو اس طرح بے بس
سمجھ کر رہا تھا جیسے عمران کی جگہ اس کا ذہن ماؤف ہو گیا ہو۔
اسی لمحے شیپ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زبرو نے چمک
راہے بڑھایا اور دلیور اٹھالیا۔

ایک منٹ:۔۔۔۔۔ بلیک زبرو نے مخصوص بجے میں کہا،
"جولیا پول رہی ہوں جناب۔۔۔ ابھی صدر نے مجھے فون
دیا ہے کہ عمران کا ذہنی توازن درست نہیں رہا، وہ ذہنی
غیر عورت بن گیا ہے اور اس کی جسمانی حرکات بھی انتہائی
صحت ہو گئی ہیں، کیا سرورقشی ایسا ہے؟" جولیا کے
لبوں میں بے پناہ پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"صدر نے کہیں درست بتایا ہے؟" بلیک زبرو
غصہ سے کہتا تھا، "جواب دیتے ہوئے کہا،

"اگر سرورقشی ایسا ہے تو عمران کیسے ٹھیک ہوگا، صدر نے یہ بھی بتایا
ہے کہ اگر اس کے ذہن کا علاج کیا

اس نے اس بات کا سراغ لگانے کی کوشش کی کہ عمران کی لڑکی
تو نہیں ہو رہی، اگر ہو رہی ہے تو نگرانی کرنے والوں کو پکڑا جائے
لیکن ان دونوں نے یہی اطلاع دی کہ عمران کی نگرانی کے کوئی اثر
نہیں ہیں اور بلیک زبرو جانا تھا کہ وہ دونوں اپنے کام میں ہیں
اس لئے نگرانی یقیناً نہیں ہو رہی، پھر اس کا خیال اس بات
کی طرف گیا کہ کہیں عمران کے جسم یا لباس میں کوئی ایسا آلہ نہ ہو
دیا گیا ہو جس سے مجرم کسی مشین پر بیٹھ کر نگرانی کر سکیں لیکن وہ
نے چیکنگ کے بعد یہی رپورٹ دی تھی کہ ایسا کوئی آلہ نہیں ہے
لیکن اس کے باوجود بلیک زبرو مطمئن نہ تھا کیونکہ ایک عام ہے
فوٹو کی مدد سے اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نوٹیس کر سکتے ہیں
تو لازماً انہوں نے عمران کے ساتھ کوئی ایسا بھی جدید طریقہ استعمال
کیا ہوگا اور اسے معلوم تھا کہ عمران کو ذہنی طور پر عورت غلام
بن گیا ہے لیکن تھا ہر سب اس کا واضح تو اسی طرح کام کر رہا ہے
عمران لازماً دانش منزل اُسے لگا اور ہو سکتا ہے اس طرح وہ
دانش منزل کا بھی سراغ لگائیں اور اس کی اور عمران کی باتیں
سنیں اور عمران جو کارروائی کر رہے وہ بھی ان کی نظروں میں آجائے
اس لئے اس نے عمران کو ہسپتالی حکم محدود رکھنے کے لئے اسے
طویل بینڈ کا انجمنش لگوا دیا تھا اور صدر اور کیپٹن تشکیل کی ڈیوٹی پر
لگائی تھی کہ وہ ہسپتالی کے گرد وہ کرچیک کریں کہ کوئی مشکوک آدمی
عمران سے ملنے آتا ہے یا نہیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اگر
ہسپتال میں رہا تو مجرم لازماً عمران کو اغوا کر کے ہسپتال سے باہر

ٹائیگر ہولی رہا ہوں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک زمرہ بے اختیار چوک پڑا۔
 "لیس۔ کیوں فون کیا ہے؟" بلیک زمرہ نے
 اسی طرح انتہائی سرد ہلچے میں کہا۔

"جناب عمران صاحب فلیٹ میں بھی نہیں ہیں، سیلٹان نے بتایا ہے کہ ان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے، میں نے انہیں ایک ضروری اطلاع دینی تھی اس لئے سر مجبوراً آپ کو فون کیا ہے؟" ٹائیگر نے سسے ہوئے ہلچے میں کہا۔

"عمران ہسپتالی میں ہے، کیا اطلاع ہے؟" بلیک زمرہ نے سپاٹ ہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر انہوں نے میرے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ میں معلوم کروں کرشمی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ کس کی ملکیت ہے اور اس وقت کس کے قبضے میں ہے، میں نے معلومات حاصل کی ہیں یہ کوٹھی ابھی حال ہی میں سور کلب کے مالک مارٹن نے بھاری قیمت کے عوض خریدی ہے، مارٹن کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ منشیات کا سمگلر ہے اس لئے میں نے سوچا کہ شاید اس نے یہ کوٹھی سمگلنگ کے اڈے کے طور پر استعمال کر سنے کے لئے خریدی ہوگی، اس لئے میں نے مزید انکوائری کی تو جناب ایک نئی بات کا علم ہوا کہ مارٹن نے یہ کوٹھی اور نیلم کالونی کی ایک بڑی کوٹھی کسی دوسری پارٹی کے لئے خریدی ہے اور اس نے اس خرید و فروخت میں بھاری کمیشن بھی وصول کیا ہے، رقم دوسری

گیا تو وہ ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر موقوف بھی ہو سکتا ہے۔ جولیا اور جی نرادرہ پریشان ہو گئی تھیں۔

"یہ سوچنا اس کے والدین کا کام ہے کہ وہ اس کا علاج کیسے کراتے ہیں البتہ سیکرٹ سرورس کے لئے عمران ناکارہ ہوگئے ہیں اور میں ناکارہ افراد کے بارے میں سوچ کر وقت ضائع نہیں کیا کرتا۔" بلیک زمرہ نے انتہائی سرد ہلچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسپور رکھ دیا، اس کے چہرے پر شدید کھپکھپاہٹے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے، اسے پوری طرح احساس تھا کہ جوب کا اس کی بات سن کر کیا رد عمل ہوگا لیکن عمران نے ایک سو کو بنا ہی ایسا تھا کہ اسے یہ بات مجبوراً کرنی پڑی تھی ورنہ یہ تو اس کا اپنا دل چاہتا تھا کہ وہ عمران کے بارے میں کس قدر پریشان ہے اور اس کے بارے میں کتنا سوچتا رہا ہے اور سوچ وہی ہے کہ جولیا سے یہ بات نہ کہہ سکتا تھا، ممبروں کے لئے تو اس نے جوب بننا ہی تھا۔

ریسپور رکھ کر وہ ابھی بیٹھا جولیا کے رد عمل کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔

"اب یہ لڑکی خواہ مخواہ جذباتی باتیں کرے گی؟" بلیک زمرہ نے ہونٹ جھینپتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بٹھا ریسپور اٹھالیا۔

"ایک سو؟" اس کا لہجہ عام حالات سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

لاٹنی ہلاک اسے کی کوٹھی نمبر نہایت سیون میں گیا ہے اور ابھی
ہل اندر موجود ہے۔ یہ کوٹھی وہی ہے جناب جو مارٹن نے کسی
اور سری پارٹی کے لئے شامی روڈ والی کوٹھی کے ساتھ خرید کی تھی
اب میں پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا میں اس کی نگرانی جاری رکھوں یا
پھر مارٹن کو پکڑ کر اس سے ان کوٹھیوں کے بارے میں مزید معلومات
حاصل کروں؟ — ٹائینگر نے پوری تفصیل سے رپورٹ
دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس وقت کہاں سے فون کر رہے ہو؟ — بلکے یو
نے اس طرح سپاٹ بیچے میں پوچھا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا
کہ ٹائینگر کی رپورٹ سن کر وہ انتہائی پر جوش ہو چکا ہے۔
”نیم کالونی کے ایک پبلک بوتھ سے سر — ٹائینگر
نے جواب دیا۔

”تم اس غیر ملکی والی کوٹھی کی نگرانی کرو اور اگر اس میں
موجود وہ غیر ملکی کہیں جائے تو اس کی نگرانی کرنا اور مجھے براہ راست
رپورٹ دینا۔ ویسے میں سیکرٹ سرورس کے چند ممبران کو بھی وہاں
نگرانی کے لئے بھیج رہا ہوں لیکن تم نے وہاں ان سے بالکل علیحدہ
رہنا ہے۔ ویسے بھی وہ ایک اپ میں ہوں گے۔ — بلکے یو
نے ٹائینگر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ — ٹائینگر نے موٹا ہاتھ بیچے میں
جواب دیا اور بلیک زبردستی ہاتھ بڑھا کر کیڈل دبا دیا۔ ٹائینگر
کی رپورٹ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ سیکرٹ سرورس کے ممبران اپنے

پارٹی نے دی ہے لیکن دونوں کوٹھیوں کے کاغذات مارٹن نے
اپنے نام پر تیار کرائے ہیں۔ یہ ایک نئی بات تھی اس لئے میں نے
مارٹن کو فٹوں چاہا تو پتہ چلا کہ مارٹن کلب میں موجود تھا کہ اس کے
دوست عازم کا فون آیا اور مارٹن اس سے ملنے چلا گیا۔ عازم
کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ کوئی بزنس مین ہے اور اس کی مارٹن
سے خاصی گہری دوستی ہے اور کلب کے ایک مینجنگ آپریٹر سے بھی
یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مارٹن اس عازم سے سیرولاز دوسری منزل
کے فلیٹ نمبر سترہ میں ملنے گیا ہے کسی بڑے سودے کی بات چیت
ہو رہی ہے چنانچہ سر میں وہاں پہنچا تو سر میں نے ایک غیر ملکی
کو سیرولاز کی استقبالیہ لڑکی سے اس فلیٹ کے مالک کے
بارے میں پوچھ کر لے دیکھا۔ اس استقبالیہ لڑکی نے اسے بتایا
کہ یہ فلیٹ طویل عرصہ سے مشرعرزج کے نام ہے۔ اور مشرعرزج
گذشتہ دو روز سے اس میں مستقل رہ رہے ہیں جبکہ پہلے وہ کبھی
کبھار آتے تھے۔ لڑکی نے اسے بتایا کہ اس وقت فلیٹ میں کئی
مرد اور سلاو کلب کا مارٹن بھی موجود ہے البتہ کوئی عورت وہاں
نہیں ہے اور وہ غیر ملکی تیزی سے واپس چلا گیا۔ اس کے چہرے
پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے لڑکی کی بات سن کر انتہائی
پریشانی ہوئی ہو۔ اس کی اس پریشانی کی بنا پر اور چونکہ وہ غیر ملکی
تھا اس لئے میں نے خفیہ طور پر اس کی نگرانی شروع کر دی کیونکہ
مارٹن کو تو میں بعد میں بھی تلاش کر سکتا تھا لیکن اس غیر ملکی کا
چہرہ پہ نہ ملتا تھا۔ وہ غیر ملکی وہاں سے کار میں بیٹھ کر سیدھا

ہے، ان کا سلسلہ انتہائی خفیہ طریقے سے اس مشین سے جوڑ دیا
 گیا تھا۔ یہ مشین آٹو ٹیک انداز میں کام کرتی تھی اور سیکرٹ سرس
 کا کوئی ممبر جب بھی اپنے فلیٹ یا تبادلہ رہائش گاہ سے ملک
 کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ فون کرتا تھا یا سناتا تھا تو یہ مشین اسے
 خود کار طریقے پر ریکارڈ کر لیتی تھی پھر یہ ریکارڈ وہ مفتوں تک
 اس میں موجود رہتا اس کے بعد خود بخود دانش ہو جاتا، عمران
 کو اس مشین رنگانے کا مقصد یہ تھا کہ ضرورت پڑنے پر وہ ممبران
 کے درمیان یا کسی اور سے ہونے والی گفتگو کو ان کے علم میں
 لائے بغیر سن سکے کیونکہ اس طرح سیکرٹ سرس کے ممبران کو
 اس بات کا قائل کیا جا سکتا تھا کہ ایکسٹران کے ہر اقدام سے باخبر
 رہتا ہے، مگر جب سے یہ مشین نصب ہوئی تھی آج تک اس
 سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت ہی محسوس نہ
 کی گئی تھی لیکن اب بلیک زبرد اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا،
 اس نے جلد ہی سے مشین کے مخصوص ٹپن دبا کے اور پھر ایک ناب
 کو گھما کر ڈالیں پر حرکت کرنے والی سوئی کو مخصوص جگہ پر سیٹ
 کر کے اس نے ایک اور ٹپن دبا دیا۔ یہ حصہ سپر ولاز والی تنویر
 کی تبادلہ رہائش گاہ والے فون سے متعلق تھا، ٹپن دبتے
 ہی پہلے گتھی کی آواز سنائی دی اور پھر صفحہ کی بدلی ہوئی آواز
 سنائی دی، صفحہ تنویر سے بات کر کے اسے عمران کے متعلق
 بتا دیا تھا، بلیک زبرد خاموش بیٹھا سنتا رہا، وہ کال ختم ہو گئی،
 اور کال ختم ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی، اس کے بعد پھر

طور پر کام شروع کر چکے ہیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپر ولاز والا
 فلیٹ تبادلہ رہائش کے طور پر تنویر کے نام تک ہے اور تنویر
 وہ ان عزیز کے نام سے رہتا ہے، اسے یہ بھی معلوم تھا کہ خاور
 عام طور پر سلور کلب آتا جاتا رہتا ہے اور خاور ہی عازم کا نام استعمال
 کرتا ہے، اس لئے ٹائپنگ کے رپورٹ سے وہ صورت حال کا صحیح
 نقشہ سمجھ چکا تھا، اسے یقین ہو گیا تھا کہ خاور نے ہی مارٹن کو
 فلیٹ میں بلایا ہو گا اور یہ یقین کرائی اس چیز ملے گی کہ اس مارٹن کی دن
 ہوئی معلومات کی بنا پر وہ ان بلایا گیا ہو گا اور یہ چیز ملے گی یقیناً بلیک
 تنویر سے تعلق رکھتا ہو گا کیونکہ وہ دن کو ٹپن مارٹن سے خیر
 کر دی تھیں اس کا مطلب تھا کہ سیکرٹ سرس نے بلیک تنویر
 کا کلیو حاصل کر لیا ہے، اسی لئے بلیک زبرد کو ایک خیال آیا تو
 وہ بے اختیار چونک پڑا، اس نے جلد ہی سے باتیں سمجھا ہوا
 ریسپورڈاپس کر پڑی پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تقریباً
 دوڑتا ہوا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا، مختلف راہداریوں
 سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا جس کا دروازہ بند
 تھا، بلیک زبرد نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا، اندر ایک
 بڑی سی مشین کمرے کے سامنے والی دیوار میں نصب تھی جس
 کے عین اوپر والے حصے پر ایک سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا
 یہ مشین سیکرٹ سرس کے فون کو ریکارڈ کرنے کے لئے عمران
 نے ابھی ایک سال قبل نصب کرائی تھی، سیکرٹ سرس کے ممبران
 کے فلیٹس اور ان کی تبادلہ رہائش گاہوں میں جو فون موجود

یہ کہتا ہے کہ وہ حق کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیکر کسی بھوت کی طرح ان کے پیچھے لگا رہے گا البتہ حملے والی صورت حال کشمکش کی تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً جہاز کو غبار دار کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا واپس آپریشن روم میں پہنچا۔ اس نے کپل کی سی تیزی سے ریسور اٹھایا اور پھر تیزی سے تنویر کے اس فلیٹ کے لہر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن جب دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے ریسور نہ اٹھایا تو فلیٹ زیر کا چہرہ پریشانی کی آماجگاہ بن گیا۔ اس نے ریسور رکھا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف مڑا۔ اب وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے تنویر کو کال کرتا چاہتا تھا لیکن جب باوجود کوشش کے تنویر کی طرف سے کال کا جواب نہ ملا تو اس کے ہونٹ پیچھے سے گئے۔ اس نے خاور کی فریکوئنسی چیک کی لیکن خاؤ کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ خاور کے بعد اس نے چوہان اور پھر نعمانی، صدیقی سب کی فریکوئنسی چیک کر لی لیکن کسی کی طرف سے جواب نہ مل رہا تھا۔ اور فلیٹ زیر دے جھلنے سے ہوئے انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”کیا ہو گیا ہے انہیں“ اب یہی صورت ہے کہ جولا کو وہاں بھیجا جاسے اور صورت حال معلوم کی جاسے۔ اسی لمحے اسے خیال آیا کہ ٹائیکر کی مخصوص فریکوئنسی ہی اسے معلوم ہے اس لئے جولا کو فون کرنے سے پہلے وہ ٹائیکر کو کال کر کے یہ معلوم کرے کہ اس کی کیا رپورٹ ہے لیکن جب اس مخصوص فریکوئنسی پر ٹائیکر کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو فلیٹ زیر دے کی پریشانی کچھ اور بڑھ گئی۔

صفدر کی کال شروع ہوئی۔ وہ عمران کی حالت کے متعلق تنویر کو رپورٹ دے رہا تھا۔ اس کال کے ختم ہونے کے بعد میسرے کال شروع ہوئی اور سلور کلب کا نام سامنے آیا تو فلیٹ زیر دے چونک کر سیدھا ہو گیا۔ خاور اپنی اصل آواز میں بولی رہا تھا لیکن وہ نام عازم کا استعمال کر رہا تھا۔ اس کی مارن سے بات چیت ہو رہی تھی۔ اس کال کے ختم ہونے کے بعد جو تھی کال شروع ہوئی تو بڑے ڈانچاؤن تھا جو سنٹرل فون ایکسچینج سے اسٹیشن چیف آف ملٹری انٹیلیجنس بن کر نیام کو فنی کی کو تھی کال فون نمبر معلوم کر رہا تھا۔ اس کال کے ختم ہونے پر جب پانچویں کال کا آواز ہوا تو فلیٹ زیر دے چونک پرٹا کیونکہ اس بار مارن کسی والٹرسے بات کر رہا تھا اور پھر مارن نے اسے سپر ولاز کے فلیٹ میں بلایا اور اس گفتگو سے فلیٹ زیر دے سمجھ گیا کہ وہ غیر ملکی جو یقیناً داخل تھا، مستقبل میں ملٹری سے عہدے کے بارے میں پوچھ گچھ کیوں کر رہا تھا اور کیوں شکوک ہو کر واپس گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی فلیٹ زیر دے کی جیٹ جس کے خطوط کا تیز الارم بجانے لگی کال ختم ہو چکی تھی۔ فلیٹ زیر دے اب ساری صورت حال کا ادراک کر چکا تھا والٹرس کا تعلق یقیناً فلیٹ خنڈر سے تھا اور فلیٹ خنڈر کے ایجنٹ نیام کا لونی والی کو تھی میں موجود تھے اور انہیں کسی گزربڑ کا احساس ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یا تو وہ اس کو تھی سے فرار ہونے کی کوشش کریں گے یا پھر دوسری صورت میں وہ سپر ولاز کے اس فلیٹ پر حملہ کریں گے۔ ان کے فرار ہو جانے

دری کی سے نکل گیا ہو؟ — جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

اور جیسے جیسے وہ رپورٹ دے رہی تھی بلیک زبرد کی انجینس جرت سے چلتی جا رہی تھیں۔

اس غیر ملکی کو کس طرح ہلاک کیا گیا ہے؟ — بلیک زبرد نے زبردست قوت ارادی کو استعمال کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے بیچے کو سپاٹ بنایا۔

وہ غیر ملکی کرسی پر دسی سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے منہ پر کپڑا ٹھنسا ہوا ہے۔ اسے دل میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے؟ جولیا نے جواب دیا۔

تم فوراً خلیفہ کا نوٹی کی کوٹھی نمبر نامی سینون ہلاک اسے پنچو میں مصفر اور کیشین شکیں کو بھی وہاں بھیج رہا ہوں۔ تم نے اس کوٹھی کی اندرونی پوزیشن چیک کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے نوٹ اور دو سرے مہران جو تنویر کے غلیٹ میں موجود تھے وہاں سے جانے گئے ہوں۔ یہ کوٹھی بلیک قصدر کے اینجنوں کا ڈھونڈ ہے اس لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے؟ — بلیک زبرد نے تیز بیچے میں اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

ریس سر! — جولیا نے جواب دیا اور بائیں زبرد نے ہونٹ جینچتے ہوئے اٹھ بڑھا کر ڈیس بورڈ کی پر رکھا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر مصفر کے واقع ٹرانسمیٹر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے ساری صورت حال بتا کر کیشین

اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جولیا کو کالی کر کے اس نے اسے فوری طور پر سپر ولاز جا کو تنویر کے کمرے کی صورت حال کی رپورٹ دینے کا حکم دیا اور ڈیس بورڈ کو وہ پہلے اختیار کرسی کی پشت کی طرف ڈھٹک سا گیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ آخر اپنا تک ان سب مہران کو کیا ہو گیا ہے۔

پھر دس منٹ کے طویل انتظار کے بعد شیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زبرد نے چونک کر ڈیس بورڈ اٹھالیا۔

امیکسٹو! — اس نے اس بار بڑی مشکل سے اپنے بیچے کو سپاٹ کیا تھا کیونکہ اندرونی طور پر اس کا دل بڑی طرح اٹھل پھٹل ہو رہا تھا۔

جولیا بول رہی ہوں سر! — تنویر کا متبادل رہائشی غلیٹ خال پڑا ہے سر! — البتہ وہاں ایک غیر ملکی کی لاش اندرونی کمرے میں کرسی پر بندھی ہوئی موجود ہے۔ میں نے نیچے استقبالیہ لڑکے سے سن گئی ہے لیکن اسے کچھ معلوم نہیں۔ البتہ ایک کمرے کی وہ عقیقہ کوڑکی کھلی ہوئی ہے جو چیمبر تنگ گلی میں کھدی ہے لیکن گلی میں بھی کسی قسم کے کوئی غیر معمولی آثار موجود نہیں ہیں اور سر میں جب غلیٹ پر پہنچی تو دروازہ اندر سے لاک تھا میں نے دستک دی لیکن جب باوجود کئی بار دستک دینے کے کسی نے دروازہ نہ کھولا تو میں نے ایک چھوٹی سی سلاخ کے دریل سے لاک کھولا اور اندر گئی ویسے مجھے یوں لگتا ہے سر کہ تنویر اس غیر ملکی کو ہلاک کر کے عقیقہ

صورت حال کا پتہ کرے کوٹائیگر سمیت سارے مہران کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ کیوں کسی کال کا جواب نہیں دے رہے۔



عمران کی آنکھیں تو ایک جھٹکے سے کھلی تھیں لیکن کافی دیر تک وہ آنکھیں کھولے بے شعوری کے انداز میں پڑا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں چمک ابھرنے لگی۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”اوہ ابھی تک میں ہسپتال میں ہوں؟“ — عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیسے ہی اس کی نظریں اپنے لباس پر پڑیں اس کا جسم بے اختیار سمٹ سا گیا۔

”ارے یہ کیا مردانہ پوسٹرائٹ انہوں نے پہنا دی ہے؟“ مجھے — ٹائٹنس — حیا مشرم بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔“ — عمران کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

اور وہ اپنے جسم کو مزید اس طرح سینٹے لگا جیسے وہ بغیر کسی لباس کے بیٹھا ہوا ہو لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں جولیا کا خیال آیا۔

شکیل کے ساتھ جولیا کے پاس پہنچنے اور پھر فوری رپورٹ کرنے کی ہدایت کر کے اس نے ٹرانسپیرٹ آف کر دیا۔ اس وقت اسے یقیناً عمران بے اختیار یاد آ رہا تھا کیونکہ اچانک صورتحال ایسی ہو گئی تھی کہ اسے اس کا کوئی سر پر ہی نظر نہ آ رہا تھا۔ یہ ایسی صورت حال میں عمران لازماً کوئی نہ کوئی مثبت راستہ نکال ہی لینا تھا لیکن عمران تو اب لیڈی عمران بنا طویل غینہ کی اعطاش میں تھا اس لئے اب جو کچھ کرنا تھا بیک زبردستی اپنے طور پر کرنا تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا اس ساری صورت حال کے بارے میں سوچتا رہا۔ اسے شدت سے جولیا یا صدر کی طرف سے کسی پلاؤ کا انتظار تھا لیکن جب اس کے خیال کے مطابق اس قدر وقت گزر گیا جس کے بعد ان کی طرف سے کوئی نہ کوئی رپورٹ آجانی چاہیے تھی تو اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔ اس نے چند منٹ مزید صبر کیا اور پھر جب صبر کا وقت بھی گزر گیا تو بیک زبردستی خود ہی ٹرانسپیرٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن ارنہ باری جب جولیا، صدر اور کیپٹن شکیل تینوں کی طرف سے ٹرانسپیرٹ کال کا کوئی جواب نہ ملا تو حقیقتاً بیک زبردستی کا ذہن دیکھتے مافوق ماہو ہو گیا۔ پوری سیکرٹ سروس ٹائیگر سمیت اس طبعی خاموش رہ گئی تھی جیسے ان کا کہیں کوئی وجود ہی نہ ہو اور لیڈی بڑے کے ذہن میں شدید ترین خطرات کے گنگھمورے تیزی سے رینگنے لگے۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ وہ خود جا کر

باتھ اٹھا کر اسے روکا تو ٹیکسی اس کے قریب آ کر رُک گئی۔ بسٹا ہوا انداز اور جسم پر ہسپتال کی مخصوص یونیفارم نے کسی ڈرائیور کو حیرت زدہ کر رکھا تھا۔ عمران نے ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹ پر سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بڑے شرمیلے سے پہلے میں ڈرائیور کو رانا ڈاکس کا پتہ بتا دیا۔

”کرایہ سب آپ کے پاس — مجھے تو آپ ہسپتال سے مفرد ہوتے دکھائی دے رہے ہیں؟“ ٹیکسی ڈرائیور نے مزاح قدرے تلخ جیسے کہا۔

”تم جلد تو سہی — کرایہ دینے والے بہت؟“ عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے ایک جھٹکے سے گارڈ آگے بڑھا دی۔ بنیادے وہ عمران کے اس فقرے کا کیا مطلب سمجھا تھا۔ ہر حال اس نے گارڈ آگے بڑھا دی تھی۔ عقور ٹی ویر بد ٹیکسی ڈرائیور کے عظیم الشان چہرے کے سامنے جا کر رُک گئی۔ اس قدر عظیم الشان عمارت اور اس کے گیٹ کو دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور اب خاصا مسحوب دکھائی دینے لگا تھا۔

”نیچے آ کر کال بیل دباؤ؟“ عمران نے ساسی طرح گونے میں سمٹ کر بیٹھے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور خاموشی سے نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بزن پر پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور چوڑے کسی جن کی طرح باہر آ گیا۔

”جوزف — اسے کرایہ دے دو؟“ عمران کے

”ارے ہاں — جویا بھی تو پتھن اور مشرٹ پہنتی ہے مگر وہ تو غیر ملکی ہے؟“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ پیر ہٹا کر بستر سے نیچے اترا اور پھر آہستہ آہستہ اس کے کتے سمٹا کر انداز میں دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا انداز بالکل انسانی تھا۔ دروازہ لاک نہ تھا۔ اس نے دروازہ کھولا سا کھولی کر باہر جھانکا۔ راہداری میں کوئی آدمی نہ تھا۔

”مجھے فوراً اپنا لباس بدل چاہیے۔ اماں بی دیکھیں گی تو کہیں گی؟“ عمران کے ذہن میں ایک خیال ابھرا اور وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے سے نکل کر راہداری میں دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ راہداری ذرا سی آگے جا کر موڑ کر بند ہو گئی تھی اور وہاں ایک دروازہ تھا۔ عمران جاننا تھا کہ یہ دروازہ ہسپتال کی عمارت کے عقبی حصے میں موجود ہوگا یا پر کھلتا تھا لیکن اسے مستقل طور پر بند رکھا جاتا تھا لیکن اس میں کوئی تاجر ذخیرہ بھی نہ تھا۔ صرف اندر سے کڑی لگی ہوئی تھی عمران نے اٹھنگی سے کڑی کھولی اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف مشرک پر آ گیا۔ مشرک پر ٹریفک رولاں دواں تھی لیکن عمران مشرک پر آتے ہی مزید سمٹ گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر گزرنے والا اسے نذیری آنکھوں سے گھور رہا ہو۔ اسے لوگوں کی نظریں سونپوں کی طرح اپنے بدن میں چھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اسی لمحے اسے دور سے ایک خالی ٹیکسی آتی دکھائی دی۔ اس نے بڑی نزاکت سے

ذاتی سے بچ کر کسی معفو نہ پناہ گاہ میں آگیا ہو۔ رانا ہاؤس کا یہ جن ڈریسنگ روم کسی ہالی جتنا بڑا نہ تھا تو اس سے کم بھی نہ تھا۔ ڈریسنگ روم کی دیواروں کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ عمران ایک الماری طرف بڑھا اور اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھیں جھمک اٹھیں کیونکہ اس الماری میں خالصتاً مشرق لہائی لباس موجود تھے۔ عمران نے بھانسنے کس خیال کے تحت اپنے فلیٹ، دانتل مزنر، اور رانا ہاؤس میں زنانہ لباسوں کی ایک جبری ہوئی الماری رکھی ہوئی تھی۔ گو اس کے استعمال کی آج تک قربت نہ آئی تھی لیکن بہر حال وہ موجود ضرور تھے اور اس الماری میں زنانہ میک اپ باکس اور جیولری بھی بالکل اسی طرح موجود تھی جس طرح اس نے اپنے فلیٹ میں رکھی ہوئی تھی۔ اس نے ایک بھاری بنارسی جوڑا ہا ہرن لگا لیا اس کی آنکھوں میں اس کے جڑے کو دیکھ کر پسندیدگی کی جھلک نمایاں ہوئی اور وہ جوڑے کو اپنے جسم کے ساتھ لگا لگا کر سامنے موجود قد آدم آئینے میں اسی طرح دیکھنے لگا جیسے تصور میں اسے پہنے ہوئے دیکھ رہا ہو۔

بڑا خوبصورت جوڑا ہے، بھانسنے اس سے پہلے مجھے بیکول نظر نہیں آیا تھا۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے ڈریسنگ روم کی خود بخود لٹ اٹھنے والی لائٹ بند کی اور اندھیرے میں جسم پر موجود مینا لباس اتار کر اس نے وہ بھاری بنارسی جوڑا پہن لیا۔ اس

کار کا دروازہ کھولی کر باہر نکلتے ہوئے کہا اور پھر اسی طرح سنبھلتے انداز میں مکمل کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا اور پھر اسی طرح سنبھلتے انداز میں چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں جوانا کی دلہن کی طرح چہرہ پھیلائے کھڑا تھا۔

”اے ماسٹر آپ کے جسم پر مینا کی کیلینڈر فارم — خیر یہ ہے۔“ جوانا نے عمران کو دیکھتے ہی تیزی سے اُس کے بڑھتے ہوئے کہا۔

”تمہیں مشرم نہیں آتی، مجھے ماسٹر کہتے ہوئے، میں تمہیں ہر نظر آ رہی ہوں، مشرمیں نہیں کہہ سکتے، ٹانسس — بھانسنے لوگوں کی عقل کو کیا ہو گیا ہے؟“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جوانا کی آنکھیں عمران کا فقرہ سن کر حیرت کی شدت سے کافی جھمک چلی گئیں۔ عمران اس کے قریب سے بالکل اسی طرح بچ کر اُس کے بڑھتے ہوئے جیسے کوئی مشرمیلی عورت کسی را سے ٹکرائے کا خطرہ مول لئے بغیر بچ کر نکلتی ہے۔

”ماسٹر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور یہ آپ چل کیسے رہے ہیں کیا کوئی چوٹ لگ گئی ہے؟“ جوانا نے عرضتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے ہونے میں کہا لیکن عمران کی کسی بات کا جواب دینے بغیر اُس کے بڑھتا ہوا اور پھر تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہو کر مین ڈریسنگ روم میں داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہاں نے دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایسا امینان بھرا سانس نکلا جیسے کوئی معصوم ماہر بھیڑیوں کے

کے بعد لائٹ بجلا کر اس نے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھا اور پھر پہلے کی طرح اس نے باقاعده میک اپ کیا، ہلکی سی جیولری پہنی اور اس کے بعد بڑے مطمئن انداز میں دروازہ کھولی کر باہر نکل آیا۔

”ارے کیا مطلب ماسٹر؟“ — یکھت برآمدے میں کھڑا ہوا جوان عمران کو اس حالت میں دیکھ کر بڑی طرح چیخ پڑا۔ اس کا چہرہ یکھت زلزلے کی زد میں آگیا تھا۔

”پھر وہی ماسٹر؟ کیا تم اندھے ہو یا تمہاری آنکھیں اٹا دیتا ہیں۔ ہمیں خواہ مخواہ مرد بنا دیتے ہو، چلو ہٹو راستے سے۔“

عمران نے فہمائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر بڑے انداز سے چلتا ہوا وہ اس کمرے میں داخل ہوا جس میں ٹیلی فون موجود تھا اور اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے بڑے انداز سے ریسپور اٹھا لیا۔

”باس یہ آپ نے کیا لباس پہن لیا ہے۔ اتنا در اسے مگنا دیوتا ایسے مردوں کو پسند نہیں کرتا جو عورتوں کا لباس پہنتے ہوں اور مگنا دیوتا ناراض ہو گیا تو آکاشی پہاڑ کی سیاح چلی تم پر جھپٹ پڑے گی۔“ — جوزف کی بھرائی ہوئی آواز دور سے سنائی دی۔

”جاؤ جاؤ۔۔۔ ہمیں تنگ مت کرو۔۔۔ باہر جاؤ۔ اس طرح بغیر اجازت اندر نہیں آنا چاہیے۔ تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ انہما عورتوں کے کمرے میں بلا اجازت نہیں آنا چاہیے۔“ —

عمران نے تنگ کر کہا۔

”عورتوں۔۔۔ کیا مطلب آپ عورت ہیں؟“ — جوزف نے بڑی طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے اور سب سے ہلچلے میں پوچھا۔

”تو کیا تم قیس مرد نظر آرہے ہیں۔ جاؤ، ہمیں فون کرنا ہے اور ناخروم کی موجودگی میں ہمیں بات کرتے مشرم آئے گی۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوزف نے یکھت جھٹکے سے نہ پھیرا اور دوسرے کھٹے درجے اختیار دوڑنا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

”ہو ہنہ نانشس۔۔۔ سب اندھے ہو گئے ہیں؟“ — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی نیل پالش لگی ہوئی آنکھوں سے نمبر ڈرائی کرنے مشروٹ دینے۔

”پیغام ریکارڈ کروا دیجئے؟“ — رابطہ قائم ہوتے ہی شیشی آواز سنائی دی اور عمران نے منہ بناتے ہوئے ریسپور رکھ دیا۔

”یہ کالا زبرد کہاں چلا گیا۔ ایک تو ان مردوں کو بیٹھنا آتا ہی نہیں، بس ہر وقت جھاگتے دوڑتے رہتے ہیں۔“

عمران نے کہا اور ریسپور آہستگی سے رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

اسے اس وقت خاصی تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا سر بھاری ہو رہا ہو اور پھر سر بھاری

اور پھر ہمارے قبضے کے اس بوڑھے ورح ڈاکٹر نے علاج شروع کیا جس کے نتیجے میں باری کو بلبلہ کر بھاگنا پڑا۔ جوزف کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی، اس کا بہرے پناہ یقین سے پڑ تھا جیسے وہ جو کچھ کہہ رہا ہو اس پر مکمل یقین رکھتا ہو۔ اب عمران ان دونوں کی باتیں تو باقاعدہ سن رہا تھا لیکن اس کا ذہن اس قدر بھاری تھا کہ وہ اپنی آنکھیں بھی نہ کھول سکتا تھا۔

یہ باری کیا بلا ہے، سفر مجھے تمہاری یہ جا بلانہ گفتگو قطعاً پسند نہیں ہے۔ میرے خیال میں میں ماسٹر کے پاسے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ ماسٹر کی حالت بتا رہی ہے کہ ماسٹر بیمار ہے، تم نے دیکھا نہیں کہ اس کے جسم پر بیستالی کا لباس تھا۔ جو انے جھلکے ہوئے ہے۔

ہاں میں نے دیکھا تھا، لیکن میں جو کہہ رہا ہوں وہی ٹھیک ہے۔ جاہل میں نہیں تم ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ باری ویران جنگلوں میں گھومنے والی وہ بہ روح ہوتی ہے جسے شہزادہ بے حد پسند ہوتے ہیں اور وہ ایسے کسی مرد کے دماغ پر قبضہ کر کے تو پھر وہ مرد اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگتا ہے، کیونکہ یہ بہ روح دراصل اس عورت کی ہوتی ہے جس پر بچوں کی پیدائش کے وقت ان کو شا دیوانا کا سایہ پڑ جائے۔ جوزف نے جو ان کو اس طرح سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد کسی

ہوتے جوتے اس کے ذہن پر سیاہ پردہ سا چھانا گیا، چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی اور اس کے سامنے ہی اس نے اپنی بھاری آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں پر ٹھون ڈرن پڑ گیا ہو۔ باوجود کوشش کے وہ اپنی آنکھوں کو نہ کھول پا رہا تھا۔
تم کیا کرنا چاہتے ہو جوزف؟ جو ان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

ہاں پر ویران جنگلوں میں پھرنے والی باری نے قبضہ کر لیا ہے جو ان۔ مجھے ہاس کو اس نامراد باری کے قبضے سے چھڑانا ہو گا ورنہ ہاس اس طرح ساری عمر کے لئے عورت بننا رہ جائے گا۔ جوزف کی آواز سنائی دی۔
کیا بکو اس ہے۔ ماسٹر کیسے عورت بن سکتا ہے جہاں ماسٹر کسی خاص حکم میں ہے۔ جو ان نے جھلکے ہوئے ہے میں کہا۔

نہیں جو ان، تم شہروں میں پیدا ہوئے اور پہلے جو ان جنگلوں کے راز نہیں جان سکتے، صرف جنگل کا شہزادہ ہی اس کے راز سمجھ سکتا ہے، میرے بچپن میں میرے باپ کے ایک رشتے دار سردار پر بھی باری نے قبضہ کر لیا تھا اور شہروں کے جڑے پیر دینے والا سردار باری کی وجہ سے عورت بن گیا تھا۔ میرے باپ نے جب قبضے کے ورح ڈاکٹر کو بلایا تو اس نے بھی تصدیق کر دی کہ باری کا قبضہ ہے

بچے کو کوئی پیچیدہ مسئلہ دفاعت سے سمجھاتا ہے۔

» دیکھو جو زف — آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم یہ اپنی جنگل
 باتیں بند کرو، ہم جنگل میں نہیں بلکہ پاکیشیا کے دارالحکومت
 میں رہ رہے ہیں، زمانہ صدیوں آگے نکل گیا ہے مگر تمہارا ذہن
 ابھی تک جنگلوں میں ہی جھکتا پھر رہا ہے۔ مجھے بتاؤ ماسٹر
 کس ہسپتال سے آیا ہے میں وہاں فون کرنا چاہتا ہوں۔
 جوانا نے انتہائی سنجیدہ ہنسنے میں کہا۔

» دنیا بدردہوں کی مٹھی میں رہتی ہے جوانا تم مانو یا نہ مانو
 اصل بات وہی ہے جو میں نے بتائی ہے، تم بے شک فون کرو
 ہسپتال۔۔۔۔۔ جو زف اپنی ہی بات پر اصرار کر رہا تھا۔

عمران کے کانوں میں فون کا ریسپورڈ اٹھانے اور خبر ڈال
 کرنے کی مدد ہم آواز میں توسانی دیں لیکن اس کے بعد اس کا ذہن
 مزید تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی
 نے لاکھون ٹن وزن اس کے سر پر رکھ دیا ہو۔

ہومر انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں چھوٹے
 سے کمرے میں ٹھنل رہا تھا، اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے
 تھے کہ وہ اس وقت سخت ذہنی اضطراب کی کیفیت سے گزر رہا
 ہے، اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے شیلیغون کی گھنٹی بج اٹھی اور
 ہومر اس طرح ٹیل فون کی طرف دوڑا جیسے اگر اسے ایک لمحے
 کی بھی دیر ہو گئی تو سچانے کو نسی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔
 » لیس!۔۔۔۔۔ ہومر نے ایک جھٹکے سے ریسپور
 اٹھاتے ہوئے کہا۔

» والٹر پول رہا ہوں باکس!۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
 »الو کی مطمئن آواز سنائی دی اور ہومر نے اطمینان کا اتنا طویل
 سانس لیا جیسے والٹر کی مطمئن آواز سن کر اس کے کانوں سے
 لاکھوں ٹن بوجھ یکھٹ اتر گیا ہو۔

تمہارے بچے کا اطمینان بنا رہا ہے کہ تم کامیاب رہے ہو
 ہو مرنے مسکراتے ہو سنے پوچھا۔
 "مصرف کامیاب بلکہ سچے کامیاب سمجھیں باس۔"
 والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "تفصیل بتاؤ؟" — ہو مرنے کہا۔

"باس، جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مجھے شک پڑا
 تھا کہ سپرولاز کے اس فلیٹ میں مارٹن کی موجودگی اور پھر مجھے
 وہاں بلانا کوئی خطرناک سازش ہو سکتی ہے اس لئے میں نے
 آپ سے ٹی۔ ایس۔ ایس کو اشتعال کرنے کی اجازت مانگی تھی
 ٹی۔ ایس۔ ایس کا استعمال بے حد مفید ثابت ہوا۔ ٹی۔ ایس۔ ایس
 کی وجہ سے اس فلیٹ کی اندرونی پوزیشن چیک ہوئی تو وہاں
 مارٹن ایک کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے منہ میں کچڑا غطرس
 دیا گیا تھا۔ کمرے میں اس وقت پانچ مقامی افراد موجود تھے۔ ٹی۔
 ایس۔ ایس کے ذریعے جب ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کو
 گئی تو پتہ چلا کہ وہ پانچوں ہی سیکرٹ سروس کے دکن ہیں اور
 انہوں نے میک اپ کیا ہوا ہے۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑی کامیابی
 تھی کہ اس اتفاق کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے اگلے پانچ
 افراد ٹرنسپس ہو گئے تھے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایکشن
 میں آنے کا فیصلہ کیا چونکہ ہیڈ کوارٹر میں مارٹن کی کال کی وجہ
 سے صاف ظاہر تھا کہ ہیڈ کوارٹر ان کی نظروں میں آگیا ہے
 اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کو خالی کر دیا اور خفیہ راستوں سے

ٹکی کریم سب مقررہ ایجنسیوں میں منتقل ہو گئے۔ ایک آدمی ہیڈ کوارٹر
 کی نگرانی کرتا ہوا بھی چیک کر لیا گیا تھا۔ اسے زیر و۔ ایس۔ ایس
 سے کور کیا گیا پھر ٹی۔ ایس۔ ایس کی مدد سے ہم نے یہ ٹرنسپس
 کر لیا کہ سپرولاز کی عقیقی جڈنگ میں ایک ایسا فلیٹ خالی پڑا
 رہا ہے جس کی عقیقی کھڑکی اور سپرولاز کے فلیٹ کی عقیقی کھڑکیوں
 اٹھنے ساٹھ ہیں اور درمیان میں صرف پانچ فٹ چوڑی گلی ہے جو
 دروازہ رہتی ہے چنانچہ اس خالی فلیٹ پر قبضہ کر کے ہم نے زیر و
 ایس۔ ایس کے ذریعے سیکرٹ سروس کے ارکان کو کور کیا اور پھر
 وہاں کھڑکیوں کے درمیان زیر و بینگ قائم کر کے فلیٹ میں
 موجود سیکرٹ سروس کے پانچوں ارکان کو خالی فلیٹ میں لایا گیا۔
 مارٹن کو میں نے اسی حالت میں گولی مرادی اور پھر ان پانچوں
 ارکان کو مقررہ ایجنسیوں میں منتقل کر دیا گیا۔ پھر دو اور مقامی افراد
 اور ایک غیر ملکی لڑکی کو ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کرتے دیکھا گیا۔ انہیں
 بھی زیر و ایس ایس سے آسانی سے کور کر لیا گیا اور باس سچے کامیابی
 بہتے کہ وہ غیر ملکی لڑکی اور دو مقامی افراد بھی سیکرٹ سروس
 کے ہی ممبر ہیں البتہ جو پہلا آدمی ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کرتے ہوئے
 کور ہوا تھا اس کا نام ٹینکس ہے اور وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں
 ہے بلکہ عمران کا ذاتی ملازم ہے اس طرح میرے خیال میں تو
 ہاری سیکرٹ سروس ایک عورت اور سات افراد اس وقت ہمارے
 قبضہ میں ہیں۔" — والٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
 کہا۔

”اوه یہ واقعی حیرت انگیز کامیابی ہے کہ اتنی آسانی سے اس قدر خوفناک سیکرٹ سر دس ہمارے ہتھے چڑھ گئی ہے۔“
ہو مرنے انتہائی مسرت جھرسے بے میں کہا۔

”باس۔ یہ سب فی۔ ایس۔ ایس کا کامیابی ہے درز یہ خطرناک لوگ شاید اتنی آسانی سے ٹریس نہ ہو سکتے تھے اور زیر و ایس ایس نے انہیں بے فکری کیجھوے بنا کر رکھ دیا ہے۔“
والٹر نے جواب دیا۔

”تم نے واقعی ایک شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں بیٹہ کوادرٹ کو اس کامیابی کی اطلاع دیتا ہوں۔ وہ یقیناً تمہارے اس کارنامے پر تمہیں انعام دے گا۔“
اس عمران کی کیا پوزیشن ہے۔“
ہو مرنے پوچھا۔

”باس۔ عمران کو جنرل ہسپتال سے ایک اور عمارت میں لے جایا گیا۔ یہ بھی ہسپتال ہی ہے، وہاں عمران ہوش میں آگیا ہے اور وہ دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے لیکن پھر وہ وہاں سے خاموشی سے فرار ہو گیا ہے اور میسج میں بیٹھ کر اُصف روڈ کی ایک عظیم الشان عمارت میں چلا گیا ہے۔ اس عمارت کو رانا اس کہا جاتا ہے۔ وہاں دو قوی بیکن قبضی موجود ہیں، ان میں سے ایک کا نام جوزف ہے اور دوسرے کا جونا۔ عمران نے وہاں جا کر باقاعدہ زمانہ لباس پہنا، میک اپ کیا یہاں تک تو وہ لوآن سسٹم کے کام کی لیکن پھر وہ اچانک بند ہو گیا۔ البتہ میں نے فوری طور پر دو آدمی اس عمارت کی نگرانی کے لئے بھیج دیئے

میں اب آپ جیسے حکم کریں؟۔“
والٹر نے جواب دیا۔
”ٹھیک ہے۔ نگرانی ہی کرتے رہو کیونکہ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے۔ اس طرح ہم بیٹہ کوادرٹ کی نظروں میں ناکام ہونے سے بچ گئے ہیں بلکہ اب تو واقعی ہمارا مشن پورا انداز میں کامیاب ہو چکا ہے۔ عمران کو فوری طور پر عورت بن چکا ہے اور سیکرٹ سر دس اس وقت ہمارے قبضے میں ہے۔“
ہو مرنے جواب دیا۔

”اس سیکرٹ سر دس کا کیا کرنا ہے۔ گولیوں سے اڑا دوں؟
والٹر نے پوچھا۔

”ابھی نہیں۔ ابھی مشن کا آخری مرحلہ باقی رہتا ہے اور وہ ہے سیکرٹ سر دس کے بیٹہ کوادرٹ کی تباہی اور اس کے چیف کی گرفتاری یا موت۔“
والٹر نے بیٹہ کوادرٹ سے بات کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ اس کو کافی سمجھیں یا کوئی مزید احکامات دے دیں۔ میں تمہیں کال کے بعد فون کرتا ہوں۔ سیکرٹ سر دس کی مکمل نگرانی رکھنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔“
ہو مرنے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔ زیر و۔ ایس۔ ایس کی وجہ سے وہ غیر کیجھوے بنے ہوئے پڑے ہیں۔“
والٹر نے مطمئن بیٹہ میں کہا۔

اور ہو مرنے او۔ کے کہہ کر ویس یور دیکھ دیا۔ باس کے دل میں اس وقت مسرت کی جھلکیاں سی چھوٹ رہی تھیں کیونکہ

ہی ہوئی رپورٹ تفصیل سے سنا دی لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ
 ذراں ٹھیک ہو گیا تھا اور اسے دوبارہ حملہ کر کے پہلے والی پوزیشن
 پر لایا گیا ہے۔

”تم نے رپورٹ میں لفظ تقریباً کیوں استعمال کیا ہے اور؟“
 ”یہ کوادٹر نے تفصیلی رپورٹ سننے کے بعد پوچھا۔“

”باس، ایک عورت اور سات مرد ہمارے قبضے میں ہیں۔
 برسے خیالی میں زیادہ سے زیادہ سیکرٹ سروس کے ارکان اتنے
 ہی ہوں گے۔ جو سکتا ہے ایک دو اور بھی ہوں کیونکہ ابھی ان سے
 پوچھ گچھ تو نہیں کی گئی“ اور؟“ — ہو مرنے موہا نہ بلجے
 میں کہا۔

”معران کی نگرانی کی جا رہی ہے؟ وہ کیا کر رہا ہے۔ سیکرٹ
 سروس کے ممبران کے اعزاء کے بعد اس کی کیا کارکردگی ہے؟ اور؟“
 ”یہ کوادٹر سے پوچھا گیا۔“

”باس، وہ تو عورت بننے کے بعد بالکل حصر ہو گیا ہے۔
 اب نانا لباس پہنے، میک اپ کئے اور جھلکی پہنے وہ ایک بڑی
 کی عمارت میں جہاں دو حبشی بھی موجود ہیں گھومتا پھرتا رہتا
 ہے۔ اس نے کسی قسم کی کوئی کارکردگی سرسے سے دکھائی ہی
 نہیں۔ یوں گستا ہے جیسے وہ بس ایک عام سی گریلو عورت
 بن گیا ہو جو گھر سے باہر کسی بات میں دلچسپی ہی نہ لیتی ہو“ اور؟

”ہو مرنے جواب دیتے ہوئے کہا
 ”سیکرٹ سروس کے اعزاء پر اس کا رد عمل کیا ہے؟“

واقعی اس کا مشن حیرت انگیز طور پر اتنی آسانی سے مکمل ہو گیا تھا اور
 اب یقیناً بیڈ کوادٹر اسے ترقی دے کر سپر ایجنٹ بنا دے گا اور
 یہ اس کے نزدیک بہت بڑا اعزاز تھا۔

ریسپور کہ کردہ تیزی سے مڑا اور اس نے ایک الماری کھول
 کر اس میں سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر تیزی
 سے اس کی مختلف ٹاپیں لگا کر اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور
 ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا۔

”بیلو بیلو ہو مر کاٹنگ بیڈ کوادٹر اور؟“ — ہو مرنے
 بار بار یہی فقرہ دوہرنا شروع کر دیا۔

”لیس بیڈ کوادٹر۔“ پیش کوڈ دوہراؤ اور؟“ — ٹرانسمیٹر
 سے میکاٹنگی آواز ابھری۔

”زون ایلون۔“ ایجنٹ دن زیدوون اور؟“ — ہو مرنے
 نے مخصوص کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

”لیس۔“ کیا رپورٹ ہے اور؟“ — دوسری طرف
 سے پوچھا گیا۔

”باس میں اپنے مشن میں کامیاب رہا ہوں۔ اس وقت
 تقریباً پوری سیکرٹ سروس میرے قبضے میں آچکی ہے اور معران
 پرستور ذہنی طور پر عورت بنا ہوا ہے“ اور؟“ — ہو مرنے
 نے جواب دیا۔

”گڈ مٹو۔“ تفصیل بتاؤ“ اور؟“ — دوسری طرف
 سے اسی طرح میکاٹنگی بلجے میں پوچھا گیا اور ہو مرنے والٹر کی

بیڈ کو اڑھنے پوچھا۔

جواب دیا۔

اب سیکرٹ مروس کے ممبران کے بارے میں کیا حکم ہے
کیا ان سے پوچھ گچھ کی جائے تاکہ ان کے بیڈ کو اڑھنے پوچھ کر
پتا چا سکے یا انہیں گولی مار کر اپنے طور پر بیڈ کو اڑھنے پوچھ کر
ہائے جیسے آپ حکم کریں اور؟ ہو مرنے پوچھا۔

پوچھ گچھ کا رسک مت لو، یہ لوگ کسی لمحے پشیمانی
ہوتے ہیں، انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو اور ان کی خاتونیں برقی بجلی
میں ڈال کر جلا دو، اس کے بعد بھی چیکنگ جاری رکھو اور ان کا
بیڈ کو اڑھنے پوچھ کر خود ٹریس کر کے اسے تباہ کر دو، جو باقی آتا ہے
اس کا خاتمہ کر دو، بہر حال بیڈ کو اڑھنے کی طرف سے ہدایت یہی ہے
کہ اس معاملے میں ایک فیصلہ بھی رسک مت لو اور؟

بیڈ کو اڑھنے فیصلہ کن ہے میں کہتا ہوں۔
ٹریس باس حکم کی تعمیل ہوگی اور؟ ہو مرنے
کہا اور دوسری طرف سے اور ایجنڈہ آئی کے الفاظ سننے ہی اس
نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا، اس کے چہرے پر گہرا اطمینان چھایا ہوا
تھا اگر اس نے عمران کے متعلق کچھ باتیں چھپائی تھیں مگر وہ
بانتا تھا کہ ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بہر حال عمران دوبارہ
ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور عورت بھی خالصتاً مشرقی،
وہ واپس ٹیلیفون کی طرف بڑھا جس وقت کہ اچانک اس کے ذہن
میں ایک جھپکا سا ہوا، اسے ایک نئی خیال آگیا تھا کہ وہ ملنے
اسے بتایا تھا کہ عمران نے جب چہرے پر فسادانی میک اپ کیا

اسے علم ہو چکا ہے باس۔ لیکن اس نے کوئی دھڑکن
نہیں لی اور؟ ہو مرنے اپنی طرف سے جواب دیا۔
دیتے ہوئے کہا۔

تم نے اسے کس طرح چیک کیا ہے اور؟
بیڈ کو اڑھنے کو شاید عمران کی طرف سے سب سے زیادہ ٹھنڈی
ہو، اسے مستقل طور پر چیک کرنے کے لئے ہم نے اسے
ایک ڈرامہ کر کے پہنوش کیا اور پھر اس کے چہرے پر زلوٹاؤں
کو تھرتی فائیو پاؤں میں جذب کر دیا، اس کے بعد اسے چھوڑ دیا
گیا۔ زلوٹاؤں کی تھرتی فائیو پاؤں کے اس کے چہرے کی کھال میں
جذب ہو جانے کی وجہ سے وہ مستقل ہماری نظروں میں رہے،
اس کی حرکات کا مسلسل جائزہ لینا جاری ہے۔ وہ بالکل مشرقی عورت
بن چکا ہے اور؟ ہو مرنے جواب دیا۔

تہا رہی یہی بات کہ وہ مشرقی عورت بن چکا ہے،
بیڈ کو اڑھنے کو یقین ہو اسے کہ تہا رہی رپورٹ سو فیصد درست ہے
کیونکہ بیڈ کو اڑھنے کے ماہرین طویل عرصہ فکر کے بعد اس نتیجے پر
پہنچے تھے کہ عمران چونکہ ذہنی طور پر مشرقی آدمی ہے اس لئے
عورت بننے کے بعد وہ لازماً مشرقی طرز کی عورت بنی ہوئی ہے اور
مشرق عورت قطعاً فعال نہیں ہوتی اس لئے ایک لحاظ سے عمران
کو عملی طور پر بیکار کر دیا گیا ہے۔ یہ عمران وال کا نا تو بہر حال
ہیش کے لئے نکلی ہی گیا اور؟ بیڈ کو اڑھنے

”زیردالیس۔ ایس کی دہر سے اسی طرح بے ہزار اور حقیر کیچڑوں کی صورت میں مکر سے کے فرس پر رہ نکتے پھر رہے ہیں۔ والٹر نے بڑے شاعرانہ موڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ہجر اس کے اس فقرہ بازی پر سہلے اختیار ہنس پڑا۔

”والٹر میری ہیڈ کوارٹر سے بات ہو چکی ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے ان قیدیوں کی فوری موت کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ اس لئے تم ان سب کو گولیوں سے اڑا دو اور پھر ان کی لاشیں برقی بجلی میں ڈالی کر رکھ دو کیونکہ ہیڈ کوارٹر نے یہی احکامات دیئے ہیں۔“ ————— ہو مرنے کہا۔

”ایس باس۔ ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل ہوگی؟“
والٹر نے جواب دیا۔

”میں نے تو ہیڈ کوارٹر سے کہا تھا کہ ان سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات معلوم کی جائیں لیکن ہیڈ کوارٹر نے کہا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں کسی بھی شے سے خوشن بدلیں گئے ہیں اس لئے انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے۔“
ہو مرنے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ گو یہ لوگ اس قابل نہیں رہے کہ پوزیشن بدلیں تو ایک طرف اس بارے میں سوچ بھی سکیں، پھر بھی ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل من و عن کی جانی ضروری ہے اس لئے میں انہیں ابھی گولیوں سے اڑا دیتا ہوں؟“ —————
والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو زولو ان سسٹم ختم ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس نثرانی میک اپ میں کوئی ایسا میٹرپل موجود تھا جس نے زولو ان کو بڑا نمر دیا تھا لیکن اب اسے اس بات کی پرواہ نہ تھی کیونکہ بہر حال اب اس سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ ہیڈ کوارٹر عمران کے بارے میں مطمئن ہو چکا تھا۔ اب صرف مندرجہ ذیل سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش اور اس کی تباہی کا رہ گیا تھا اور اسے یقین تھا کہ والٹر جیسا باصلاحیت آدمی جلد ہی اسے بھی ٹریس کر لے گا اور اس کے بعد ظاہر ہے اسے بلیک ہتھنڈ کا سپر ایجنٹ بن جانے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ اس نے جلدی سے ٹیلی فون کا ریسپورڈ اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ایس ہتھنڈ ایجنٹ۔“ ————— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”ہو مکر کاٹنگ۔ والٹر کہاں ہے؟“ ————— ہو مرنے سخت بیٹھے میں کہا۔

”موجود ہے باس۔“ ————— دوسری طرف سے اس کی بار انتہائی مودبانہ بیٹھے میں کہا گیا۔

”بات کراؤ۔“ ————— ہو مرنے کہا۔
”ایس باس۔ والٹر بولی رہا ہوں؟“ ————— چند لمحوں بعد والٹر کی آواز سنائی دی۔

”قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے والٹر؟“ ————— ہو مرنے پوچھا۔

۱۰۔ اے، جب ان کی لاشیں راکھ میں تبدیل ہو جائیں تو مجھے فون کر کے رپورٹ دینا۔ بعد کا لاٹری عمل طے کریں گے۔
 جو مرنے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسپورڈر کہہ کر وہ اطمینان سے ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بگرس اطمینان کے تاثرات چھائے ہوئے تھے جیسے وہ اپنے مشن میں مکمل طور پر کامیاب ہو چکا ہو۔ جب کافی دیر تک والٹر کا فون نہ آیا تو اسے بے چینی سے محسوس ہوئی، اور اس نے خود ہی فون کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر ریسپورڈر اٹھا کر نمبر ڈالنے لگا۔
 "والٹر پیکیجنگ؟" دوسری طرف سے والٹر کی آواز سنائی دی۔
 "تم نے رپورٹ نہیں دی والٹر۔ میں نے سوچا کوئی گڑبڑ نہ ہوگئی ہو۔" جو مرنے تیز بے میں پوچھا۔
 "مگر بڑھکیسی باکس۔ سب کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے اور اب ان کی لاشیں برقی بجٹی میں ڈال کر راکھ کرنا ہے۔" والٹر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "دیرری گڈ نیوز۔ اب سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر باقی رہ گیا ہے۔ میرا خیال ہے اسے خیریت کرنے کے لئے ہیں مگر کوئی دیر نہ بنانا چاہیے۔ ارے ال والٹر تم نے کہا تھا کہ عمران نے جیسے ہی نسوانی ایک اپ کی زدلوں کے سامنے کام کرنا ختم کر دیا اس کا مطلب ہے کہ نسوانی ایک اپ میں کوئی ایسا میسٹریل ہوجا ہے جس نے عمران کے چہرے کی کھال میں جذب زدلوں کو
 بیکار کر دیا ہے۔ اگر زدلوں کو کام کرنا رہتا تو زیادہ بہتر تھا۔" جو مرنے کہا۔
 "کچھ ایسا ہی لگتا ہے باس۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمارے آدمی چیک کر رہے ہیں؟" والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "میرا اندازہ ہے کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بننے کے بعد اس کی وہ زبردست قوت، مہافت بھی ختم ہوگئی ہوگی اور چونکہ وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو مشرقی عورت سمجھ رہا ہے اور مشرقی لڑکیوں سے بھی بزدل ہوتی ہیں اس لئے اگر اب اس پر تشدد کیا جائے تو اس سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔" جو مرنے کہا۔
 "لیس باس۔ آپ کا خیال درست ہے۔ اب عمران کی لاش وہ پیسے والی پوزیشن نہیں رہی ہوگی۔" والٹر نے کہا۔
 "ٹھیک ہے تم ایسا کرو اپنے ڈسٹریکٹ کو لے جاؤ اور اس ڈسٹریکٹ سے عمران کو اٹھا کر کے محقر ڈیویژن میں لے آؤ اور پھر بے اصلاح کردہ اس خود دل، اگر اس سے فوجی کچھ کر لے گا۔" جو مرنے چند لمحوں سوچنے کے بعد کہا۔
 "یہ کام تو آسانی سے ہو جائے گا باکس۔ کیونکہ زبردست ایس ایئر ٹرانی کرنے والوں کے پاس موجود ہے۔ آپ آجائیں کیونکہ ہر کے پیچھے سے پہلے عمران یقیناً پیچھے چکا ہوگا۔"

دانش نے کہا۔

”اور کے ٹھیک ہے“ میں آ رہا ہوں!“ — ہوسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسپور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ والٹر واقعی یہ کام آسانی سے کرے گا۔ اس داننا ڈاؤس میں صرف دو جشی تھے اور وہ دو جشی تو کیا پوری فوج بھی جوڑ تب بھی زیر و ایس۔ ایس کی وجہ سے وہ بیکار ہو جاتی دنا پڑوہ کر سی سے اٹھا اور پھر بیرنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوانا نے ہسپتال کے نمبر ڈائل کئے تو چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ریسپور اٹھایا گیا۔

”ایس!“ — بولنے والے کا بھد سپاٹ تھا اور جوانا نے ریسپور ساتھ کھڑے جوزف کی طرف بڑھا دیا کیونکہ جوزف نے کہا تھا کہ سپیشل ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر صدیقی اسے ابھی طرح جانتا ہے اس لئے وہ خود بات کرے گا۔

”بیو۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کر آئیں“ میں جوزف بول رہا ہوں۔“ — جوزف نے ریسپور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں؟“ — اس بار دوسری طرف سے بولنے والے نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر صدیقی۔“ ہاس عمران کو کیا۔“ اسے مناسبہ وہ اپنے آپ کو عورت سمجھ رہے ہیں۔“ — جوزف نے جان بوجھ کر

چیتھنے نے کہا تھا کہ انہیں طویل نیند کا انجکشن لگا دے دیا جائے۔
ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

اور جوزف کی آنکھوں میں ہلکے بھرائی کیونکہ ڈاکٹر صدیقی
کی یہ بات اس کے حق میں جاتی تھی۔

لیکن جب انہیں طویل نیند کا انجکشن دے دیا گیا تھا تو پھر
وہ غائب کیسے ہو گئے؟ — جوزف نے منہ بنا سہے ہوئے
کہا۔

”عمران صاحب کا ذہن بے حد طاقتور ہے اس لئے ہوسکتا
ہے عارضی طور پر انہیں ہوش آگیا ہو لیکن انہیں طاقتور ڈونر دیا
گیا تھا اس لئے لازماً دوبارہ نیند ان پر قبضہ کرے گی اور اس
حالت میں تو ان پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ ڈاکٹر صدیقی
نے کہا۔

”ٹھیک ہے — شکریہ — جوزف نے کہا اور ریٹو
دکھ دیا۔

اب متین یقین آگیا جو ان کے پاس کے ذہن پر بار کی کا
قبضہ ہے۔ — جوزف نے بڑے فاحشہ انداز میں قریب
کھڑے جوان سے مخاطب ہو کر کہا جو ریسپورڈ کے ساتھ کان
لگائے ہوئے تھا۔

”نہیں — یہ کوئی ذہنی بیماری ہے، جس طرح انسان کا جسم
بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح ذہن بھی تو بیمار ہو سکتا ہے، ڈاکٹر
صدیقی درست کہہ رہے تھے۔ دیکھو ماسٹر دوبارہ نیند میں پلے

یہ فقرہ کہا تھا تا کہ ڈاکٹر کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ عمران ان تک پہنچ
گیا ہے۔

”اوہ — اوہ — کیا عمران صاحب تمہارے پاس پہنچ چکے ہیں؟
ڈاکٹر صدیقی نے بڑی طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

”ہمارے پاس نہیں تو — ہم نے تو بات سنی اور ان کی
بیماری پلے چھنے کے لئے فون کیا ہے۔“ جوزف صاف
نکھر گیا۔

”اوہ — وہ ہسپتال سے اچانک گم ہو گئے ہیں۔ وہ واقعی ذہنی
طور پر شدید بیمار ہیں چیف کے حکم پر انہیں طویل نیند کا انجکشن دے
دیا گیا تھا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ عمران صاحب کمرے
سے غائب ہو گئے ہیں، ہسپتال کا عقیقی بند دروازہ کھلا ہوا ملے۔
ہم نے ارد گرد کافی دور تک چیک کیا ہے لیکن عمران صاحب
کوئی پتہ نہیں ملا۔ اب ہم خوف زدہ ہیں کہ چیف کو کیا جواب دیں؟
ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی بدحواس سے بلبے میں کہا۔

”باس کو ہوا کیا ہے۔ کیا بیماری ہے انہیں۔ کیا وہ زخمی
ہیں؟ — جوزف نے جو نٹ بیٹھتے ہوئے پوچھا، کیونکہ
ڈاکٹر صدیقی کی بات اس کے نظریے کے خلاف جاری تھی۔

”جسمانی طور پر وہ اسی طرح صحت مند ہیں البتہ ذہنی طور پر
بیمار ہیں۔ ان کے ذہن کے مخصوص فعالیت کو ایسی عصب پیمانی ہے
کہ ان کا ذہن پلٹ گیا ہے اور اب وہ اپنے آپ کو مرد سمجھنے
کی بجائے ذہنی طور پر عورت سمجھ رہے ہیں، شاید اسی لئے

ملکس ہی نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ اس نے جوزف کو ہر ضرورت میں روکنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے پوری قوت سے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے زور لگانا شروع کر دیا۔ لیکن دوسرے شخصے محسوس کر کے اس کا ذہن زلزلے کی زد میں آ گیا کہ اس کا جسم سوائے معمولی سی حرکت کے ممکن طور پر حرکت میں ہی نہ آ رہا تھا۔ یقیناً جوزف نے اسے کسی قسم کا انجکشن بھی لگا دیا تھا کیونکہ جو ان کی بے پناہ طاقت سے وہ بھی اُگاہ تھا۔ جو ان کے جوڑے پہنچ گئے۔ اب وہ ممکن طور پر بے بس ہو چکا تھا۔ دیوار میں ٹکس ان لوہے کے کڑوں سے اپنے آپ کو آزاد کرنا اب ان کے بس میں ہی نہ رہا تھا۔ صوڑی ویر بعد ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس نے اپنی پشت پر عجیب سی گھاس کا ایک بڑا سا بورا اٹھایا ہوا تھا۔ گھاس سوکھی تھی۔ اس کے ساتھ جو اس کے دائیں اٹھتے میں ایک اور کپڑے کا تھیلہ تھا جو پانی سے بھیگا ہوا تھا۔ اس تھیلے کا منہ اوپر سے رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور تھیلے کے اندر شدید چمیل سی تھی جیسے اس کے اندر جاندار چھریں بند ہوں۔

جوزف احمق مت بڑا ماسٹر کا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانے لگا۔ جوزف کے اندر داخل ہوتے ہی جو ان نے چھینٹے ہوئے کہا۔

خاموش رہو جو ان۔ تم وہ راز نہیں جانتے جن سے افریقہ کا شہزادہ جوزف دی گریٹ واقف ہے اس لئے میں

نے تمہیں بے حس کرنے والی دوا کا انجکشن بھی لگا دیا ہے اور ساتھ ہی تمہیں باندھ بھی دیا ہے تاکہ میں اطمینان سے کپالہ قیصرے کے ذہیم و قح ڈاکٹر کے شخصے کے مطابق باس پر قبضہ کی ہوئی باریکی کی راج کو جھکا سکوں اور سنو اب اگر تم نے کوئی بات کی تو میں تمہارے منہ میں کپڑا ٹھونس دوں گا۔ جوزف نے ٹھاس کا بورا اور پانی سے بھیگا ہوا تھیلہ فرش پر رکھتے ہوئے سخت بیٹھے میں کہا۔

جوزف اطلو تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو پیشک کر لو۔ لیکن ایکسٹو سے اجازت تو لے لو۔ جو ان نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

مجھے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور میں اس عمل میں کسی کی مداخلت بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے میں نے شبلی فون کے ریسپورڈر اٹھا کر بیٹھے رکھ دیئے ہیں اور رانا دوس کا حفاظتی سسٹم بھی آن کر دیا ہے۔ اب جب تک میں نہ چاہوں گا کوئی مداخلت نہ کر سکے گا اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ خاموشی سے دیکھتے رہو ورنہ۔ جوزف نے ہر سے میں سے گھاس فرش پر ڈھیر کر دے ہوئے انتہائی سعنت بیٹھے میں کہا۔ تو جو ان جونٹ بیچ کر خاموش ہو گیا کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ جوزف پاگل پن کی انتہا پر پہنچ چکا ہے اور اب وہ کسی طرح بھی باز نہ آئے گا۔ اس کے دل میں عمران جیسے عظیم شخص کے اس طرح ایک پاگل کے انہوں ضائع ہو جانے پر شدید دکھ کی برسی

اعلیٰ اور بے اختیار اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ یہ اس کی عمران سے بے پناہ محبت کا شاعری ثبوت تھا۔ یہ وہی جوان تھا جو جیتے جاگتے انسانوں کی گردنیں توڑنے وقت انسانی سی مسرت محسوس کرتا تھا آج وہی جوان عمران کے انجام پر رورہا تھا لیکن جوزف دنیا و مافیہا سے غافل اپنے ہی کام میں مصروف تھا۔ اس نے یہ عجیب سی خشک گھاس کے ڈھیر کو عمران کے سر پرچر کے چاروں طرف پھیلا دیا۔ اس کے بعد اس نے سر پرچر ٹائید کے ساتھ فٹک چڑھے کی بلیٹس سے عمران کا پورا جسم سر پرچر کے ساتھ اس طرح گھس کر دبا کر عمران جوش میں آجانے کے باوجود حرکت نہ کر سکے۔ جوزف تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھا اور جب وہ الماری بند کر کے واپس پلٹا تو اس کے ہاتھ میں باریک مگر انتہائی تیز دھار خنجر تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ ہراس رایت چھائی ہوئی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جہانگاہ طرف دیکھا اور پھر وہ اس پتیلے کی طرف بڑھ گیا جس کا منہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے خنجر کی مدد سے اس پانی میں پھینک دیئے پتیلے کا منہ کھولا اور جہانگاہ دیکھ کر جہانگاہ نے گہرا جھڑپے پراسرار طریقے سے پتیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑی سی جوتھک کو باہر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے تیز دھار خنجر کی مدد سے جوتھک کی گردن کاٹ کر اس کا سر ایک طرف پھینکا اور اس کے تڑپتے ہوئے جسم کو اس نے پھرتی سے گھاس کے

ڈھیر پر بچھال دیا پھر تو اس کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے حرکت میں آگئے اور پتیلے میں موجود بڑی بڑی جوتھکوں کے سر کٹنے لگے۔ جب عقیدہ خالی ہوا تو فرش پر ایک طرف جوتھکوں کے سروں کا ڈھیر بڑا ہوا تھا جبکہ ان کے جسم عمران کے چاروں طرف گھاس کے ڈھیر میں موجود تھے۔

اب دیکھا جوانا باریک کس طرح بھاگتی ہے۔ جوزف نے انتہائی مسرت جھرے بیٹے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور عقیدہ تھا۔ اس نے اس پتیلے میں سے شراب کی چار بوتلیں نکالیں۔ گو جوزف شراب پینا چھوڑ چکا تھا اور عمران نے اسے شراب کی بجائے مخصوص نسخے سے بنا ہوا لولی پوپ چوسنے کی عادت ڈال دی تھی جس سے اس کا سرور پورا ہو جاتا تھا لیکن شاید شراب کی یہ بوتلیں الماری میں پڑی رہ گئی تھیں جو اب جوزف وہاں سے نکال لیا تھا۔ اس نے شراب عمران کے چاروں طرف موجود گھاس کے ڈھیر پر ڈالیں اور اس کے بعد اس نے جبب سے لائیٹر نکال کر گھاس کو آگ لگائی مشروب کر دی۔ لائیٹر کی مدد سے اس نے چاروں طرف موجود گھاس کو تیزی سے آگ لگائی اور پھر خود پیچھے ہٹ کر اس نے کمرے میں موجود بڑے بڑے دو ایگزاسٹ آن کر دیئے۔ گھاس چڑھڑاہٹ کی آواز سے احرار حڑ جلتے لگی اور اس میں سے گہرے دودھیا رنگ کا دھواں اس قدر کثرت سے نکلا کہ عمران کا جسم اس گہرے

لے عمران کے جسم میں زور دار حرکت ہوئی اور کمرہ زور دار چھینک سے گرج اٹھا پھر تو جیسے چھینکوں کا ایک طوفان سا اڑ گیا۔ ہر چھینک پر عمران کا جسم جھٹکے سے کھار ہا تھا لیکن اس کا جسم چونکہ سلیس سے بندھا ہوا تھا اس لئے وہ صرف جھٹکے کھار ہا تھا۔

”دیکھو جوان اب بارکی بھاگ رہی ہے۔“ — بار۔ بار۔ بارکی بھاگ رہی ہے۔ — دفعہ جو رہی ہے۔ — پاس اس کے قبضے سے اُڑا ہوا رہا ہے۔ — بار۔ بار۔ بارکی بھاگ رہی ہے۔ — بار۔ بار۔ — جوزف واقعی پاگلوں کے سے انداز میں قبضے مار رہا تھا۔ ادھر عمران مسلسل چھینکیں مارے جا رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی چھینکوں میں کمی آتی گئی۔ عمران کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں سے مسلسل پانی بہہ رہا تھا۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ جب کچھ دیر تک چھینک نہ آئی تو جوزف تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور خور سے اس کے منتوں کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے جلدی جلدی عمران کے جسم پر بندھی ہوئی بیٹس کھول کر مڑ مڑ کر دیں۔ عمران کی آنکھیں دوبارہ بند ہو گئی تھیں لیکن وہ مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

”میں نے دیکھ لیا ہے۔ بارکی فرار ہو گئی ہے۔ اس کے پروں کے نشانات پاس کے منتوں کے باہر موجود ہیں۔“ — جوزف نے بڑے صبر سے جبر سے کہنے میں کہا۔

جوان اُسی طرح ہونٹ جینچے خاموش کھڑا تھا۔ ظہر ہے وہ جوزف کو کیا کہتا کہ اب تک عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول

دھویں میں چھپ گیا۔ کمرے میں چونکوں کے جھمبے، مڑاب اور اس عجیب سی گھاس کے جھٹے سے انتہائی کمزور اور نامانوس سی فوج پھیل گئی۔ یہ بڑا کس قدر تیز رفتاری سے گرجا کر چلا گیا کہ اس کا ذہن لگا جیسے وہ دنیا کے متعین ترین مقام پر کھڑا ہو۔ اس کا ذہن بھی پکڑا نہ لگا۔ بڑے بڑے ایگزاسٹ جھٹے کی وجہ سے دھواں تیزی سے کمرے سے نکلنا جاری تھا۔ اگر یہ ایگزاسٹ نہ چلائے جاتے تو یقیناً جوان اس قدر غوغا نہ کھڑا ہو اور دھویں سے بیہوش ہو جاتا لیکن دھواں عمران کے جسم سے اور پر اٹھنے ہی تیزی سے بڑھ جاتا اور ایگزاسٹ کی وجہ سے کمرے سے باہر نکل جاتا۔

تقریباً پندرہ منٹ تک عمران کا جسم مکمل طور پر اس دھویں میں چھپا رہا۔ گھاس جل کر راکھ ہو گئی اور پھر دھواں آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا گیا۔ اب عمران کا جسم نظر آنے لگا گیا تھا لیکن وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ جوزف کھلے دروازے کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ جب سارا دھواں کمرے سے غائب ہو گیا تو اس نے ایگزاسٹ بند کئے اور پھر عمران کے قریب آکر وہ جھکا۔ اس نے فرش پر پڑی ہوئی راکھ کی ایک بڑی چٹکی بھری اور عمران کی ناک کے دونوں منتوں میں ڈال کر وہ عمران کے چہرے پر جھکا اور اس نے زور سے عمران کے دونوں منتوں میں چھوٹکیں ماریں اور پیچھے ہٹ گیا۔ جوان نے بے اختیار ہونٹ جینچے لئے کیونکہ اب اسے ممکن لگتا تھا کہ عمران کے دماغ میں اس راکھ کے جانے کے بعد عمران کا ذہن لازماً ماؤف ہو جائے گا لیکن دوسرے

اس قدر ناقابل یقین اور حیرت انگیز واقعہ تھا کہ اگر سب کچھ اس کی آنکھوں کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو وہ سر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا جبکہ دوسری طرف جوزف کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے اس نے پوری دنیا کو شمع کر لیا ہو۔

• سواری جوانا نہیں تکلیف ہوئی۔ لیکن یہ ضروری تھا، ورنہ اس نے مداخلت کرنی تھی اور بارک کے قبضے سے باس کو چھڑانا ممکن ہوتا۔ جوزف نے جوانا کو آزاد کرتے ہوئے عزت بھرے انداز میں کہا،

• اگر باس ٹھیک نہ ہو جاتا تو میں تمہیں کبھی صاف نہ کرتا جوزف، لیکن اب تو میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں بھی جنگل میں جا کر رہنا شروع کروں۔ جنگل کے لوگ شہر دل میں رہنے والوں سے زیادہ عقلمند بہت ہو رہے ہیں۔ جوانا نے چپکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا،

• ارے ارے شہر کے لوگوں نے کیا قصور کیا ہے تمہارا لڑکھائیاں بے وقوف سمجھ رہے ہو۔ اچانک عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ مراد باس پہننے کمرے میں داخل ہو رہا تھا، باس جو کام جدید ترین میڈیکل سائنس نہ کر سکے اور جنگلی لڑکھائیاں کو کڑا لے تو پھر ایسی جدید ترین میڈیکل سائنس کا کیا اندازہ؟۔ جوانا نے جوزف کے ہمارے سے آہستہ آہستہ ہائی کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا،

• اب بتاؤ ہوا کیا تھا، مجھے تو شاید بے کراہتال میں

دیں اور جیسے ہی اس کا چہرہ دیوار کے ساتھ بندھے ہوئے تھا اس کی طرف ہوا اور بڑی طرح اچھل کر فرش پر گھڑا ہو گیا۔

• مبارک ہو باس۔ بارک کی فراد ہو گئی ہے۔ جوزف نے اس کے بڑھ کر عمران کے سامنے رکوت کے بل بٹھکتے ہوئے کہا،

• ارے یہ تمہیں کیا ہوا۔ اور یہ جوانا کیوں بندھا ہوا ہے۔ اور پھر میرے جسم پر زنا نہ لیا کس؟۔ عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی،

• جوانا کہہ رہا تھا کہ میں جاہل ہوں اس لئے میں نے جوانا کو باندھ دیا اور باس میں نے کمپلا قبضے کے عظیم قوت و اثر کے لئے کی مدد سے بارک کو بھگا دیا۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا،

• بارک کو بھگا دیا۔ کیا مطلب، ارے شب تار کے بچے جوانا کو کیوں باندھ دیا ہے، جلد ہی گرد اسے کھول دے گی اتنی دیر میں یہ لباس بدل لوں، لباس بتا رہا ہے کہ پھر مجھ پر عورت ہونے کا دورہ پڑ چکا ہے۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا، جوانا نے دیکھا کہ عمران کے جسم میں وہی پہلے جیسی چھرتی تھی حالانکہ اس سے پہلے وہ عورتوں کے سے انداز میں چل رہا تھا، عمران کی پوزیشن دیکھ کر جوانا کی آنکھیں حیرت سے چلی گئیں، اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ واقعی احمق ہو، اس کے سامنے جو کچھ ہوا تھا

کی غذا سوتا کھا گھاس ہوتی ہے چنانچہ میں وہاں جا کر گھاس لے آیا ۔
 خدق سے وہاں سے گھاس دو تین روز پہلے اکھڑ کر ایک طرف ڈھیر
 لائی تھی۔ اس طرح سوکھی ہوئی گھاس مل گئی اور اس کے ساتھ ہی
 انگوٹوں سے عقیلا بھی بھر لایا۔ باقی ذراچ ڈاکٹر نے جس طرح شراب
 گھاس پر ڈالی کر جلدائی تھی اسی طرح میں نے کیا اور بارگاہ اپنے
 ذہول کے نشانات چھوڑ کر فرار ہو گئی۔ — جوزف نے چپکتے
 ہوئے کہا۔

بہت خوب۔ — واقعی قدرت کے اسرار انتہائی حیرت انگیز
 ہوتے ہیں۔ کچھ جی معلوم نہ ہونے کے باوجود جینٹلک انٹی باڈیز کا
 جہانی پیچیدہ و مٹا سرفراہیتہ اس قدر کہ یہاں سے مکمل دوجا آتے۔
 جہان حیرت انگیز: — عمران نے ایک غویل سانس لینے
 اسے کہا۔

باس کی کوئی جدید زمانے کا آدمی سوچ بھی سکتا ہے کہ ایسا
 ہی ہو سکتا ہے لیکن آج میری آنکھوں نے خود یہ تاثر دیکھا ہے
 کہ آپ کی طرف سے قطع مایوس ہو گیا تھا۔ — جہان نے
 لڑھکتے ہوئے کہا۔

جدید زمانے کا آدمی جدید انداز میں سوچتا ہے جبکہ قدیم
 زمانے کے افراد قدیم انداز میں سوچتے تھے۔ بس فرق اتنا ہے عقل
 کی عینا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت اسے جاوہر یا اسرار کہا جاتا تھا۔
 فلحال اسے طب یا سائنس کہا جاتا ہے لیکن موجودہ دور کی خوش آمد
 یہ ہے کہ آج کل کا انسان ان اسرار کا سائنسی تجربہ کر کے ان

مجھے جو کس آگیا تھا اور مجھے ہلکا تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے
 مردانہ جسم دے کر مجھ پر ظلم کیا جو اس کے بعد پھر مجھے ہوش آوار
 میں ہسپتال کے عیبتی حصے سے نکلی کر ٹیکسی میں بیٹھ کر یہاں آیا تھا
 میرے ذہن میں اس وقت ایک ہی خواہش تھی کہ چلو جسم مراد
 سہی لیکن لباس تو زنا نہ پہنتا ہوں۔ پھر مجھے ہلکا ہلکا یاد ہے کہ
 میں نے بھاری زنا نہ لباس پہنا 'میک اپ کیا' جو لڑکی پہنی اس
 سے جیسے مجھے بڑی انگوٹھی سی مسرت محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر
 سارے نقوش و حوصلے پر نہ گئے 'تم دو دن کچھ باتیں کر رہے
 تھے۔ اس وقت تو مجھے ان باتوں کا ادراک ہو رہا تھا لیکن اب کچھ
 یاد نہیں کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے۔ اس کے بعد اب جو کس آیا
 ہے۔ — عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جب
 جواب میں جہان نے عمران کی آمد سے مل کر اب تک کے قس
 حالات اسے تفصیل سے بتائے تو عمران بے اختیار چونک پڑا
 "اوہ جوزف تم نے جیہاڑی گھاس جلدائی تھی۔ بورے کے
 کنارے پر تو وہی نظر آرہی ہے۔ — عمران نے ایک طرف
 پڑے ہوئے گھاس کے بورے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جیہاڑی تو میں نہیں جانتا باس۔ کہا لالہ قصبے کے قریب
 ڈاکٹر نے بارگاہ کو جھگانے کے لئے سوتا کھا گھاس اکٹھی کی تھی۔
 میں نے شمالی پارک کے ایک حصے میں اس گھاس کو اکٹھا
 پانی کے بوتل کے اُس پاس" اور مجھے معلوم ہے کہ جہاں سوتا
 گھاس ہو وہاں قریب پانی میں جو تکس ہیں ہوتی ہیں کیونکہ چنگ

کی اصل اہیت کو سمجھ لیتا ہے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جدید انداز میں کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ گناہ میں قدرتی طور پر جینک انٹی باؤنڈری کے مدد کثرت پائی جاتی ہے جو انسانی ذہن کے خلیات کو اور کئی ملک میں ایڈجسٹ کرنے میں بے حد معاون ہوتی ہیں۔ انسانی ذہن کے اور کئی خلیات، کوشش و سرکشت سے بچانے کے لئے اس گناہ سے جینک انٹی باؤنڈری کو دوبارہ تیار کی جاتی ہے جو پوری دنیا کے ذہنی ہیئتوں میں عام استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ کی خرابی کا بھی یہی گناہ ہے۔ اس طرح جو گناہ کے جسم میں جینک انٹی باؤنڈری کا حیوانی استعمال کثرت سے ہو جاتا ہے اس طرح فوراً اس بنیاتی حیوانی جینک انٹی باؤنڈری کا جوہر بن گیا جس نے میرے ذہن میں موجود تبدیل شدہ خلیات پر اثر ڈالا اور انہیں اور کئی حالت میں ایڈجسٹ کر دیا۔ لیکن جینک انٹی باؤنڈری کے جوہر سے پُر دھریں نے لازماً ذہن پر اپنا ایک غلاف قائم کر دیا ہو گا جسے اگر نہ توڑا جائے تو نتیجہ ہمیشہ کی رہنمائی کی صورت میں بھی نکل سکتا تھا اس لئے ناک میں چڑھائی گئی راہ جب اور پہنچی تو اس نے دماغ میں شدید اختلال پیدا کیا۔ اس اختلال کے تدریجی نتیجے کے طور پر مسلسل جینیکس آئیں اور اس طرح یہ غلاف ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ذہنی خلیات کی ری ایڈجسٹ کا یہ پیچیدہ عمل پُر اسرار طور پر مکمل ہو گیا۔ ایسا عمل جسے طبی طور پر مکمل کرنے کا مرحلہ بڑے سے بڑا ڈاکٹر بھی نہ کر پاتا ہے۔

عمران نے جوزف کے اس عمل کو بھرپور سائنسی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

• پاس آپ یہ باتیں کر کے کپالاکا کے عظیم دج ڈاکٹر کی شان میں گت خمی کر رہے ہیں، عظیم دج ڈاکٹر کو معلوم ہے کہ بارکی کو کس طرح بھگا یا جاتا ہے اور آپ نے دیکھا کہ بہر حال بارکی بھاگ گئی۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید عمران کے اس سائنسی تجزیے سے شدید ذہنی کوفت پہنچی تھی۔

• ارے کپالاکا کا دج ڈاکٹر واقعی عظیم ہے، سچا ہے۔ عمران نے اٹھ کر جوزف کے کاندھے پر ہتھکی دیتے ہوئے کہا اور جوزف کا پھولا ہوا سینہ اور زیادہ پھول گیا اور چہرے پر انگلیانی سی چمک ابھرا۔

• واقعی دج ڈاکٹر سچا ہے ماسٹر، آج سے میں بھی دج ڈاکٹر کا قائل ہو گیا ہوں، میرا تو دل چاہتا ہے اس دج ڈاکٹر کے بارے میں چھو لوں، لیکن وہ تو شاید اب زندہ نہ ہو۔ جو انہیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• کوئی بات نہیں، دادا! استاد کے پیر چھو لو، وہ تو زندہ ہے، عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• دادا! استاد۔ وہ کون؟ جو انہیں نے حیران ہو کر پوچھا اور جوزف بھی چومک کر عمران کو دیکھنے لگا۔

• دج ڈاکٹر کا استاد دج وہ خود تھا، ڈاکٹر می اسے میں نے سکھا دی، بس وہ دج ڈاکٹر بن گیا۔ عمران نے کہا اور جو انہیں اختیار نہیں پڑا جبکہ جوزف کے ہونٹ چمچ

گئے۔ اس کا اندازہ بتا رہا تھا کہ اگر عمران کی بیمانے کسی اور نے یہ الفاظ کہے ہوتے تو جو حرف مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا لیکن نظا ہر سہے عمران کو وہ کیا کہتا، اس لئے خون کے گھونٹ لپی کر رہ گیا۔

• ذرا فون تو لے آؤ۔ میں معلوم تو کر لوں کہ میرے ذہنی طور پر عورت بن جانے سے زمانے میں کیا کیا انقلابات آئے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جو حرف سنے کہا۔

• بیس پاس۔۔۔۔۔ جو حرف سنے مر رہا تے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

• اب صبح لطف آئے گا، سارے ہی سمجھے بیٹھے ہوں گے کہ میں ذہنی طور پر عورت بن چکا ہوں، اب انہیں کیا معلوم کہ کپڑا کے وح ڈاکٹر کی روح جو حرف میں حلوں کر گئی اور عمران دوبارہ مرد بن چکا ہے؟۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا، اس کی آنکھوں میں شزارت بھری چمک موجود تھی اور جوانانہ امتیاز مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب عمران سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کو اس غلط فہمی کی وجہ سے گھنی کاناج سچا کر رکھ دے گا۔

ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر سیکرٹ سروس کے تقریباً دوکان میں تیرے میٹر سے انداز میں پرٹے ہوئے تھے، ان کی آنکھیں بھونکی تھیں، ذہن کام کر رہے تھے لیکن انہیں یوں محسوس اتھا جیسے ان کے جسموں کو کسی غیر مرئی قوت نے جکڑ دیا ہو، تنویر اور اس کے ساتھی ایک جگہ اکٹھے پرٹے ہوئے ایک ان سے ذرا ہٹ کر ٹانیاں نیچر اور ان سے ایک طرف جویا اور در کھینچن ٹیکسٹل موجود تھے، گو سولے جویا کے باقی سب اب میں تھے لیکن یہ میک اپ ایسے تھے جنہیں وہ سب نے تھے جبکہ ٹانیاں نیچر نے اپنا تعارف اسی وقت کرایا تھا جب بڑا، صفدر اور کھینچن ٹیکسٹل کو اندر لکر چھینکا گیا تھا، ورنہ بالی آمد سے قبل وہ خاموشی سے بڑا رہا تھا، تنویر نے جویا ساری سورت، حال تا وہی تھی کہ کس طرح انہوں نے مارن

کو بلایا اور پھر مارٹن سے پوچھ گچھ کے نتیجے میں والٹر کا نام سامنے لپکار محسوس کر رہے تھے۔
 کیا اور والٹر کو چوہان نے مارٹن کے بچے میں خون کیا میٹن کا پی۔ اگر عمران اس حالت میں جوتا تو کیا کرتا؟ — اچانک
 انتظار کے باوجود والٹر نہ ٹوٹا اور اچھی وہ لوگ اس بارے میں دیکھنے لگے۔
 بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک غلیٹ کے آخری کمرے ہمارے طرح بے بس پڑا ہوتا اور کیا کرتا؟ — تنویر

کے عقبی روشندان سے نیلے رنگ کی روشنی چمکی اور دوسرے نے منہ نہاتے ہوئے جواب دیا۔
 لمحے پرے غلیٹ میں موجود سب افراد جسمانی طور پر معذور تھے۔ — عمران معذور اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالتا۔ وہ
 اس کے بلند عقبی کھڑکی سے غیر ملکی اندر داخل ہوئے اور اپنے انفرمی لمحے تک جدوجہد کرنے کا قائل ہے۔ — معذور
 وہاں سے اٹھا کر اسی کھڑکی کی مدد سے دوسری عمارت کے کچھنے جواب دیتے ہوئے نکلا۔

خالی غلیٹ میں لے جایا گیا اور وہاں سے ایک بند باڈی کی گاڑی۔ اسے سورت بنا دیا گیا ہے تو اس نے کیا کر لیا ہے۔ اب
 میں ڈال کر یہاں لایا گیا۔ ٹائیگر نے انہیں اپنے متعلق ساری باتیں کر دیکھے تو سرد — ہونہر بڑا سرد بنا پھرتا تھا؟ —
 دی اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ وہ عقبی گلی میں کھڑا تھا کہ اچانک تنویر نے ایسے بچے میں کہا کہ جویلا کے علاوہ سارے ساتھیوں کے
 اس کا جسم نیلے رنگ کی روشنی میں ہنا سا گیا اور اس کے ساتھ ہی چہرہ پر مسکراہٹ دوڑ گئی جبکہ جویلانے اس طرح جونٹ
 جیسے اس کے جسم سے کسی نے ساری طاقت سلب کر لی ہو۔
 دھبہ لگی میں ہی؟ حیر ہو گیا اور دو حیر کیوں نے اسے اٹھایا؟
 یہاں لاکر ڈال دیا۔ جویلا، معذور اور کیپٹن شکیل کی کہانی بھی کہ

اسی طرح کی تھی۔
 نکال لیں؟ — ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ بچے میں کہا۔
 پتہ بھی لگ جائے تب بھی ہم یہاں پر پڑے کیسے
 اس کا توڑ کر سکتے ہیں۔ بہر حال یہ کوئی بے حس کر دینے والی شے
 ہی میں؟ — چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس
 کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔

ان سب نے اٹھنے حرکت کرنے اور کھڑے ہونے کا
 بے پناہ کوششیں کی تھیں لیکن پوری قوت استعمال کرنے کے
 باوجود بس اتنا ان سے ہوا تھا کہ وہ فرش پر رہنے کے سے
 انداز میں حرکت کر لیتے۔ اس سے زیادہ ان کی کوششیں کا سب
 نہ ہو سکی تھیں اور وہ واقعی اس وقت اپنے آپ کو انتہائی بے بس

ایک خیال آرہا ہے۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ عمران نے ایک بار ایک بحث کے دوران بتایا تھا کہ بے حس کر دینے والی تمام شہابیہ اعصاب پر اثر کرتی ہیں اور اعصاب کو کنٹرول کرنے والے حرام مغز پر ہی ان کا اثر ہوتا ہے۔ چوہان نے پوچھا: ہونے بیچے میں کہنا مشاعر کیا۔

” تو پھر کیا ہوا۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ہماری رفلکس اعصاب کے حسست ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ شہابیہ ذہن پر اثر ڈالیں تو یقیناً ہم ہوش میں نہ ہوتے۔“

” تنویر تم خاموش رہو، اگر عمران نے یہ بات سنائی ہوگی تو لازماً اس نے اس کا کوئی ٹوڑ بھی بتایا ہوگا۔“ صفدر نے تیز جیسے میں کہا۔

” ہاں بتایا تھا۔ وہی تو مجھے یاد نہیں آرہا۔ بڑا آسان سا ٹوڑ تھا۔ ایسا کہ میں بے اختیار ہنس پڑا تھا۔ لیکن اب میرے ذہن سے وہ محو ہو چکا ہے۔“ چوہان نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

” ذہن پر نذر دو چوہان، درزیہ لوگ ہمیں اس حالت میں گولیوں سے اڑا دیں گے اور آج بے بسی کی موت مار سے جائیں گے۔“ صفدر نے کہا اور چوہان نے اٹکھیں بند کر لیں۔

” سو ری صفدر — مجھے کچھ یاد نہیں آرہا بس اتنا یاد

آ رہا ہے کہ جو علاج اس نے بتایا تھا وہ بظاہر انسانی آسان بحث کے دوران بتایا تھا۔ اس قدر آسان کہ میں بے اختیار ہنس پڑا لیکن علاج اعصاب پر اثر کرتی ہیں اور اعصاب کو کنٹرول کرنے والے حرام مغز پر ہی ان کا اثر ہوتا ہے۔ چوہان نے چند لمحے آنکھیں بند رکھنے کے بعد کھولتے ہوئے مارے سانسے میں کہا۔

” اس نے کہا جو گا کہ حرام مغز کو گردن کے عقب سے نکال کر ٹھیک کر دیا جائے۔“ تنویر نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

” اورو۔ اورو مجھے یاد آگئی۔ بالکل یاد آگئی۔ اس نے کہا تھا کہ بے حس کر دینے والی تمام شہابیہ حرام مغز کے اندر خون کی باریک رنگوں میں اپنا ایک مرکز بنا کر خون کی رفتار کو حسست کر رہی ہیں۔ اسی وجہ سے انسانی جسم میں موجود اعصاب تک حرام مغز سے پہنچنے والی تحریک انسانی حسست ہو جاتی ہے۔ اور آدمی کا جسم بے حس سا ہو جاتا ہے اس لئے اگر حرام مغز کی مین رگ میں سے ذرا سا خون نکال دیا جائے تو ان شہابوں کی مرکزیت ختم ہو جاتی ہے اور اس طرح ان کا اثر خون کے دوران پر ختم ہو جاتا ہے اور انسان ٹھیک ہو جاتا ہے۔“

چوہان نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔

” اورو پھر تو واقعی یہ آسان ترین نسخہ ہے۔ پھر وہیں پہلے اپنے آپ پر کوشش کرتا ہوں۔“ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے آہستہ سے اپنے کونٹ کے اندر کی طرف ہاتھ پنہمایا اور پھر کچھ دیر بعد جب اس کا ہاتھ جیونٹی

کی سی رفتار سے کوٹ کی اندرونی طرف سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک باریک نوک والی تیز دھار خنجر تھا۔ خیال رکھنا صفدر کہیں یمن رگ ہی نہ کاٹ ڈالے۔ کیپٹن شکیل نے تشویش بھرے بچھے میں کہا۔

”نکد نہ کرو۔“ — صفدر نے اہستہ سے کہا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی گردن کے عقب میں لے جانے کی کوٹش شروع کر دی چونکہ جسم میں حرکت انتہائی سست تھی اس لئے کافی دیر اور کوٹش کے بعد اس کے دونوں ہاتھ گردن کے عقب میں سینچے۔ صفدر نے خالی ہاتھ کی دو انگلیوں کی مدد سے حرام مغز کی مین رگ ٹوٹن شروع کر دی — اور پھر اس کی دونوں انگلیاں ایک جگہ جم گئیں پھر اس نے خنجر کی نوک دونوں انگلیوں کے درمیان ممبری سے خلا کے اندر رکھنے کی کوٹش کی۔ خنجر کی تیز دھار کی رگ سے اس کی ایک انگلی پرکٹ بھی لگ گیا لیکن اس نے پرواہ نہ کی اور پھر غصہ سے جگہ پر خنجر کی نوک رکھ کر اس نے خنجر کو اہستہ سے جھٹکا دیا تو بے اختیار اس کے منہ سے سسکار کی سی نکل گئی۔ یہی کئی انگلیوں کے درمیان سے خون کی ہلکی سی دھار باہر کو نکلی اور اس کے ساتھ ہی صفدر کے جسم کو اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا لیکن خنجر والی ہاتھ وہ پہلے ہی گردن سے دور کر چکا تھا۔ درنہ اس قدر زوردار جھٹکے سے اسے شدید نقصان بھی پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اس جھٹکے کا مابعد اثر انتہائی مثبت انداز میں ہوا کہ صفدر کا جسم یکلاخت تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ

یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کا جسم کبھی بے حس ہوا ہی نہ ہو۔ اس کے اس طرح اچھل کر کھڑے ہونے سے کمرے کے فرش پر پڑے جوئے سارے نمبران کے چہرے اسی حالت میں بھی سرت سے کھڑا ہو گئے۔ ظاہر ہے عمران کا بتایا ہوا یہ نسخہ سونفیدہ درست ثابت ہوا تھا۔

”دیکھا۔ دیکھا تصویر، اب بتاؤ تم تو کہہ رہے تھے کہ عمران صرف مذاق کرنا ہی مانتا ہے؟“ — جولیانے ایسے ہیچے می کہا جیسے یہ نسخہ عمران کی بجائے اس کا ہی ایجاد کردہ ہو۔ ”نکمال ہے۔“ — عمران کو تو سیاسی بن جانا چاہیے، وہ بالکل نونے ٹوٹنے کے استعمال کرتے ہیں؟“ — تصویر نے منہ بٹاتے ہوئے کہا۔ اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اس دوران صفدر نے کیپٹن شکیل کا بھی فنی آپریشن کر ڈالا اور کیپٹن شکیل بھی ٹھیک ہو گیا۔ پھر تو صفدر کے ہاتھ واقعی انتہائی مہارت اور تیزی سے حرکت میں آ گئے اور عقڑی دیر بعد ہی ٹائیگر سمیت سب لوگ بالکل ٹھیک ہو گئے۔ گردن کے عقبی حصے میں سے نکلنے والے خون کو گردن پر رومالی باندھ کر رک دیا گیا تھا۔ ویسے بھی صفدر نے اس قدر ہلکا کٹ لگایا تھا کہ معمولی سا خون رسنے کے بعد خود بخود بند ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود رومالی باندھ دیئے گئے تھے تاکہ حرکت کرنے سے پھر نہ خون بہنا شروع ہو جائے۔ ابھی وہ لوگ رومالی باندھ کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ انہیں بند دروازے کی دوسری طرف سے دو آدمیوں کے قدموں

کی تیز تر آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر تیزی سے کھلے
 ہوئے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر ہو گئے۔ قدموں کی آواز کی
 تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بعد دھماکے سے
 دروازہ کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو افراد اچھل کر اندر داخل ہوئے
 لیکن دوسرے لمحے جیسے بھوکے عقاب پر نہ دی پر چھپتے ہیں اسی
 طرح تنویر اور ٹائیگر ان دونوں پر جھپٹ پڑے جبکہ صفدر نے
 پہلی کی سی تیزی سے دروازے کے پٹ بند کر دیئے۔ وہ دونوں
 چھینے ہوئے آلت کر منہ کے بل فرش پر جا گرے جبکہ تنویر اور
 ٹائیگر نے ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں چھین لی تھیں۔ دوسرے
 لمحے پٹاش کی آواز کے ساتھ ہی تنویر نے مشین گن کا دستہ ایک
 اٹھتے ہوئے آدمی کی گھوڑی پر جھانپا دیا اور ضرب اس قدر پر قوت
 ملی کہ اس آدمی کی گھوڑی کی جاکھوں سے پٹاش گئی اور اس کا جسم
 ایک لمحے کے لئے ترنپا اور پھر ساکت ہو گیا جبکہ ٹائیگر نے مشین
 گن کی نالی دوسرے آدمی کی کپٹھی پر رکھ دی تھی اور اس آدمی کا
 چہرہ خوف اور حیرت سے مسخ ہو گیا تھا۔

”خبردار۔ اگر آواز نکالی تو۔۔۔ ٹائیگر نے بھڑپنے
 کی طرح عزائمے ہوئے کہا۔

”تت۔ تت۔ تم تو۔۔۔ اس آدمی نے بُری طرح
 ہلکا سے جوئے کچھ کھنا چاہا لیکن ٹائیگر نے مشین گن کی نالی کو
 اس کی کپٹھی پر اور دبا دیا تو اس کا فقرہ ادھورہ ہی رہ گیا۔
 ”اسے کھرا کرو۔۔۔ صفدر نے ٹائیگر سے کہا۔

”کھر جے ہو جاؤ۔۔۔ ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔
 اور وہ آدمی جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا صفدر کا بازو گھوما اور وہ آدمی
 ایک بار پھر چیخا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ صفدر نے انگلی کا
 بک پروری قوت سے اس کی کپٹھی پر جھانپا تھا۔ بیچے گرتے ہی اس
 کے جسم نے دو تین جھٹکے کھائے اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔
 ”اس کا خیال رکھنا۔ میں باہر کی پوچھشیں چیک کر لوں۔۔۔
 صفدر نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن لیتے ہوئے کہا۔
 ”اکیلے مت جاؤ صفدر ہم سب کو اکٹھا جانا چاہیے۔۔۔
 جو لیانے کہا۔

”نہیں مس جو لیانے۔ بھانے یہاں ان لوگوں کی کتنی تعداد ہو
 سب اٹھتے گئے تو چیک ہو جائیں گے۔ میں پہلے صورت حال دیکھ
 لوں۔ اس کے بعد باقاعدہ پروگرام بنا کر جانیں گے۔ صفدر نے
 جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جو لیانے کوئی اعتراض نہ کیا تو
 صفدر مشین گن لئے آہستہ سے دروازہ کھولی کہ باہر راہداری میں
 آگیا۔ راہداری کا اختتام سیرجیوں پر ہو رہا تھا جس کے آخر میں ایک
 اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ صفدر دبے پاؤں سیرجیاں چڑھتا
 ہوا اوپر دروازے میں پہنچ کر دک گیا۔ دروازے کی دوسری طرف
 ایک اور راہداری تھی جس میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہ تھا۔
 صفدر دروازے سے نکل کر اس راہداری میں آگیا۔ راہداری ایک
 طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے مڑ کر اس کی نظروں
 سے غائب ہو رہی تھی۔ پوری راہداری میں سوائے اس دروازے

ایک اور آدمی نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہو تو میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ان میں سے ایک نے ریسپور اٹھا لیا۔

”میس باس۔“ یا میر بولی رہا ہوں۔“ جس آدمی نے ریسپور اٹھا لیا تھا اس کی آواز سنائی دی۔

”میس باس۔“ مارٹن اور الفرڈ انہیں گولیاں مار کر اب برقی بجٹی میں ڈال رہے ہیں۔“ چند لمحوں تک دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اسی آدمی نے کہا اور پھر اسی نے ریسپور رکھ دیا۔

”باس کہہ رہا ہے جب وہ دونوں واپس آئیں تو اسے تفصیلی رپورٹ دی جائے۔“ یا میر نے ریسپور رکھ کر کہا۔

”ہاں، الفرڈ کو اگر اس قدر جلدی تھی تو ان دونوں کے ساتھ چلا جاتا۔“ ایک اور آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر نے ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے مشین گن کی نالی موڑ کر آگے بڑھائی اور اس کا رخ اس ڈال کر کے کی طرف کر کے وہ ایک جھٹکے سے سامنے آیا پھر پک جھپکنے میں اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ ساتوں کے ساتوں وہیں کرسیوں سمیت اچھل کر فرار ہو کر گئے اور کچھ دیر تک بڑی طرح ہاتھ پیر مارنے کے بعد ساکت

کے اور کوئی دروازہ نہ تھا۔ صفدر دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا موڑ کی طرف بڑھ گیا۔ موڑ کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا اور اس سے سرانگے نکال کر دیکھا تو رہا داری کے موڑ پر ایک برشے مکڑے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اس مکڑے میں سات افراد کوسوں پر بیٹھے مشاب نوشی میں مصروف تھے۔ وہ سب ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے تین افراد کی تو دروازے کی طرف پشت تھی جبکہ دو کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا اور دو سائیڈوں میں تھے۔ میز پر مشاب کی بوتلیں موجود تھیں اور وہ سب مشاب نوشی میں مصروف تھے۔ یہ ساتوں کے ساتوں غیر ملکی تھے۔

”ابھی تک مارٹن اور الفرڈ واپس نہیں آئے۔“ ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔

”سات آٹھ افراد کو گولیوں سے چھلنی کرنا اور پھر انہیں برقی بجٹی میں ڈالنے میں دقت تو بہر حال لگے گا۔“ ایک اور آدمی بولا۔

”لیکن فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی نہیں دیں۔ میرا خیال ہے ہمیں خود ہمارے معلوم کرنا چاہیے۔ وہ لوگ سیکرٹ سرورس کے دکن ہیں۔ عام سے لوگ نہیں ہیں۔“ پہلے آدمی نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”اے ڈوشن! تم خواہ مخواہ گجرا رہے ہو۔ وہ کیچوڑی سے ہیں بدتر لوزیشن میں ہیں۔ ان ہجراؤں نے کیا کرنا ہے۔ دونوں دروازے بند کر دینے چاہئیں تو آوازیں کہاں آسکتی ہیں۔“

متوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

باہر ایک آدمی گیٹ کے پاس موجود تھا۔ میں نے اسے مار گرایا ہے۔ اس کا پاس پیسنے والا ہوگا۔ تم سائے ساتھیوں کو یہاں بلاؤ۔ میں وہاں گیٹ کے پاس جا کر رہتا ہوں۔ صفدر نے تیز تیز بے میں کہا اور پھر واپس مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

یہ کمرہ برآمدے میں کھلتا تھا اور اس کے آگے ایک بڑا لان اور پھر چار دیواری اور پھر ایک تھا۔ چھانک کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں وہ آدمی پڑا ہوا تھا جسے اچانک صفدر نے جا کر خڑایا تھا۔ صفدر جب واپس اس کمرے میں پہنچا تو وہ آدمی ابھی تک فرش پر جھوٹے پڑا تھا۔ صفدر نے اپنا بیٹھ کھڑی کر اس کے ماتھے عقب پر ہاتھ سے اور پھر اس کی جیب سے رو مال پکڑ کر اس نے رو مال اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ اب وہ فوراً حرکت کر سکتا تھا اور نہ چرچ سکتا تھا۔ ابھی صفدر اس کی طرف سے غارت ہو رہی تھا کہ گیٹ کے باہر کار کی بریکیں گھنے کی آواز سنائی دی اور صفدر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے دروازے میں سنگے ہونے بڑھنے کی آواز سنائی دی۔ گوجھاگ میں چھوٹی کھڑکی موجود تھی لیکن صفدر جانتا تھا کہ آٹے والا کوئی پاس ہے۔ اس لمحے چھوٹی کھڑکی سے باہر جانے کا مطلب اسے جو شیار کرنا تھا اس لمحے صفدر نے

تنت - تنت تم اور یہاں : — والٹر کا منہ حیرت کی شدت سے پورا کھل گیا تھا اور چہرہ مسخ سا ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں اور اتنی دیر میں صفدر اور اس کے پیچھے داخل ہونے والا تنویر مشین گئیں اس کے سر پر پہنچ گئے۔

تنت - تنت - ہر دو میں جو۔ تم تو والٹر کی حالت واقعی غراب ہو رہی تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جیسے آنکھیں ملنے کے باوجود اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

تنویر نے یکایک اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف ایک زوردار جھٹکے سے کھینچا اور بھاری والٹر یکایک چھینا ہوا کرسی سے اچھلی کر تنویر کے سامنے زمین پر جا گرا۔ دوسرے لمحے تنویر کا مشین گن والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور — مشین گن کا بھاری دستہ والٹر کی کھڑکی سے نکلا۔ والٹر کے حلق سے زوردار چرچ نکلی۔ تنویر نے ایک اور ضرب لگائی تو والٹر کا بل کھاتا ہوا جسم یکایک ساکت ہو گیا۔ صفدر فیماوش کھڑا تھا۔ اس نے تنویر کو روکا نہ تھا کیونکہ وہ بھی بہر حال ابھی اس کمرے کے باہر کے رخ کو چیک کرنا چاہتا تھا۔

تم اس کا خیال کرو میں باہر دیکھتا ہوں : — صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چھوٹی کھڑکی کھولنے کی بجائے بین گیت کھولا اور پھر اس کے ایک پٹ کے پیچھے خود بھی ہو گیا۔ اسے خطرہ اپنے ساتھیوں کی طرف سے تھا کہ کہیں بزرگی آواز سن کر وہ برآمدے میں نہ آجائیں لیکن برآمدہ خالی پڑا تھا۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کی ایک کار تیزی سے کھلے چھانک میں سے ہو کر برآمدے کے سامنے موجود پورچ کی طرف تیزی سے بڑھتی گئی اور صفدر نے پہلی کی سی تیزی سے چھانک کو دوبارہ بند کیا اور پھر جب تک کار جا کر پورچ میں رکتی، صفدر جھکے جھکے انداز میں اس کی عقب کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ جھکے جھکے انداز میں اس لئے دوڑ رہا تھا۔ تاکہ وہ ہاس کار کے عقبی آئینے میں اس کی شکل نہ دیکھ لے۔ لیکن شاید اس ہاس کے تصور میں بھی یہ نہ تھا کہ یہاں صورتحال بدل چکی ہے۔ اس لئے جب تک صفدر کار کے قریب پہنچا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود آدمی دروازہ کھول کر بیٹھے آرا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ برآمدے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ دیکھت صفدر نے چیخ کر کہا۔

”خبردار! تھانڈا دے“ — صفدر کی آواز گونج رہی تھی اور عقب سے صفدر کی آواز سن کر وہ آدمی پہلی کی سی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ دیکھت صفدر نے کسی چپتے کی طرح چھلانگ لگائی اور اس آدمی کو ساتھ لیتا ہوا وہ برآمدے کی سیڑھیوں میں جا کر ا۔ اس آدمی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اس طرح اچانک سیڑھیوں پر پشت کے بل گرنے کی وجہ سے

اس کی ریڑھ کی ہڈی کو زوردار ضرب آئی تھی۔ صفدر چونکہ پہلے ہی سنبھلا ہوا تھا اس لئے سینچے گرتے ہی اس نے تلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ برآمدے میں کھڑا تھا جبکہ وہ آدمی سیڑھیوں پر ہی بڑی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔ مشین گن چھلانگ لگانے کی وجہ سے صفدر پہلے ہی تھکے سے چھوڑ چکا تھا اس لئے تلابازی کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے صفدر نے ایک بار پھر جب لگایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس نے سب سے پہلے کار کی آڑ کے کرشین گن اٹھائی، کار کی آڑ اس نے جان بوجھ کر لے لی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ وہ آدمی کہیں عقب سے اس پر فائر نہ کر دے لیکن جب مشین گن اٹھا کر وہ مڑا تو اس نے اس ہاس کو سیڑھیوں کے نیچے ساکت پرشے ہوئے دیکھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا صفدر نے مشین گن کا نڈھے سے لڑکائی اور جھجک کر پہلے اس ہاس کی بیض چیک کی جب اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ طویل عرصے تک جوش میں نہیں آسکتا تو اس نے اسے اٹھا کر کا نڈھے پر ڈالا اور تیزی سے اسی کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ نمونیر اور دائر کو چھوڑ آیا تھا۔

باقی کہ ہسپتال کے عقی حصے کا بند دروازہ کھلا ہوا ہے اور
 عمران غائب ہے چونکہ اسے طویل نیند کا انجکشن دیا گیا تھا
 اس لئے سب اس کی طرف سے مطمئن تھے، اب بھی اسے ہسپتال
 کے اندر گرو کافی چیک کیا گیا ہے لیکن اس کا کہیں پرے نہیں چل
 سکا، ظاہر ہے بلیک زبرد کیا کہتا، اس نے صرف ڈاکٹر صدیقی
 کو اس کی اور اس کے عملے کی غفلت پر جھڑک کر ریسپورڈ رکھ دیا
 تھا۔ اسے یقین تھا کہ سیکرٹ سروس کی طرح بلیک ٹھنڈے رکے
 ایجنٹ کسی پراسرار طریقے سے عمران کو بھی اغوا کر کے لے گئے
 ہیں۔ یہ ایک ایسی سچویشن تھی جو اس سے پہلے آج تک پیدا نہ
 ہوئی تھی کہ پوری سیکرٹ سروس اور عمران سب اس طرح غائب
 ہو گئے ہوں، ایک لحاظ سے اس کا ذہن ماؤف سا ہو کر رہ گیا
 تھا کہ اب وہ کمرے تو کیا کمرے، اسی ادھیڑ میں اور اضطراب کے
 عالم میں وہ اپریشن روم میں ہی ٹہل رہا تھا۔ کسی بھی امکان کی
 فطرت سے بچنے کے لئے اس نے دانش منزل کا مکمل حفاظتی
 نظام آن کر دیا تھا لیکن ظاہر ہے اس سے مسئلہ تو حل نہ ہو سکتا
 تھا، اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی اور بلیک زبرد
 ریکلنٹ چونک پڑا، ایک لمحے کے لئے تو وہ حیرت سے اس
 طرح فون کو دیکھنے لگا جیسے اسے گھنٹی بجنے پر حیرت ہو رہی
 ہو کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے تو اسے فون کرنے والے سب
 غائب ہو چکے تھے، پھر فون کس نے کیا ہو گا لیکن دوسرے
 لمحے اس نے جھپٹ کر ریسپورڈ اٹھا لیا۔

بلیک زبرد بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں
 اپریشن روم میں ٹہل رہا تھا، اسے اس طرح پہلے ہوئے تقریباً
 ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ پوری سیکرٹ سروس مع ٹائیگر کے
 غائب ہو چکی تھی، بلیک زبرد خود ہمارے مکالمے والی کو بھی
 چیک کر آیا تھا لیکن وہ کوئی بانگل ہی خالی تھی، اس نے
 اس کے تہ خانے بھی چیک کئے لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا،
 حتیٰ کہ وہاں سامان نام کی بھی کوئی چیز نہ تھی وہاں سے مایوس
 ہو کر وہ واپس دانش منزل آیا تو یہاں ٹیلیفون ریکارڈ سے
 اسے معلوم ہوا کہ ہسپتال سے ڈاکٹر صدیقی نے پینام ریکارڈ
 کرایا ہے کہ عمران صاحب اپنے کمرے سے پراسرار طور پر
 غائب ہو چکے ہیں۔ یہ اس کے لئے ایک اور ذہنی دھچکا تھا،
 اس نے ڈاکٹر صدیقی کو فون کیا تو ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل

• ایکسٹو۔۔۔۔۔ بلیک زیرو باوجود کوشش کے اس بار اپنے بچے کو سپاٹ نہ بنا سکا تھا۔ اس کے بچے میں اضطراب نمایاں تھا۔

• جولیا بول رہی ہوں باس؟۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے جولیا کی آواز کسی دوسری دنیا سے آرہی ہو۔ اس نے فوری طور پر اپنے ذہن کو سمجھانے کی کوشش کی ورنہ جولیا کی آواز سننے ہی اس کا دل بے اختیار چاٹا کہ وہ اس سے چیخ چیخ کر پوچھے کہ وہ سب کہاں غائب ہو گئے تھے۔

• لیس۔۔۔۔۔ کافی جدوجہد کے بعد بڑی مشکل سے بلیک زیرو کے منہ سے لیس ہی لفظ نکلا تھا اور جواب میں جب جولیا نے تفصیل بتانی شروع کی تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھلتی چلی گئیں۔ لیکن اس نے جولیا کی رپورٹ میں کوئی مداخلت نہ کی البتہ جولیا کی رپورٹ سے اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عمران رانا ہاؤس میں ہے اور رانا ہاؤس کی نگرانی بلیک تھنڈر کے دو آدمی کر رہے ہیں اور ان کے پاس کوئی زیرو۔ ایس۔ ایس مشین بھی ہے یہ تفصیل والٹر پتھرسے معلوم ہوئی تھی۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ ان تینوں یہوش اس افراد کو فوراً دانش منزل پہنچا دو اور تم سب میری طرف سے آئندہ حکم تک متبادل رٹائننگ گاؤں کی بجائے مختلف ہوٹلوں میں پھیر دے گئے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سپاٹ بچے میں کہا اور کریڈل

بکر رابطہ ختم کر دیا۔ اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا اور ایک رپورٹ سن کر اسے مکمل طور پر اطمینان ہو گیا تھا کہ رٹ سروس نے ایک لحاظ سے بلیک تھنڈر کے مقامی زکواریٹر پر قبضہ کر کے مقامی انجینئروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ لیکن یہ ایک وہ ان کے پاس سے مزید معلومات حاصل نہ کر لیتا اس تک اسے اطمینان نہ ہو سکتا تھا اس لئے اس نے ان سب ہونٹوں میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اب وہ رانا ہاؤس بات کرنا بنا تھا کہ عمران کے متعلق بھی معلوم کر سکے اور نگرانی کرنے لے دوں گا وہیں کو بھی کور کرنے کا حکم دے۔ ویسے اسے اب یہ بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ اگر عمران رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے تو اس نے اس کے ساتھ رابطہ کیوں نہیں کیا۔

اس نے تیزی سے رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز نہ سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ایک بار پھر کریڈل دیا کہ دوبارہ نمبر ڈائل کئے لیکن اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا اور اس کے ہونٹ بے بار پھر چیخ گئے۔ یہ ایک اور غمی بات تھی۔ اس نے یسور کو دیا۔

• ٹرانسپیر پر رابطہ کیا جائے؟۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ کاٹتے ہوئے سوچا اور ٹرانسپیر کی طرف مڑ کر اس پر رانا ہاؤس کی مختصر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا لیکن اس کے پہلے کہ فریکوئنسی پوری طرح ایڈجسٹ ہوتی ٹیلیفون کی گھنٹی

ایک بار پھر راجک اٹھی اور بلیک زبرد نے ٹرانسمیر کا نائب سے
ساتھ ہٹا کر دوبارہ ریسپورڈ اٹھا لیا۔
"ایکسو"۔ بلیک زبرد نے مخصوص جگہ پر
کہا۔

"عمران بولی رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے
عمران کی آواز سنائی دی اور بلیک زبرد ایک بار پھر برقی طرح
چونک پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ رانا ہاؤس سے بولی رہے ہیں
ابھی میں نے وہاں فون کیا تو کھنٹی ہی نہ جا رہی تھی"۔
بلیک زبرد نے اس بار اصل جگہ میں کہا۔

"صاحب نہیں، صاحبہ کہو۔ ایک تو تم مردوں کو کیسا
عذاب ہے کہ دوسروں کو بھی مرد بننا ڈالتے ہو، ہونہ ہونے
جو ظلم اور وحشی صنف"۔ عمران کی اٹھلائی ہوئی
آواز سنائی دی اور بلیک زبرد کے بے اختیار جھونٹ بھیج گئے۔

"اچھا عمران صاحبہ۔ آپ ہسپتال سے رانا ہاؤس
کیسے پہنچ گئے۔ ادھر سوری پہنچ گئیں جبکہ آپ کو ڈاکٹر صدیقی
نے طویل فینڈ کی دوا کا بھاری ڈوز دیا تھا"۔ بلیک زبرد
نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پا رہے ہوئے کہا۔

"ہیں مردانہ لباس پہنا دیا گیا تھا اور ہمیں اس لباس
میں بڑی مشرم آ رہی تھی اس لئے ہم لباس بدلنے رانا ہاؤس
گئے مگر وہاں یہ تمہاری صنف کے دروہو ہمیں زمانہ لباس

ہی نہیں پہننے دے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جہیں کچا جانا
تھے اور ہمیں بڑا ڈر لگ رہا ہے ان دونوں سے تم پلیز ہماری
سفارش کرو"۔ دوسری طرف سے عمران کی وہی تاز
جبری اٹھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جوزف موجود ہے۔ ریسپورڈیں"۔ بلیک زبرد
نے ایک لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"نہیں۔ جوزف بولی رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد

جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ رانا ہاؤس کے باہر دشمن کے دو ایجنٹ
نگرائی کر رہے ہیں، ان کے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے
وہ فوری طور پر عمارت کے اندر موجود افراد کو بے حس کر سکتے
ہیں، عمران صاحب کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ اس
لئے تم ایسا کر دو جو ان کو ساتھ لے کر انہیں کسی طرح کھیر لو۔ یہ
دونوں عین ملکی ہوں گے اور انہیں مار گرانے کے بعد مجھے فون
کرو، پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا"۔ بلیک زبرد
نے سنجیدہ جہجہ میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں"۔
جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ریسپورڈ رکھے
جانے کی آواز سنائی دی اور بلیک زبرد نے ڈھیلے ہاتھ سے
ریسپورڈ رکھ دیا۔ عمران کی ذہنی تبدیلی اس کے لئے واقعی
سودا ہی روح بنی ہوئی تھی، ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتا دیا تھا

اور تنویر باہر نکلے اور انہوں نے کار کے عقبی دروازے کھولے اور اندر سے دو بیوکس افراد کو گھسیٹ کر انہوں نے کاڈھول لے لیا اور اس طرف کو چلنے لگے جدھر مخصوص کمرے تھے۔

کھلتے افراد کو لے آئے ہو اور یہ کار کس کی ہے۔ ایک زیر و نہ ایک مائیک کا بائیں دبا کر مخصوص پہچے میں پوچھا۔

تین افراد ہیں ہاس۔ ان میں سے میرے کاڈھے پر لڑا ہوا والٹر کا ہاس ہے اور تیسرا جو ابھی تک کار میں ہے وہ عام کارکن ہے کار ہاس کی ہے۔ صفدر کی آواز دیوار میں گئے ہوئے پیکر سے نکل کر کمرے میں گونجی۔

ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ڈالی کر لاک لگا دو۔

ہی کے بعد تم سب نے مختلف ہوٹلوں میں رہنا ہے۔ واضح انٹریپر میں تم سے رابطہ رکھوں گا۔ کار کو فوراً کسی جگہ پھوڑ دو۔

بلیک زیر و نے مخصوص بیگے میں کہا۔

لیس ہاس۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر فوری دیر بعد وہ تینوں افراد کو مختلف کمروں میں پہنچا کر لے کر دانش منزل سے واپس چلے گئے تو بلیک زیر و نے ایک بار پھر بھاٹک بند کرنے والے ٹین پر لیس کرنے شروع کر دیئے۔ پھاٹک بند کر کے وہ ابھی سوچ رہا تھا کہ ان لے والی سے پوچھ گچھ کرے یا اپنے جوزف یا عمران کی طرف سے ڈال کا انتظار کرے کہ ٹیلیفون کی کھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی

عمران کی ذہنی حالت اب کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی اور اگر اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا ذہن ہمیشہ کے لئے بھی ماؤف ہو سکتا ہے۔

ابھی وہ بیٹھا اس بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز بنائی دی اور بلیک زیر و نے اختیار چوٹک پڑا۔ اس نے جلد ہی سے میز کے کنارے پر گئے ہوئے دو بیوکس دبا کر تو سامنے دلدار پر سکریں روشن ہو گئی۔ سکریں پر گیسٹ کا سیرینی منظر نظر آنے لگا۔ وہاں ایک کار موجود تھی جس کے ساتھ صفدر متبادل ایک اپ میں کھڑا تھا۔ کار کے اندر ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر بھی متبادل ایک اپ میں بیٹھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ بلیک زیر و نے سکریں آف کی اور پھر اس نے دروازہ کھول کر اس کے اندر گئے ہوئے بیوکس کے بڑے منل کے کئی بیٹن آف کر دیئے۔ یہ دانش منزل کے مکمل حفاظتی نظام کا مرکزی پینل تھا۔ حفاظتی نظام کے آف ہونے پر ہی پھاٹک کھل سکتا تھا۔ اس لئے اس نے حفاظتی نظام آف کیا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے پھاٹک کھولنے والا بائیں پر لیس کیا اور ساتھ ہی سکریں روشن ہونے والے بیٹن دوبارہ آف کر دیئے۔

سکریں پر اسے پھاٹک کھلتا نظر آیا اور پھر کار اندر آتی کھائی دی۔

کار مخصوص جگہ پر آکر رک گئی اور پھر اس میں سے صفدر

اور بلیک زبرد نے چونکہ کر لیسور اٹھایا۔

”ایکسو“۔ بلیک زبرد نے مخصوص لمبے میں کہا۔

”جو زف بولی رہا ہوں ظاہر صاحب۔ میں نے اور جو مانے

تو دونوں آدمیوں کا جو رانا ہاؤس کی نگرانی کر رہے تھے فائبر

مردیا ہے۔ ان میں سے ایک کے پاس ایک کیمرو خاموشین ملی

ہے جسے دیکھ کر پاس بے حد حیران ہوئے اور پھر پاس اس

بین کو لے کر فوراً ہی آپ کے پاس روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اس

شین کا لیبارٹری میں تجزیہ کرنے کے بارے میں کہہ رہے تھے

میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آپ کو بتا دوں کہ میں

نے باری کو جھگا دیا ہے۔ اب پاس بالکل ٹھیک ہیں۔“

زف کا اہجر آخر میں انتہائی مسرت جہرا سا ہو گیا تھا۔

”باری کو جھگا دیا ہے۔ کیا مطلب؟“ بلیک زبرد

زف کا آخری فقرہ سن کر بے حد حیران ہوا تھا۔

”ظاہر صاحب۔ پاس کے دماغ پر ویران جنگلوں میں

نوسنے والی بدروح باری کی نے قبضہ کر لیا تھا اور باری چونکہ

ساعت کی روح ہوتی ہے جس پر بچہ جیتے وقت اکو شا دیوتا

سایہ پڑ جائے۔ میں نے کپالا کے عظیم درج ڈاکٹر کو اس

کی کو جھگاتے ہوئے خود دیکھا تھا۔ چونکہ کپالا کا عظیم

درج ڈاکٹر مجھ سے بے حد پیار کرتا تھا اور اس نے ایک بار

میں کو بار اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا تھا اس لئے افریقہ کے

بہ قبائل مجھے بھی افریقہ کا عظیم درج ڈاکٹر کہتے تھے۔ پھر

میں جنگلوں کا شہزادہ بھی ہوں۔ اس لئے جنگلوں کے سب

راز بھی جانتا ہوں۔ چنانچہ جب پاس ہسپتال سے فرار ہو کر

رانا ہاؤس پہنچے تو میں سمجھ گیا کہ رہنمائی کرنے والی چوہا کا دیوتا

نے پاس کی رہنمائی کی ہے مگر جو رانا محسن آدمی ہے۔ وہ جنگلوں

کے راز نہیں جانتا۔ اس نے میرے عمل میں رکاوٹ پیدا کر کے کوشش کی

تو میں نے اسے بے بس کر دیا۔ اور پھر میں رانا ہاؤس

کے خفیہ راستے سے نکلی کہ شمالی پارک کے جوہڑ والے حصے

سے سوکھے گھاس کا ڈھیر اور جو نکلوں کا پھیلے آیا۔ میں نے

گھاس پاس کے بستر کے چاروں طرف بچھا دی اور جنگلوں کے

سرکاش کر ایک طرف پھینک دیئے کیونکہ جنگلوں کے سروں

میں شیطانیوں کے گھر ہوتے ہیں اور جنگلوں کے جسم گھاس میں ڈال

دیئے اور شراب کی چار برتنیں ڈال کر میں نے گھاس کو آگ

لگا دی اور اس میں سے نکلنے والے دھوئیں نے پاس کے ذہن

پر قبضہ کرنے والی باری کو گھیر لیا۔ اسے خوب پشیمناں دیں اور

اسے فرار ہونے پر مجبور کر دیا لیکن باری بہت بڑی شیطانی

درج ہوتی ہے اور آسانی سے فرار نہیں ہوتی اس لئے جب

دھواں ختم ہوا تو آخری جھٹکے دیئے کے لئے میں نے راکھ پاس

کے متقنون میں ڈال کر پتھریں مار دیں اور زوردار چھینکوں

نے آخر کار باری کو بھانگنے پر مجبور کر دیا۔ پھر پاس ٹھیک

ہو گیا۔ اس نے فوراً ہی اپنے جسم پر پینا ہوا رانا لباس اتار

دیا پھر جو رانا کے کہنے پر پاس نے اسے اٹھی سیدھی پٹی پڑھائی

کی اس پر اسرار کمانی نے صبح معنوں میں اسے چکر کر رکھ دیا تھا۔
 کیا جو آپ کو — خیریت ہے؟ — اچانک عمران
 کی سنوانی آواز سنائی دی۔

”جہاں باری کہا ہے وہاں کیسے خیریت ہو سکتی ہے، عمران
 صاحبہ؟ — بلیک زبرد کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔
 ”اوہ تو جوزف نے پہلے ہی اپنا کارنامہ پہنچا دیا ہے تم تک
 مجھے اب اس کے پیٹ پر سینٹ کا پتہ کرنا پڑا ہے۔ گوہر اس
 کا پیٹ اسی طرح کچا رہا تو سبنا نے جنگل کے کتنے راز باہر نکل
 جائیں؟ — عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زبرد
 بے اختیار اچھلی پڑا، وہ اب حیرت سے انگلیں پھاڑتے عمران
 کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اس بار عمران اپنے اصلی اور صبح بے میں
 بولا تھا۔

”تو — کیا جوزف ٹھیک کہہ رہا تھا، کیا واقعی باری...“
 بلیک زبرد نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا کہ عمران
 بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں جب زندہ فٹ دکرائیں تو پھر روحوں نے ہی قبضہ
 کرنا تھا، اب اس بدروح بھاری کو کیا پتہ تھا کہ یہاں ستر
 میں بھی اس کا دشمن موجود ہے، اس لئے مجبوراً اسے جہان
 بڑا — عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
 اور بلیک زبرد کا کھلا ہوا منہ اور زیادہ کھل گیا۔
 ”نہیں عمران صاحب — یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈاکٹر صدیقی

مذروح کردی کہ کوئی سائنسی بات تھی لیکن آخر کار باس اور جوز
 ف دونوں نے تسلیم کر لیا کہ کپال کا وح فاکٹر عظیم بھی ہے اور
 سچا بھی۔ اب باس مشارت کے طور پر باری والے بلے میں
 آپ سے بات کر رہے تھے اس لئے باس کے آپ کے پاس
 پہنچنے سے پہلے میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اب آپ بلے نگر رہ
 باری جہاں چکی ہے؟ — جوزف بغیر کسی وقفے کے
 مسلسل بولے چلا جا رہا تھا اور بلیک زبرد کو بولیں محسوس ہو رہ
 تھا جیسے وہ کوئی بچہ ہو جسے کوئی پراسرار سی کمانی سنائی جا رہ
 ہو۔

”جوزف — جوا کہاں ہے؟ — بلیک زبرد نے
 اس کے خاموش ہوتے ہی پوچھا۔
 ”اُسے باس نے کسی کام سے جیسا ہے — کیوں؟ —
 جوزف نے چونک کر پوچھا۔

”ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ اچھا شکریہ؟ — بلیک ز
 نے گولی مولی سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر رویہ رکھ دیا
 اسی لمحے کمرہ میں تیز میٹھی کی آواز گونج اٹھی اور بلیک زبرد
 بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے میز کے کنارے پر
 موجود بین پرس کے تودار پر سرکین ایک جھماکے سے روشن
 ہو گئی اور اب گیٹ سے باہر عمران کھڑا نظر آ رہا تھا۔ بلیک زبرد
 نے بین آف کئے اور پھر پچانگ کھولنے والے بین دبا دیا۔ اور
 پھر بے اختیار اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کڑ لیا۔ جوزف

سے میری بات جو چکی ہے۔ ذہن کے ماہر ترین ڈاکٹرول نے آپ کو لا علاج قرار دے دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر آپ کے ذہن کو چھڑا لیا تو آپ کا ذہن ہمیشہ کے لئے ہی ماؤف ہو سکتا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جوزف نے آپ کو ٹھیک کر لیا ہے وہ تو کسی گھاس اور شیطانی مسروں والی جو نگوں کی کہانی سنا رہا تھا۔ — بلیک زیرو نے یقین نہ آنے والے جیسے میں کہا۔

بلیک زیرو — جو کچھ جوزف نے تمہیں بتایا ہے۔ دوسرا فیصلہ درست ہے۔ گو میں نے اپنے طور پر اس کے اس نرازا عمل کا سائنسی تجزیہ کر کے اپنے جدید ذہن کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ سائنس میں اس قدر آگے بڑھ جانے کے باوجود انسان ابھی تک کائنات کے پُر اسرار دھند لکوں میں پناہا ہوا ہے۔ اب بھی قدرت کا نا دید ہاتھ کبھی کبھی ایسا نمائش دکھا دیتا ہے کہ انسان کو جو اپنے آپ کا ذہنی طور پر حرف آخر سمجھنے لگ گیا ہے۔ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ قدرت کے اسرار کی الف ب سے بھی واقف نہیں ہے۔ جوزف کا یہ حیرت انگیز عمل واقعی اس قدر اچھا اور ناقابل یقین ہے کہ اگر میں ہوش میں ہوتا تو یقیناً اسے ایسا نہ کرنے دیتا لیکن اس عمل کا نتیجہ میں نے بھی دیکھا ہے اور تم بھی لیکہ رہے ہو؟ — عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اگر یہ سچ ہے عمران صاحب تو پھر واقعی انسان ابھی قدرت کے رازوں کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوا۔ اب تو مجھے واقعی یقین آنے لگا گیا ہے کہ آپ کے ذہن پر کسی ہمدردی ہار کی نے ہی قبضہ کر لیا تھا۔ — بلیک زیرو نے کہا اور عمران ایک بار پھر قبضہ مار کر ہنس پڑا۔

بارہی بیجاری تو دوبارہ دیران جنگلوں میں گھومتی پھر رہی ہو گی لیکن تم یہ بتاؤ کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا تھا کہ رانا ہاؤس کی نگرانی دو غیر ملکی کرہے ہیں اور ان کے پاس یہ حیرت انگیز مشین ہے؟ — عمران نے میز پر رکھے ہونے ایک کمرہ نامشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدہ جیسے میں کہا۔ اور واقعی — آپ کو تو اب تک ہونے والے واقعات کا علم ہی نہیں ہے۔ بارہی کو اگر جوزف نے فرار ہونے پر مجبور کیا ہے تو بارہی کو آپ تک پہنچانے والوں کا خاتمہ سیکرٹ سروس نے کر دیا ہے اور ان کے رنگ لیڈر اس وقت گیٹ روڈ میں یہوش پڑے ہوئے ہیں؟ — بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر عمران بھی چونک پڑا۔

کی مطلب — کیا بلیک تھنڈر کے ایکبٹوں کی بات کر رہے ہو؟ — عمران نے چونک کر پوچھا اور جواب میں بلیک زیرو نے اس پر حملہ سے لے کر تنویر کے متبادل غلیظ کافون دیکھا رٹنے اور پھر ٹائیٹنگ کی دی ہوئی رپورٹ سے لے کر ٹائیٹنگ سمیت پوری سیکرٹ سروس کے اچانک غائب ہو جانے اور پھر جیوا

کے فون اور اس کی بتائی ہوئی پوری تفصیل سمیت صفدر اور تنویر کے تین افراد کو گیسٹ رومز میں پہنچا کر جانے کی پوری کہانی لفظ بلفظ سنا دی اور اس بار عمران یہ ساری کہانی واقعی اس طرح سن رہا تھا جیسے کوئی بچہ کوئی دلچسپ اور حیرت انگیز علمی کہانی سنتا ہے۔

• اور پھر تو باری کا منہ پر قبضہ مبارک ثابت ہوا کہ تباری سیکرٹ مروس نے واقعی کارنامہ انجام دے ڈالا! — عمران نے انتہائی خوشگوار ہنسنے میں کہا۔

• ہاں عمران صاحب! یہ سارا کس دراصل سیکرٹ مروس نے ہی مکمل کیا ہے۔ آپ تو آغاز سے ہی باری کے قبضے میں پٹے گئے تھے! — بلیک زمرہ نے ہنسنے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

• وہ والٹر کا پاس کس کمرے میں ہے۔ وہ یقیناً بلیک منڈر کا اہم ایجنٹ ہو گا! — عمران نے بے اختیار کمری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

• دو نمبر میں ہے — ایک نمبر میں والٹر ہے اور تین نمبر میں بقول صفدر لان کا عام ایجنٹ! — بلیک زمرہ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑا اور پھر پرنٹیشن روم سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دو نمبر گیسٹ روم کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کے چہرے پر یہ جانی تاثرات نمایاں تھے۔

سیکرٹ مروس کے میٹنگ روم میں اس وقت سیکرٹ مروس کے تمام ارکان موجود تھے۔ وہ سب اصل چہروں میں تھے چیف نے انہیں ٹرانسمیر کا ال کے ذریعے بتا دیا تھا کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اب وہ اپنا قبائلی میک اپ ختم کر کے واپس اپنی رولٹش گاہوں میں جا سکتے ہیں لیکن رولٹش گاہوں پر واپس جانے سے پہلے اس نے انہیں وائش منزلی کے میٹنگ روم میں آنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس لئے اس وقت وہ سب میٹنگ روم میں اکٹھے تھے۔ ان سب کے درمیان موضوع گفتگو عمران تھا اور وہ سب اپنے اپنے طور پر اس کے ذہنی طور پر عورت بن جانے پر تبصرے میں مصروف تھے۔

• میں کبھی نہیں مان سکتی کہ عمران کا ذہن پلٹ گیا ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا اکیڑ ہے۔ وہ لازماً اداکاری کر رہا ہے!

جولیانے حتمی بلجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”جولیان۔ وہ واقعی بہت بڑا اداکار ہے لیکن کم از کم چیف کے ساتھ اس کی اداکاری نہیں چل سکتی۔ اب جبکہ چیف خود بہتر رہا ہے کہ اس کا ذہن پلٹ گیا ہے اور مصنف اور کشمکش میں اسے اس حالت میں دیکھ بھی چکے ہیں تو پھر یہ اداکاری نہیں ہے۔ وہ واقعی عورت بن چکا ہے۔ اب تو اس کی امان جی کو اس کی شادی کرنے کے لئے کوئی اچھا سارشتہ تلاش کرنا چاہیے۔“
تو میر نے مسرت بھر سے بلجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بن جانے پر اسے دلی طور پر بے پناہ مسرت ہوئی ہے حالانکہ یہ وہی تنویر تھا جو اس سے پہلے مصنف سے یہ سن کر عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اس کے لئے دلی طور پر رنجیدہ ہو گیا تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا دلوار میں نصب ٹرانسمیٹر مائیک سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور جولیانے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بلن آن کر دیا۔
”ہیلو ممبرز۔ میں نے آپ کو یہاں اس لئے کال کیا ہے کہ اس عجیب و غریب کیس کی تفصیلات سے آپ کو آگاہ کر سکوں۔“ اور؟۔۔۔۔۔ مائیک سے ایک سیٹو کی مخصوص آواز گونج اٹھی۔

”لیس باس، اور؟۔۔۔۔۔ جولیانے مودباذ بلجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ کیس دراصل عمران کو ناکارہ کرنے اور پاکیزہ سیکرٹس میں کاغذاتہ کرنے کی ایک عجیب انداز کی کوشش پر مشتمل تھا اور یہ مشن بلیک ہنڈ نے ترتیب دیا تھا۔ وہی بلیک ہنڈ جس کا ایجنٹ ٹرومین پہلے ہمارے خلاف کام کر چکا ہے۔ اس بار بلیک ہنڈ نے اپنی پوری توجہ عمران پر مرکوز کر دی۔ عمران کی شہرت کچھ اس انداز سے مجرم تہذیبوں میں پھیل چکی ہے کہ وہ سب یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ عمران کا کاغذ ناممکن ہے اور شاید بلیک ہنڈ بھی سابقہ تجربات کی بنیاد پر اسی نتیجے پر پہنچی۔ چنانچہ اس نے اس بار عمران کو قتل کرنے کی بجائے ذہنی طور پر ناکارہ کرنے کی انتہائی گہری پلاننگ کی۔ پہلے انہوں نے یہاں کی ایک مقامی عورت رابیل کی ایک دریاخت سے نااندہ اٹھا کر عمران کو اس رابیل کا ذہنی غلام بنانا چاہا لیکن اس میں ناکام رہنے کے بعد انہوں نے عمران کے ذہنی غلیات تبدیل کر کے اسے ذہنی طور پر عورت بنادینے کی پلاننگ کی اور وہ اپنی اس پلاننگ میں کامیاب بھی رہے اور عمران ذہنی طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگا لیکن اس کا باورچی میلان عمران کی دال کو بک لایا اور عمران کی والدہ جو ایک ضعیف الاعدھا خاتون ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ عمران پر کسی پری کا سایہ ہو گیا ہے چنانچہ اس پری کو بھگانے کے لئے انہوں نے عمران کے سر پر جوتیوں کی بارش کر دی اور عمران حسرت انگیز طور پر درست ہو گیا لیکن بلیک ہنڈ کو اس کا علم ہو گیا چنانچہ انہوں نے عمران کے سر پر ضرب لگا کر

کے عین آدمی دانش منزل پہنچا دیئے گئے۔ رانا باؤس کی نگرانی کرنے والے بھی میری نظروں میں تھے۔ ان کے پاس زبردستی ایس۔ ایس۔ مشین بھی موجود تھی جس سے وہ طویل فاصلے سے کسی بھی وسیع وسیع علاقے میں موجود تمام افراد کو بیک وقت جسے کر سکتے تھے۔ بہر حال میرے حکم سے جوزف اور جونا نے ان دونوں کو ختم کیا اور مشین ان سے حاصل کر کے دانش منزل پہنچا دی۔ صفدر اور تنویر جن افراد کو دانش منزل چھوڑ گئے تھے ان میں سے ایک تو واقعی عام کارکن تھا جبکہ دوسرا وائس تھا اور تیسرا بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہو رہا تھا۔ جو مرنے بڑی ذہانت سے شامی روڈ والی کوٹھی میں اپنے ایک آدمی کو ہلاک کر کے اس پر ایک بالکل جدید ساخت کا میک اپ کر دیا تھا۔ اسے وہ ڈائیمیک اپ کہتے ہیں۔ یہ ایسا میک اپ ہے جسے کسی طرح بھی چیک نہیں کیا جاسکتا لیکن دانش منزل پہنچنے کے بعد اسے چیک کر لیا گیا بلکہ اسے دانش جی کر لیا گیا۔ ادھر بلیک تھنڈر نے عمران کی مسلسل نگرانی کے لئے بھی ایک حیرت انگیز ایجاد اس پر استعمال کی۔ اسے وہ ڈولون کسٹم کہتے ہیں۔ یہ ایک مخصوص مرکب ہے جو انسانی جسم کے اندر جذب ہو کر کھال کے مساموں کے اندر موجود رہتا ہے۔ یہ ڈولون کسٹم عمران کے چہرے پر لگایا گیا اس طرح عمران ہسپتال میں ہونے کے باوجود ان کی نظروں میں تھا چنانچہ میں نے عمران کو ان کی نگرانی سے لکالنے کے لئے اسے رانا باؤس منتقل کر دیا اور اس کے

اسے دوبارہ پہلے والی حالت میں کر دیا۔ ان کا منصوبہ تھا کہ عمران کے ذریعے وہ سیکرٹ سروس کے ارکان تک پہنچ کر سیکرٹ سروس کا فائبر کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بلیک تھنڈر سائنسی طور پر انتہائی جدید ترین ایجادات کی مالک ہے۔ انہوں نے پہلے رابیل کے سیناٹائزڈ ذہن سے کام لیتے ہوئے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو مارک کر لیا اور عمران کا زمانہ لپکا میں ایک فوٹو صفدر کو دے کر انہوں نے پوری سیکرٹ سروس کی نشاندہی کا پروگرام بنایا لیکن اس فوٹو کو جب لیبارٹری میں چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی مدد سے صفدر اور صفدر کے ذریعے دوسرے ارکان کی نشاندہی ہو سکتی ہے اس لئے میں نے فوری طور پر آپ سب کو قبائل میک اپ اور متبادل رہائش گاہوں پر بھجوا دیا لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ سب تک پہنچ گئے۔ اس کے لئے انہوں نے ایک اور ایجاد کی۔ ایس۔ ایس۔ استعمال کی اور پھر اسی طرح کی ایک اور ایجاد زبردستی۔ ایس کے ذریعے انہوں نے آپ سب کو نگارہ بنا کر اپنے ایک ہیڈ کوارٹر میں اکٹھا کر لیا۔ مجھے آپ سب کی پوزیشن کا علم تھا اور میں نے آپ لوگوں کے تحفظ کو بھی یقینی بنا دیا تھا۔ لیکن میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ لوگ خود بھی کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں اور مجھے بے حد مسرت ہے کہ آپ لوگوں نے واقعی اپنی صلاحیتوں سے کام لیا اور پوری سچوشن کو بدل ڈالا جس طرح بلیک تھنڈر کے سب ایجنٹ مارے گئے اور ان

چہرے پر ایک مخصوص میسرمل لگا کر زولو آن کسٹم کو بھی ناکارہ کر دیا۔ رانا ہاؤس میں جوزف اور عمران کی موجودگی سے وہ اب عمران پر حملہ بھی نہ کر سکتے تھے۔ ہومر سے جب مخصوص انداز میں پوچھ بچھ کی گئی تو اس نے نہ صرف پوری پلاننگ بتادی بلکہ اس نے بیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی چند اشارے دیئے ہیں لیکن وہ بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں واضح طور پر کچھ نہ جانتا تھا چنانچہ ہومر، والٹرا اور اس کے تیسرے ساتھی کو خاک کر دیا گیا۔ اس طرح بیک تھنڈر کا یہ خوفناک مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا اور اس کے بعد میں نے آپ کو بھی قبول میک اپ ختم کرنے اور اپنی اصل رہائش گاہوں پر واپس آجانے کے احکامات دے دیئے اور:۔۔۔ ایکسٹونے مشن کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا اور سیکرٹ سر کے تمام ممبر حیرت بھرے انداز میں اس عجیب و غریب مشن کی تفصیلات سنتے رہے۔

”کوئی سوال“ اور:۔۔۔ ایکسٹونے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”باس کیا واقعی عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے“ اور:۔۔۔ جولیا نے اضطراب آمیز ہلچے میں فوراً:۔۔۔ ہی سوال کر دیا۔

”ہاں۔۔۔ نہ صرف عورت بن گیا تھا بلکہ اس کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں بھی پہلے کی طرح نہ رہی تھیں اور ماہر ترین

ڈاکٹروں کے ہارڈ نے بھی اسے لا علاج قرار دے دیا تھا“ اور:۔۔۔ ایکسٹونے سپاٹ ہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور سوائے تمہیر کے باقی سب ممبران کے چہرے بے اختیار رنگ گئے۔

”پھر تو باس بیک تھنڈر اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی“ اور:۔۔۔ جولیا نے جو نٹ بیچتے ہوئے انتہائی مایوسانہ ہلچے میں کہا۔ اسے شاید اب تک یقین تھا کہ عمران اداکاری کر رہا ہے لیکن اب ظاہر ہے ایکسٹونگی طرف سے اس توثیق کے بعد یقین کر لینا پڑا کہ عمران اداکاری نہیں کر رہا۔

”میں نے حرف تھا استعمال کیا ہے مس جولیا“ اور:۔۔۔ ایکسٹونے سمنٹ پہنچے میں کہا تو جولیا سمیت سارے ممبران بے اختیار چوبک پڑے۔

”تو کیا مہر عمران ٹھیک ہو گیا ہے“ اور:۔۔۔ جولیا نے بے اختیار چیخنے کے سے انداز میں کہا۔

”ہاں۔۔۔ ڈاکٹروں نے تو اسے لا علاج قرار دے دیا تھا لیکن جوزف کا خیال تھا کہ عمران کے ذہن پر ویران جنگلی میں پھرنے والی بدروح بادی کی نے قبضہ کر لیا ہے اور اسے معلوم ہے کہ کپالہ قبیلے کے وح ڈاکٹر بادی کو بھگانے کے لئے کیا عمل کرتے تھے“ اور وہ یہی عمل عمران پر کرنا چاہتا تھا چونکہ عمران رانا ہاؤس میں تھا اور اسے طویل فینڈ کا انجکشن دیا گیا تھا اس لئے جوزف نے اس پر وہ عمل کر ڈالا اور اس عمل سے عمران ذہنی طور پر تندرست ہو گیا“ اور:۔۔۔ ایکسٹو

نے جواب دیا۔

ایکسٹو کا یہ جواب ایسا تھا کہ سارے مہران کے جہر سے شدید ترین حیرت سے بگڑ گئے، کیونکہ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ایکسٹو بھی ایسے جاہل نہ عمل کی تائید کر سکتا ہے۔

”مم۔ مم۔ مگر باس۔ جوزف کا عمل۔ وہ تو..... اور؟ جو لیانے انتہائی بوکھلائے، بچے میں کچھ کہنا چاہا لیکن بوکھلاہٹ کی شدت سے وہ اپنا فقرہ بھی مکمل نہ کر سکی۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ کیا کہنا چاہتے ہو کہ اس جدید دور میں جنگلوں کے قدیم جادو گر تا دح و کھڑوں کے عمل سے کوئی شخص کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن واقعی اس حیرت انگیز عمل سے عمران ٹھیک ہو چکا ہے۔ جوزف نے عمران کو ایک بستر پر بیٹوں سے جھڑکے بے بس کر دیا اور اس کے بستر کے گرد جیازمی گھاس چسے وہ اپنی زبان میں متوکا گھاس کہتا ہے۔ کا دھیر رگایا۔ پھر اس نے زندہ جنگلوں کی کثیر تعداد کے سرکاش کر ایک طرف پیٹکے اور ان کے جسموں کو اس گھاس میں پھیلایا کہ گھاس پر مشراب اندر ملی اور اسے آگ لگا دی۔ اس گھاس سے بے پناہ متعفن دھواں پیدا ہوا جس نے عمران کو اپنے اندر چھپا لیا۔ جب دھواں چھٹا تو جوزف نے راکھ عمران کے دونوں تھنوں میں ڈال کر زور سے چونکیں باریں اور اس راکھ کے دماغ پر چڑھ جانے کی وجہ سے عمران کو مسلسل چھینکن پڑا اور جب اس کی چھینکیں رکیں تو وہ ذہنی

طور پر بالکل تندرست ہو چکا تھا۔ جوزف کے بقول باری عمران کو چھوڑ کر دوبارہ دیران جنگلوں میں فرار ہو جانے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اور؟..... ایکسٹو نے جواب دیا اور وہ سب حیرت جھرے انداز میں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔

”یہ۔ یہ تو واقعی جادو ہے سر اور اس دور میں جادو..... اور؟..... اس بار مصطفیٰ بولی اٹھا۔

”قدیم دور میں اسے واقعی جادو کہا جاتا تھا لیکن اسے اس لئے جادو کہا جاتا تھا کہ اس کی سائنسی توجیہ کسی کو معلوم نہ ہوتی تھی لیکن موجودہ دور میں جبکہ سائنس بے پناہ ترقی کر چکی ہے تو یہ جادو اب جادو نہیں رہا۔ عمران اس لئے ٹھیک ہو گیا کہ جیازمی گھاس میں جینٹک اینٹی باڈیز قدرتی طور پر کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے اور چونکہ ٹھیکس بھی ہی گھاس کھاتی ہیں اس لئے جینٹک اینٹی باڈیز ان کے جسم میں حیوانی انداز میں کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے اور جینٹک اینٹی باڈیز دراصل پودوں سے ملنے والے ایسے خلیات کو کہا جاتا ہے جو انسانی ذہن کے خلیات کی اور پھل سیٹ اپ میں انتہائی مددگار ہوتے ہیں۔ اس گھاس سے حاصل شدہ جینٹک اینٹی باڈیز کے ذریعے پوری دنیا کے ذہنی پستیا لوں میں ذہنی طور پر اپ سیٹ مریضوں کا کامیابی سے علاج کیا جا رہا ہے لیکن جوزف کے اس عمل میں یہ نئی بات تھی کہ نباتاتی اور حیوانی دونوں جینٹک اینٹی باڈیز ملنے کی وجہ سے مکس ہو کر زیادہ طاقتور ہو گئیں اور انہوں نے

کیونکہ عمران کی یہ مضحکہ خیز پوزیشن پوری دنیا میں پاکیشیا کا مذاق اڑانے کا باعث بن جاتی اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا کا مضحکہ کسی بھی انداز میں اڑایا جاسکے۔ مجھے عمران سے زیادہ پاکیشیا کی عزت عزیز ہے اور اینڈ آئی؟ ایکسٹو نے انتہائی بے رحم اور سرد بچہ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

”ہو ہند۔ پاکیشیا کی عزت۔ عمران کو گولی مار کر تو دیکھتا چیف۔ میں اس کی ہی بوٹیاں فوج ڈالتی ہوں۔“ جولیا نے اس طرح دانت پیستے ہوئے کہا کہ جیسے اگر ایکسٹو سانسٹے دوتا تو وہ یقیناً اس کی بوٹیاں دانتوں سے فوج ڈالتی۔

”ہائیں مس جولیا ہم عورتوں کے دانت ان مردوں کی طرح مضبوط نہیں ہوتے۔ اس لئے ہمیں تو بچی بچائی بوٹیاں اللہ میاں دے دیتا ہے۔“ اچانک دروازے سے عمران کی نسوانی آواز سنائی دی اور وہ سب بڑی طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

”تو۔ تو کیا پھر بار کی آگئی تم پر؟۔“ جولیا نے بے اختیار کھجرائے ہوئے انداز میں کہا اور جولیا کے اس بے انتہا فقرے سے میٹنگ روم زوردار ہتھکڑوں سے گونج اٹھا۔

”تو۔ تو کیا تم نے اپنا نام بدل لیا ہے۔ مبارک ہو! اچھا نام ہے، ہار کی فٹ واٹر، لیکن جو زف کو نہ بتانا اور نہ ہار کی کے پیچھے بیمارے ہار کا کو بھی مجبوراً جنگلوں کا رخ کرنا پڑے گا۔“

دھوپ کی شکل میں عمران کے ذہن کے اپ سیٹ خیالات کو اور بھل انداز میں سیٹ کر دیا اور عمران جسے ڈاکٹر لا علاج قرار دے چکے تھے، تندرست ہو گیا کیونکہ ڈاکٹروں کو ابھی تک حیرت بناتی جینٹل اینٹی ہائیڈر کا علم ہے۔ وہ حیوانی اینٹی ہائیڈر کی دریافت کرنے اور اسے نباتات کے ساتھ مکس کر کے ذہن کے اندر پہنچانے کا عمل دریافت نہیں کر سکے، ورنہ جو کام جوزف نے اس پر اصرار انداز میں کیا ہے وہ ایک انجکشن سے ہو جاتا اور۔۔۔ ایکسٹو نے تعجب سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”مصر۔ یہ تو ایک حیرت انگیز بات ہو گئی ہے، اگر جوزف عمران پر اس طرح کا عمل نہ کرتا تو عمران شاید کبھی ٹھیک نہ ہو سکتا۔ اور۔۔۔“ صفحہ سنے حیرت بھرے اہمیت میں کہا۔

”ا۔۔۔ شاید قدرت اس عمران پر کچھ مہذرت سے زیادہ ہی مہربان ہے۔ ورنہ جس طرح بلیک تھنڈرو نے عمران کے ذہن کو بدل دیا تھا اور ڈاکٹروں نے اسے لا علاج قرار دے دیا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس مشن کے اختتام کے بعد عمران کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے، اور۔۔۔ ایکسٹو نے سپاٹ پیچھے میں کہا۔

”ہلاک کر دیا جائے۔ عمران کو۔ مگر کیوں ہاں اور۔۔۔“ جولیا ایکسٹو کا فقرہ سن کر بے اختیار چیخ پڑی۔

عمران میر نے میں سپینس سے جبراً ایک منفرد کہانی

ویل ڈن

مصنف — منظر پر محمد امجدی

ویل ڈن — ایک ایسا لفظ جس کے حصول کیلئے عمران نے بے پناہ محنت کی مگر۔؟

ویل ڈن — سوپر فیاض کی زندگی کا سب سے اٹوٹ لفظ۔؟

سوپر فیاض — جس نے وزارت خدیجہ سے ایک اہم ترین فائل چوری کر لی

اور سوپر فیاض کو غدار قرار دے دیا گیا۔ کیا واقعی سوپر فیاض غدار تھا۔؟

فائل — جس کی برآمدگی کے لئے عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس نے

سر توڑ کوششیں کیں مگر۔؟

فائل — جس کی برآمدگی سے عمران جیسا شخص جس مکمل طور پر بے بس ہو کر

رہ گیا۔ کیوں۔؟

سوپر فیاض — جس نے عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس سے ہٹھ کر

کارروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجرموں سے فائل کی برآمد کر لی۔ مگر

عین آخری لمحے فائل غائب ہو گئی۔

فائل — جس کی برآمدگی کیلئے عمران اور سوپر فیاض کے درمیان صلاحیتوں کی

حیرت انگیز دوڑ۔ ویل ڈن کا لہجہ کس نے کہا اور کس کے حلقے میں آیا۔؟

انتہائی حیرت انگیز اور پرتشدد لہجہ والا انکشاف۔ بے پناہ سپینس۔ انتہائی دلچسپ کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

بارک لنگ کرتے ہوئے۔ مم۔ مم میزا مطلب ہے جھونکتے ہوئے
کیوں تنویر؟ — عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں
کہا اور میننگ روم ایک بار چہرے اختیار تہتہوں سے گونج
اٹھا۔

ختم شد

شہرہ آفاق مُصنّف جناب منظرِ کلیم ایم اے کی عمران پیرزادہ

| | |
|-----|-----|
| کھل | کھل |
| اول | اول |
| دوم | دوم |
| اول | اول |
| دوم | دوم |
| اول | اول |
| دوم | دوم |
| کھل | کھل |
| کھل | کھل |
| اول | اول |
| دوم | دوم |
| کھل | کھل |
| اول | اول |
| دوم | دوم |
| کھل | کھل |
| کھل | کھل |
| اول | اول |
| دوم | دوم |
| کھل | کھل |
| کھل | کھل |
| اول | اول |
| دوم | دوم |
| کھل | کھل |
| کھل | کھل |

یوسف برادرزہ پاک گیٹ ملتان

مطابق ۱۳۹۵/۱۲/۱۳

پاکستان ریوانڈا جمہوریہ